بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	باب الإمامة	
	الفصل الأول في أوصاف الإمام	
	(امام کے اوصاف کا بیان)	
۱	دیوبندیوں کے پیچھے بریلوی کی نماز کیوں نہیں؟	۳۱
۲	دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنا	۳۱
۳	امام کا جلدی جلدی نماز پڑھانا	۳۸
۴	قرعہ اندازی سے امام مقرر کرنا اور قرعہ کی شرعی حیثیت	۳۸
۵	سنت پڑھے بغیر فرض پڑھانے والے کی امامت	۴۲
۶	امام کا قومہ اور جلسہ کو لمبا کرنا	۴۳
۷	جس سے مقتدی ناخوش ہوں اس کی امامت کا حکم	۴۳
۸	امام کے مصلے پر کسی کا نماز پڑھنا	۴۴

www.ahlehaq.org

الفصل الثاني في إمامة الفاسق

(فاسق کی امامت)

۹	امامت میں فاسق کے پیچھے نماز کی امامت	۴۱
۱۰	بدعت سے توبہ کرنے والے کی امامت	۴۶
۱۱	ترک فرض والے امام کی	۴۸
۱۲	بچے کی امامت	۴۹
۱۳	امرد کی امامت کے پیچھے نماز	۴۹
۱۴	امامت کو پیشہ بنانے والے کی امامت	۵۴
۱۵	نماز نہ پڑھنے والے کی امامت	۵
۱۶	داڑھی منڈانے والے کی امامت	۵۳
۱۷	[illegible] کی امامت	۵۵
۱۸	[illegible] کی امامت	۵۶
۱۹	[illegible] کی امامت	۵۸

الفصل الثالث في إمامة المبتدع

(بدعتی کی امامت کا بیان)

۲۰	[illegible] کی امامت	۵۹
۲۱	[illegible] کے پیچھے [illegible]	۶۰
۲۲	[illegible] کے پیچھے نماز [illegible]	۶۱

الفصل الرابع في إمامة المعذور

(معذور کی امامت کا بیان)

۲۳	[illegible] کی امامت	۶۳

www.ahlehaq.org

۲۳	کانے کی امامت	۶۴

الفصل الخامس في عزل الإمام وتحقيره

(امام کو برطرف کرنے اور حقیر سمجھنے کا بیان)

۲۵	امام کے سامنے گالی گلوچ اور اس پر تہمت لگانے کے باوجود ان کے پیچھے نماز پڑھنا	۶۵
۲۶	بدتمیز مقتدی کی نماز کا حکم	۶۶

الفصل السادس في النيابة عن الإمام

(نیابت امام کا بیان)

۲۷	امام کا اپنی عدم موجودگی میں متولی کو امامت پر کہنا	۶۸

الفصل السابع في إمامة النحان

(تلاوت خواں کی امامت)

۲۸	تلاوت خواں امام کے پیچھے نماز پڑھنا	۷۰
۲۹	صحیح تلاوت کرنے والے کی امامت	۷۲

باب الجماعة

الفصل الأول في اهتمام الجماعة

(جماعت کے اہتمام کا بیان)

۳۰	نماز باجماعت کی اہمیت	۷۳
۳۱	نماز کے وقت کو ٹال دینا	۷۵
۳۲	جماعت فوت ہونے کے وقت سنت پڑھنا	۷۸
۳۳	بصورت مجبوری خارج مسجد نماز پڑھنا	۷۹

www.ahlehaq.org

الفصل الثاني في ترك الجماعة

(ترک جماعت کا بیان)

۳۴	[illegible]	۸۸
۳۵	[illegible]	۸۹
۳۶	[illegible]	۹۰
۳۷	[illegible]	۹۰

الفصل الثالث في الجماعة الثانية

(جماعت ثانیہ کا بیان)

۳۸	[illegible]	۹۱
۳۹	[illegible]	۹۲
۴۰	[illegible]	۹۳

الفصل الرابع في جماعة النساء

(عورتوں کی جماعت کا بیان)

۴۱	[illegible]	۹۵
۴۲	[illegible]	۹۶
۴۳	[illegible]	۹۸
۴۴	[illegible]	۹۸

باب تسوية الصفوف وترتيبها

(صفوں کی ترتیب اور برابری کا بیان)

۴۵	[illegible]	۹۰

www.ahlehaq.org

۴۶	امام کا سجدہ محراب میں گرانا	۹۱
۴۷	امام کے قریب بیٹھ کر نماز پڑھنا	۹۲
۴۸	امام جماعت کا کسی کو اپنی جگہ کھڑا کرنا	۹۳
۴۹	امام کا نماز کے لئے کسی کو آگے کرنا	۹۳
۵۰	امام کے پیچھے کیسے آنا چاہئے	۹۵
۵۱	صف اول میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا	۹۶
۵۲	کیا نماز کی صف میں سے پیچھے کھینچنے کی صورت میں خالی جگہ کو پُر کرنا	۹۷
۵۳	پیچھے کھینچنے کی صورت میں صف میں نماز پڑھنے والوں کا ہدایت دینے والے کا حکم	۹۸
۵۴	ایک نابالغ بچہ کس صف میں کھڑا ہو	۹۹

فصل في الفصل بين الإمام والمقتدي والاتصال بين الصفوف

(امام اور مقتدی کے درمیان فاصلہ اور اتصالِ صفوف کا بیان)

۵۵	امام اور مقتدی کے درمیان پردے وغیرہ کی صورت میں اقتداء کا حکم	۱۰۰
۵۶	امام کے پیچھے اکیلے کے لئے صف چھوڑنا	۱۰۰

باب المسبوق واللاحق والمدرک

(مسبوق، لاحق اور مدرک کا بیان)

۵۷	مسبوق کا امام کے ساتھ سلام پھیرنا	۱۰۲
۵۸	سجدۂ سہو کے بعد امام کے ساتھ شریک ہونا	۱۰۲
۵۹	مسبوق و لاحق کی نماز	۱۰۳
۶۰	مدرک کا وقتی نماز سے ملنا	۱۰۷
۶۱	مقتدی کا امام کے پیچھے رکوع میں شرکت سے رکعت کا حکم	۱۰۹

www.ahlehaq.org

۹۲ [illegible] ۱۰۵
۹۳ [illegible] ۱۰۷

باب الحدث في الصلاة

(نماز میں حدث لاحق ہونے کا بیان)

۹۴ [illegible] ۱۰۸
۹۵ [illegible] ۱۰۹

باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها

الفصل الأول فيما يفسد الصلاة

(مفسدات نماز کا بیان)

۹۶ [illegible] ۱۱
۹۷ [illegible] ۱۲
۹۸ [illegible] ۱۳
۹۹ [illegible] ۱۵
۱۰۰ [illegible] ۱۶
۱۰۱ [illegible] ۱۷
۱۰۲ [illegible] ۱۸
۱۰۳ [illegible] ۲۰
۱۰۴ [illegible] ۲۱
۱۰۵ [illegible] ۲۳
۱۰۶ [illegible] ۲۴

www.ahlehaq.org

۷۸	کپڑا حالت نماز میں ہلانا مکروہ ہے	۱۲۵
۷۹	رکعتوں کی تعداد میں شک ہونا	۱۲۶
۸۹	تشہد میں دونوں طرف سلام پھیرنا	۱۲۶
۸۰	نماز میں ہاتھ باندھنا	۱۲۷
۸۲	نماز کی حالت میں کوئی پاؤں سے روندے	۱۲۸
۸۳	نماز میں کھانسی آنے سے	۱۲۹
۸۴	قعدہ اخیرہ میں تشہد کی جگہ	۱۳۰

الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة

(مکروہات نماز کا بیان)

۸۵	نماز میں جمائی	۱۳۱
۸۶	نماز میں کھانسنا	۱۳۲
۸۷	نماز میں کھانا	۱۳۳
۸۸	آستین چڑھا کر نماز پڑھنا	۱۳۴
۸۹	نماز میں کپڑا سمیٹنا	۱۳۴
۹۰	نماز میں جوتے اتنا یا اوپر کرنا	۱۳۵
۹۱	خانہ کعبہ کی تصویر والے مصلی پر نماز پڑھنا	۱۳۶
۹۲	قبر پر سلانے ہونے کی صورت میں نماز کا حکم	۱۳۷
۹۳	تیز گرمی میں سجدہ کی جگہ پر نماز	۱۳۸
۹۴	نماز میں ادھر ادھر دیکھنا	۱۳۹
۹۵	قضاء حاجت کی خاطر صف میں اضافہ کرنا	۱۴۰
۹۶	قرض خواہ کا تقاضا ہونے کی صورت میں نماز پڑھنا	۴۰
۹۷	غیر مؤذن مسجد میں نماز کا حکم	۱۴۱

www.ahlehaq.org

۸۸	نماز میں پیٹ کھجانے کا	۱۳۲

باب السترة

(سترہ کا بیان)

۹۹	سترہ بنانا کس کے ذمہ ضروری ہے امام یا مقتدی؟	۱۳۳
۱۰۰	سترہ کی مقدار	۱۳۴
۱۰۱	آدمی کے سامنے سے گذرنا	۱۳۵
۱۰۲	مسجد حرام یا کبیر میں صف اول کے سامنے سے گذرنا	۱۳۷

باب القراءة

(قراءت کا بیان)

الفصل الأول في كيفية الجهر والسر بالقراءة

(جہری اور سری قراءت کے احکام کا بیان)

۱۰۳	نماز میں آیات کتنی دیر سنائی جائے؟	۱۳۸
۱۰۴	رات کی نماز میں قراءت کرنا	۱۳۹
۱۰۵	سری نماز میں قراءت کی آواز چار آدمی تک پہنچنا	۱۵۰
۱۰۶	اسماء کا الف لام اور اسماء جلالیہ کا وقف ظاہر کرنا	۱۵۰
۱۰۷	نماز میں زور سے کھنکھارنا	۵۱
۱۰۸	جہری نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال	۱۵۳

الفصل الثاني في القراءة خلف الإمام

(امام کے پیچھے قراءت کرنے کا بیان)

۱۰۹	قراءت خلف الامام کا حکم	۱۵۶
۱۱۰	اہل حدیث کا پیچھے قراءت فاتحہ کے متعلق	۱۶۱

www.ahlehaq.org

۱۱۱	نماز میں پاؤں اٹھانے کا حکم	۹۲

الفصل الثالث في القراءة المسنونة في الصلاة

(نماز میں قرأت کی مسنون مقدار کا بیان)

۱۱۲	امام کا مسنون قرأت سے کم یا زیادہ پڑھنے کا حکم	۹۳
۱۱۳	فجر کی نماز میں کون سی سورتیں پڑھنی چاہئیں؟	۱۰۲

الفصل الرابع في تكرار السورة والآية وتعددها وترتيبها

(رکعت میں ایک سورت و آیت کا تکرار و تعدد اور ترتیب کا بیان)

۱۱۴	خلاف ترتیب پڑھنا	۱۲۲
۱۱۵	نماز میں خلاف ترتیب پڑھنا	۱۲۲
۱۱۶	ترتیب قرأت مسنون	۱۲۵
۱۱۷	مغرب کی نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ [illegible]	۱۲۶
۱۱۸	سورتوں کے ختم ہونے سے پہلے [illegible]	۱۲۸
۱۱۹	[illegible]	۱۲۹
۱۲۰	درمیان سے ایک آیت کا چھوٹ جانا	۱۳۵
۱۲۱	سورۂ رکعت اولیٰ رکعت سے تبدیل کرنا	۱۳۰

باب في مسائل زلة القارئ

(قرأت میں غلطی کرنے کا بیان)

۱۲۲	نماز میں [illegible]	۱۳۲
۱۲۳	آیت کا کچھ حصہ غلط پڑھنے سے [illegible]	۱۳۳
۱۲۴	ایک آیت سے چھوٹ جانے سے [illegible]	۱۳۳
۱۲۵	[illegible]	۱۳۴

www.ahlehaq.org

۱۲۶	[illegible]	۷۷
۱۲۷	آیت پڑھنے والے کا بقیہ آیات سے افضل ہونا	۷۹
۱۲۸	چند آیات متوالی پڑھنے والے کا حکم	۱۷۹
۱۲۹	[illegible]	۱۸۰
۱۳۰	نماز میں [illegible]	۸۱

باب الوتر

(وتر کی نماز کا بیان)

۱۳۱	وتر کی جماعت فرض یا نفل کی جماعت میں جماعت وتر میں شریک ہونا	۱۸۴
۱۳۲	وتر کی جماعت میں شریک ہونے کی صورت میں امام جماعت وتر میں شریک ہونا	۱۸۴
۱۳۳	وتر کی تیسری رکعت سے رکوع میں شریک ہونے والے کے لئے قنوت کا حکم	۱۸۵

باب السنن والنوافل

الفصل الأول في السنن المؤكدة

(سنن مؤکدہ کا بیان)

۱۳۴	جماعت فجر کے اقامت سنت پڑھنا	۱۸۷
۱۳۵	ظہر سے پہلے والی سنت پڑھنا	۱۸۹
۱۳۶	ظہر کے بعد کتنی رکعت ہیں؟	۱۸۹

الفصل الثاني في النوافل

(نوافل کا بیان)

۱۳۷	ظہر کی سنتوں کے بعد ظہر سے پہلے نوافل پڑھنا	۱۹۱
۱۳۸	مغرب کی اذان کے بعد سنت نماز پڑھنا	۹۱

www.ahlehaq.org

۱۳۹	اشراق کی دو رکعت میں تین آیات متعدد بار کی نیت کرنا	۱۹۳
۱۴۰	اشراق اور تہجد کی رکعات کی تعداد	۱۹۳
۱۴۱	اشراق پڑھنے سے حج و عمرہ کا ثواب کب ملتا ہے	۱۹۵
۱۴۲	اوابین کی رکعات کی تعداد	۱۹۶
۱۴۳	صلوۃ التسبیح میں استحضار کی نیت کرنا	۱۹۸
۱۴۴	کسی کی سنت یا نماز جماعت سے پہلے پڑھنا	۱۹۸

الفصل الثالث في التهجد

(تہجد کی نماز کا بیان)

۱۴۵	رات کے اخیر حصے میں نفل نماز پڑھنا	۱۹۹

الفصل الرابع في صلاة النفل بالجماعة

(نفل نماز کی جماعت کا بیان)

۱۴۶	حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے صحیح تہجد پڑھنا اور حضرت مہتمم رحمہ اللہ تعالیٰ کا اس کو بدعت کہنا	۲۰۰
۱۴۷	تہجد کی جماعت کے بارے میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ	۲۰۰
۱۴۸	اوابین و تہجد کی نماز جماعت سے پڑھنا	۲۰۱
۱۴۹	تہجد کی نماز باجماعت ادا کرنا	۲۰۲
۱۵۰	نوافل کی نماز باجماعت پڑھنا	۲۰۳

باب صلاة التراويح

(تراویح کی نماز کا بیان)

الفصل الأول في ختم القرآن في التراويح

(تراویح میں قرآن ختم کرنے کا بیان)

۱۵۱	معوذتین کو وتر میں پڑھنے سے قرآن پاک تراویح میں ختم ہوگا یا نہیں؟	۲۰۵

www.ahlehaq.org

الفصل الثاني في الترويحة وتسبيحة

(تراویح اور اس کی تسبیح کا بیان)

۱۵۲	تراویح سے متعلق ایک ضروری مسئلہ	۲۰۸
۱۵۳	تراویح میں پوری سورت پڑھنا	۲۱۰
۱۵۴	ہر دو رکعت کے بعد دعا	۲۱۱

باب قضاء الفوائت

(قضا نمازوں کا بیان)

۱۵۵	اگر نماز قضا ہوئی تو قضا واجب ہے یا کفارہ؟	۲۱۳
۱۵۶	کیا قضا نے عمری میں وقت کی رعایت ضروری ہے؟	۲۱۳
۱۵۷	اشراق اور تہجد میں قضائے عمری کی نیت کرنا	۲۱۵

فصل في فدية الفوائت

(قضا نمازوں کے فدیہ کا بیان)

۱۵۸	مرض موت میں نماز باقی نہ رہنے سے فدیہ کا حکم	۲۱۷
۱۵۹	ایک دن رات میں چھ نمازوں کا فدیہ	۲۱۷

باب سجود السهو

(سجدہ سہو کا بیان)

۱۶۰	کیا سجدہ سہو کے لئے دو سجدوں کا ہونا ضروری ہے؟	۲۱۹
۱۶۱	سورۂ فاتحہ میں ایک دو لفظ بھولنے سے سجدہ سہو کا حکم	۲۲۰
۱۶۲	صرف ایک رکعت میں سورۂ پڑھنے کا حکم	۲۲۱

www.ahlehaq.org

۱۶۴	قرأت میں کوئی غلطی ہوجانے پر سجدۂ سہو کا حکم	۴۲۱
۱۶۴	تیسری چوتھی رکعت میں صرف بسم اللہ پڑھنا	۴۲۲
۱۶۵	بھول کر رکوع میں جانا اور پھر کھڑے ہوکر قنوت پڑھنا اور رفع کرنا	۴۲۲
۱۶۶	دعائے قنوت کا بھول جانا	۴۲۳
۱۶۷	قعدۂ اولیٰ ترک ہوا تو نماز کا کیا حکم ہے؟	۴۲۳
۱۶۸	مقتدی کا قعدۂ اولیٰ ہو ترک کرنا	۴۲۴
۱۶۹	دو رکعت والی نماز میں بجائے جلسہ کے قیام کرنا	۴۲۵
۱۷۰	سجدۂ سہو واجب نہ ہونے کی صورت میں سجدۂ سہو کرنا	۴۲۶
۱۷۱	غلطی سے سجدۂ سہو کرنے کی صورت میں نماز کا حکم	۴۲۷
۱۷۲	سجدۂ سہو بھول گئے دوبارہ	۴۲۸
۱۷۳	بغیر سلام پھیرے نماز کو ختم کرنا	۴۲۸
۱۷۴	سجدۂ سہو کے بعد امام کے ساتھ شریک ہونا	۴۳۰
۱۷۵	نماز میں غلطی پر متنبہ کرنا	۴۳۰

باب سجود التلاوة

(سجدۂ تلاوت کے احکام کا بیان)

۱۷۶	نماز میں آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ بھول جانے کا حکم	۴۳۱
۱۷۷	ایک آیت سجدہ کو بار بار پڑھنا	۴۳۲
۱۷۸	آیت سجدہ پڑھ کر یا سن کر واقف کو بتانا چاہیے؟	۴۳۳
۱۷۹	سجدۂ تلاوت کے لئے رکوع میں نیت کرنا	۴۳۴

باب صلاة المريض

(مریض کی نماز کا بیان)

۱۸۰	اشارہ سے نماز پڑھنے کا طریقہ	۴۳۶

www.ahlehaq.org

۱۸۰	ایضاً	۲۲۶
۱۸۲		۲۲۸
۱۸۳		۲۰

باب صلاة المسافر

(مسافر کی نماز کا بیان)

۱۸۴		۲۳۱

باب صلاة الجمعة

الفصل الاول في خطبة الجمعة

(جمعہ کے خطبہ کا بیان)

۱۸۵		۲۴
۱۸۶		۲۴۱

الفصل الثاني في احتباء الظهر

(احتباء الظہر کا بیان)

۱۸۷		۲۴۲
۱۸۸		۲۴۳

باب صلاة العيدين

الفصل الاول في وجوب صلاة العيد على النساء

(عورتوں کے لئے نماز عید کا بیان)

۱۸۹		۲۴۵

www.ahlehaq.org

الفصل الثاني في صلاة العيد في المسجد وغيره

(عیدین کی نماز مسجد میں اور اس کے علاوہ کا بیان)

۱۹۰ عیدین کی نماز کہاں پڑھی جائے؟ ۲۴۸

۱۹۱ عید گاہ کو جاتے ہوئے راستہ کیسے بدلے؟ ۲۴۹

۱۹۲ عید کی نماز سے پہلے کچھ کھانا ۲۵۰

الفصل الثالث في تكبيرات التشريق

(تکبیرات تشریق کا بیان)

۱۹۳ تکبیرات تشریق کہنے کا طریقہ ۲۵۳

باب صلاة الاستسقاء

(نماز استسقاء کا بیان)

۱۹۴ استسقاء کی نماز کیسے پڑھی جائے؟ ۲۵۴

۱۹۵ استسقاء کی نماز کے لئے کون سا دن مقرر کیا جائے؟ ۲۵۵

۱۹۶ استسقاء کی نماز کے لئے کون سا وقت مقرر کیا جائے؟ ۲۵۵

۱۹۷ استسقاء کی نماز کے لئے جانا ۲۵۶

۱۹۸ استسقاء کی نماز کے لئے جاتے ہوئے کیا کیا جائے؟ ۲۵۷

۱۹۹ استسقاء کی نماز کا طریقہ ۲۵۸

باب الجنائز

الفصل الأول في تكفين الميت

(میت کے کفن کا بیان)

۲۰۰ کفن کا کپڑا کس قسم کا ہونا چاہیے؟ ۲۵۹

www.ahlehaq.org

الفصل الثاني في الصلاة على الميت

(جنازہ کی نماز کا بیان)

۲۵۱	نماز جنازہ پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے کے لئے نماز جنازہ	۲۱۰
۲۵۲	نماز جنازہ کے بعد	۲۱۲
۲۵۳	کتنی نمازِ جنازہ پڑھی	۲۱۳

الفصل الثالث فيما يتعلق بالقبر والدفن

(قبر اور دفن کا بیان)

۲۵۴	عورت کی میت کو مرد کیسے دفن کرے	۲۱۴

الفصل الرابع في البناء على القبور

(قبر پکی کرنے اور اس پر قبہ بنانے کا بیان)

۲۵۵	قبروں پر عمارت	۲۱۵

الفصل الخامس في القاء الرياحين وغيرها

(قبروں پر پھول، چادر وغیرہ ڈالنا)

۲۵۶	مزار پر پھول چڑھانے کا حکم	۲۱۶

باب إهداء الثواب للميت

(میت کے لئے ایصال ثواب کا بیان)

۲۵۷	ایصال ثواب کا طریقہ	۲۱۸
۲۵۸	ایصال ثواب سے کیا مراد ہے	۲۱۹
۲۵۹	کیا ایک ایصال ثواب سے ایک سے زیادہ کو	۲۱۹

www.ahlehaq.org

۲۱۰	ایصالِ ثواب کا طریقہ	۲-۲
۲۱۱	میت کے انتقال کے بعد دن خوش کرنے کی صورت	۲-۲
۲۱۲	قبر پر قبل مدت پڑھنے سے مردہ کی مغفرت ہوتی ہے؟	۲-۵
۲۱۳	قرآنِ کریم وغیرہ کا ثواب بخشنا	۲-۶
۲۱۴	نفلی نیکیوں کا ثواب بخشنا	۲-۷
۲۱۵	کیا بچے کے ہونے پر عقیقہ کرنا ضروری ہے؟	۲-۸

فصل في أطعمة الاسبوع والأربعين وغيره

(میت کے ساتویں، چالیسویں وغیرہ کے کھانوں کا حکم)

۲۱۶	ساتویں، چالیسویں کا حکم	۲-۹

باب أحكام الشهيد

(شہید کے احکام کا بیان)

۲۱۷	شہادت کی ایسی صورت جو قتل نہ ہو	۲۸۳
۲۱۸	کیا کافر کی طرح مسلمان بھی شہید ہے؟	۲۹۰
۲۱۹	شہید کی تین قسمیں ہیں؟	۲۹۵
۲۲۰	شہید کون ہے؟	۲۹۵

كتاب الزكاة

(زکوٰۃ کا بیان)

۲۲۱	مختصر زکوٰۃ اور زکوٰۃ کا حکم	۳۱۱
۲۲۲	زکوٰۃ کا وجوب اور اس کے فوائد	۳۱۱

www.ahlehaq.org

باب وجوب الزكاة

(وجوب زکوۃ کا بیان)

۲۲۳	[illegible]	۲۹۲
۲۲۵	[illegible]	۲۹۳
۲۲۶	[illegible]	۲۹۴
۲۲۷	[illegible]	۲۹۷
۲۲۸	[illegible]	۲۹۵
۲۲۹	[illegible]	۲۹۶

باب الزكاة في الذهب والفضة والفلوس الرائجة

(سونے چاندی اور رائج سکوں پر زکوۃ کا بیان)

۲۳۱	[illegible]	۲۹۸
۲۳۲	[illegible]	۲۹۹
۲۳۳	[illegible]	۳۰۰

باب زكاة العروض

(سامان تجارت پر زکوۃ واجب ہونے کا بیان)

۲۳۴	[illegible]	۳۰۰
۲۳۵	[illegible]	۳۰۳
۲۳۶	[illegible]	۳۰۴

www.ahlehaq.org

۲۳۵	کرایہ پر چلنے والے کپڑوں کی زکوٰۃ کا حکم	۳۰۴
۲۳۶	تجارتی زکوٰۃ	۳۰۶
۲۳۷	مال تجارت کی زکوٰۃ	۳۰۷

باب العشر والخراج

(عشر اور خراج کا بیان)

۲۳۸	زمینوں کی پیداوار میں عشر کا حکم	۳۰۹

فصل في أراضي الهند

(ہندوستان کی زمینوں میں عشر کا بیان)

۲۳۹	اراضی ہندوستان میں عشر کا حکم	۳۱۰

باب أداء الزكاة

(زکوٰۃ کی ادائیگی کا بیان)

۲۴۰	زکوٰۃ واجب ہونے کے اسباب	۳۱۲
۲۴	[illegible]	۳۱۳
۲۴۲	[illegible]	۳۱۴
۲۴۳	[illegible]	۳۱۵
۲۴۴	[illegible]	۳۱۹
۲۴۵	[illegible]	۳۱۹
۲۴۶	[illegible]	۳۲۰

باب مصارف الزكاة

(زکوٰۃ کے مصارف کا بیان)

۲۴۷	زکوٰۃ کا مستحق کون ہے	۳۲۲

www.ahlehaq.org

فتاویٰ محمودیہ جلد ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۲۲۵	صدقہ فطر میں آٹا دینے کا بیان	۳۲۰
۲۲۶	صدقہ فطر کے مصارف اور اس کے متعلق بعض ضروری مسائل کا بیان	۳۲۰
۲۲۷	صدقہ فطر میں کتنی رقم دینی چاہیے اس کا بیان	۳۲۸
۲۲۸	صدقہ فطر میں غلہ کی قیمت دینے پر آپ کی رائے اور صدقہ فطر کا وقت	۳۲۹
۲۲۹	صدقہ فطر سے متعلق بعض ضروری مسائل کا بیان	۳۳۰

باب الصدقات النافلة

(صدقات نافلہ کا بیان)

۲۳۰	صدقہ نافلہ	۳۳۲

کتاب الصوم

۲۳۱	[illegible]	۳۳۳
۲۳۲	[illegible]	۳۳۵

باب رؤية الهلال

(رمضان کا چاند دیکھنے اور اختلاف مطالع کا بیان)

۲۳۳	[illegible]	۳۳۶
۲۳۴	[illegible]	۳۳۸
۲۳۵	[illegible]	۳۳۸
۲۳۶	[illegible]	۳۳۹
۲۳۷	[illegible]	۳۴۱
۲۳۸	[illegible]	۳۴۲

www.ahlehaq.org

باب مايفسد الصوم ومالايفسد

باب قضاء الصوم وكفارته وفديته

www.ahlehaq.org

۲۹۴	[illegible]	۳۵۸
۲۹۵	[illegible]	۳۵۹
۲۹۶	[illegible]	۳۶۰
۲۹۷	[illegible]	۳۶۰
۲۹۸	[illegible]	۳۶۱

باب الاعتکاف

(اعتکاف کا بیان)

۲۹۹	[illegible]	۳۶۳
۳۰۰	[illegible]	۳۶۳
۳۰۱	[illegible]	۳۶۵
۳۰۲	[illegible]	۳۶۵
۳۰۳	[illegible]	۳۶۸
۳۰۴	[illegible]	۳۶۹
۳۰۵	[illegible]	۳۷۰
۳۰۶	[illegible]	۳۷۱
۳۰۷	[illegible]	۳۷۲
۳۰۸	[illegible]	۳۷۳

کتاب الحج

باب فرضية الحج وشرائطه وأركانه

(حج کی فرضیت، شرائط اور ارکان کا بیان)

۳۰۹	[illegible]	۳۷۴

www.ahlehaq.org

۳۰۰	نفلی حج وغیرہ کے لئے قرض لینا	۳۴۲
۳۱۱	قرض لے کر حج کرنا	۳۴۵
۳۱۲	حج مقبول کی علامت	۳۴۶
۳۱۳	حج کی بعض حکمتیں	۳۴۷
۳۱۴	حج فرض ہونے کے لئے فوری ہونا کیا ہے؟	۳۵۰
۳۱۵	حج سے واپسی	۳۵۰
۳۱۶	حج سے واپسی پر ملنے کی رسم	۳۵۲
۳۱۷	حج کرنے والے کا اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے کیا کرنا ہے؟	۳۵۳

باب اشتراط المحرم للمرأة

(عورت کے لئے محرم کا بیان)

۳۱۸	بغیر محرم کے عورت کا حج کرنے کا	۳۵۶
۳۱۹	عورت کی بغیر محرم کے حج کرنے کی	۳۵۹
۳۲۰	محرم کے بغیر عورت کے حج کرنے کی	۳۶۰

باب في واجبات الحج وسننه

(واجبات وسنن حج کا بیان)

۳۲۱	میقات سے گذرنے کے وقت کا حکم	۳۶۱
۳۲۲	میقات کا بیان	۳۶۱
۳۲۳	حج کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے احرام باندھنا	۳۶۲
۳۲۴	عورت کے لئے حالت حیض میں احرام	۳۶۲
۳۲۵	حج کا احرام کن کپڑوں سے کیا جائے؟	۳۶۳

www.ahlehaq.org

۳۲۱	[illegible]	۲۱۵
۳۲۷	[illegible]	۲۱۶

باب في أحكام الحج

(حج کے احکام کا بیان)

۳۲۸	[illegible]	۲۱۸
۳۲۹	[illegible]	۲۱۸
۳۳۰	[illegible]	۲۱۸
۳۳۱	[illegible]	۲۲۸
۳۳۲	[illegible]	۲۲۱
۳۳۳	[illegible]	۲۲۳

باب المواقيت

(میقات کا بیان)

۳۳۴	[illegible]	۲۲۵

باب الحج عن الغير

(حج بدل کا بیان)

۳۳۵	[illegible]	۲۲۹
۳۳۶	[illegible]	۲۲۹
۳۳۷	[illegible]	۲۳۵
۳۳۸	[illegible]	۲۳۶
۳۳۹	[illegible]	۲۳
۳۴۰	[illegible]	۲۳۲

www.ahlehaq.org

۳۳۱	پانچوں نمازوں کے وقت کا بیان	۳۳۵
۳۳۲	پانچوں نمازوں کا بیان	۳۳۶
۳۳۳	پانچوں نمازوں کے اوقات	۳۳۹
۳۳۴	پانچوں نمازوں کے وقت کا بیان	۳۳۹
۳۳۵	پانچوں نمازوں کے اوقات کا بیان	۳۴۰
۳۳۶	اوقات کا بیان	۳۴۰
۳۳۷	پانچوں نمازوں کے اوقات	۳۴۳
۳۳۸	نماز کے اوقات کے بیان میں	۳۴۳

باب الجنایات

(دوران نماز جنایات کا بیان)

۳۴۹	نماز میں نماز کے خلاف کرنے سے کیا حکم ہے	۳۴۹
۳۵۰	نماز میں بھول کر کلام کرنے سے کیا حکم ہے	۳۴۵
۳۵	نماز میں کلام کرنے سے کیا حکم ہے	۳۴۵
۳۵۲	نماز میں کلام کرنے سے کیا حکم ہے	۳۴۷
۳۵۳	نماز میں کلام کرنے سے کیا حکم ہے	۳۴۹

باب المتفرقات

۳۵۴	نماز سے پہلے وضو کرنے سے کیا حکم ہے	۳۵۰
۳۵۵	نماز میں وضو کرنے سے کیا حکم ہے	۳۵۰
۳۵۶	نماز میں قرآن پڑھنے سے کیا حکم ہے	۳۵۱
۳۵۷	نماز میں قرآن پڑھنے سے کیا حکم ہے	۳۵۲
۳۵۸	نماز میں قرآن پڑھنے سے کیا حکم ہے	۳۵۲
۳۵۹	نماز میں قرآن پڑھنے سے کیا حکم ہے	۳۵۳

www.ahlehaq.org

۳۶۰	بیٹی کی رخصت میں اپنے آپ کو ۱۰ سے ۳۰ پر کرنا.....	۴۵۳
۳۶۱	بیٹی کی رخصت کے اختیار کرنے کے سلسلہ میں ایک ضابطہ.....	۴۵۵
۳۶۲	بیٹی کے بیاہے جانے کے بعد رخصت کی بیٹی کا آنا.....	۴۵۶

کتاب النکاح

(نکاح کا بیان)

۳۶۳	نکاح پڑھنے کا طریقہ.....	۴۵۷
۳۶۴	نکاح کے بعد چھوہارے.....	۴۵۸
۳۶۵	نکاح کے وقت کا کلمہ.....	۴۵۹
۳۶۶	ایجاب.....	۴۶۰
۳۶۷	ایجاب کا لفظ بڑھانا.....	۴۶۱
۳۶۸	نکاح کی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے نکاح کا اعلان.....	۴۶۲
۳۶۹	نکاح میں لڑکی کے کپڑے خریدنا.....	۴۶۳
۳۷۰	مرد کا لڑکے کے بجائے بیٹی سے ایجاب قبول.....	۴۶۴
۳۷۱	نکاح میں ایجاب قبول کے الفاظ.....	۴۶۵

باب مایتعلق بالرسوم عند الزواج

(شادی بیاہ کی رسومات کا بیان)

۳۷۲	دلہا دلہن کی مشترکہ چارپائی.....	۴۶۶
۳۷۳	دولہا دلہن کا ساتھ کھانا.....	۴۶۷
۳۷۴	نکاح کے وقت کھانا.....	۴۶۸
۳۷۵	نکاح کے وقت نماز پڑھنا.....	۴۶۹
۳۷۶	نکاح کے وقت دولہا کی نماز پڑھنی ہوتی ہے؟.....	۴۷۱

www.ahlehaq.org

باب المحرمات

الفصل الاول في المحرمات من النسب

(نسبی محرمات کا بیان)

۳۷۰	[illegible] ذات سے تعدی محرمیت کی صورت میں پیدا ہونے والے بچوں سے نکاح کا حکم	۶۵۱
۳۷۱	[illegible] بھائی کی بیٹی سے نکاح کرنا	۶۵۶
۳۷۹	بھتیجے سے نکاح کا	۶۵۷
۳۸۰	سوتیلی ماں سے نکاح کرنے کا حکم	۶۵۲

الفصل الثاني في المحرمات من الرضاع

(رضاعت کی محرمات کا بیان)

۳۸۱	[illegible] دودھ سے پرورش پانے والے بچے سے نکاح کا حکم	۶۵۴

الفصل الثالث في نكاح منكوحة الغير

(منکوحہ غیر سے نکاح کا بیان)

۳۸۲	منکوحہ غیر سے نکاح کے بعد شوہر سے [illegible] صورت میں نکاح کا حکم	۶۶۱
۳۸۳	[illegible] طلاق کا حکم	۶۶۳

الفصل الرابع في المحرمات بالجمع

(محرمات کو ایک نکاح میں جمع کرنے کا بیان)

۳۸۴	[illegible] ایک نکاح میں جمع کرنا	۶۶۶

الفصل الخامس في المحرمات بالشرك

(غیر مسلموں سے نکاح کا بیان)

۳۸۵	[illegible] عیسائی عورت سے نکاح	۶۸۲

www.ahlehaq.org

باب ولاية النكاح

(ولایت نکاح کا بیان)

۳۸۱ نکاح سے پہلے لڑکی کی اجازت کا اعتبار ہونا یا نہیں؟ ۳۸۳

۳۸۲ ولایت کا ترتیب وار انتقال کن کن لوگوں میں ہے ۳۸۴

فصل في التوكيل بالنكاح

(نکاح میں وکالت کا بیان)

۳۸۳ [illegible] نکاح پڑھانے کا حکم ۳۸۵

۳۸۴ [illegible] ۳۸۵

فصل في الجهاز

(جہیز کا بیان)

۳۸۵ [illegible] ۳۸۵

باب في العروس والوليمة

(بارات اور ولیمہ کا بیان)

۳۸۶ [illegible] ۳۸۸

كتاب الطلاق

باب الطلاق بألفاظ الكناية

(الفاظ کنایہ سے طلاق دینے کا بیان)

۳۸۷ [illegible] ۳۹۰

www.ahlehaq.org

باب الفسخ والتفريق

(فسخ وتفریق نکاح کا بیان)

۳۹۳ سوال سے سات کاف والے فسخ میں تفریق نکاح کا مطالبہ کرنا ۳۹۲

فصل في زوجة المجنون والعنين

(دیوانے اور نامرد کی بیوی کا بیان)

۳۹۴ [illegible] ۳۹۵

باب الخلع

(خلع کا بیان)

۳۹۵ [illegible] ۳۹۸

باب العدة والحداد

(عدت اور سوگ کا بیان)

۳۹۹ [illegible] ۵۰۰

۴۰۰ [illegible] ۵۰۱

باب النفقات

(نفقہ کا بیان)

۴۰۱ [illegible] ۵۰۲

۴۰۲ [illegible] ۵۰۴

۴۰۳ [illegible] ۵۰۵

www.ahlehaq.org

۴۰۱	عورت نامزدہ کب شوہر ہوتی؟	۵۱۰
۴۰۲	نامزدہ عورت کا نفقہ	۵۱۱
۴۰۳	نشوز میں میاں بیوی کا بیان کا مختلف ہونے کا حکم	۵۱۲
۴۰۴	طلاق دینے کے لئے نشوز کو ثابت کرنا	۵۱۳

باب ثبوت النسب

(ثبوتِ نسب کا بیان)

۴۰۵	نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے پیدا ہونے والے بچے کا حکم	۵۱۴
۴۰۶	ارتکابِ معصیت سے پیدا ہونے والے بچے کا نسب	۵۱۵

باب الحضانة

(پرورش کا بیان)

۴۰۷	شیر خوار بچہ کو چھوڑنے والی ماں کا حکم	۵۱۶

كتاب الأيمان والنذور

باب الأيمان

(قسم کھانے کا بیان)

۴۰۸	"یا لفظ "قسم کھاتا ہوں" سے یمین منعقد ہوتی یا نہیں؟	۵۱۸
۴۰۹	کلام پاک کی قسم	۵۱۹
۴۱۰	قرآن شریف کی جھوٹی قسم کھانا	۵۲۰
۴۱۱	قرآن اٹھا کر جھوٹی قسم کھانا	۵۲۱
۴۱۲	قرآن مجید پر یا قصداً ہاتھ رکھ کر قسم کھانا	۵۲۱

www.ahlehaq.org

۶۱۳	[illegible]	۵۲۲
۶۱۴	[illegible]	۵۲۲
۶۱۵	[illegible]	۵۲۳
۶۱۶	[illegible]	۵۲۵
۶۱۷	[illegible]	۵۲۶
۶۱۸	[illegible]	۵۲۶
۶۱۹	[illegible]	۵۲۷
۶۲۰	[illegible]	۵۲۸
۶۲۱	[illegible]	۵۲۹
۶۲۲	[illegible]	۵۳۱
۶۲۳	[illegible]	۵۳۱
۶۲۴	[illegible]	۵۳۲
۶۲۵	[illegible]	۵۳۲
۶۲۶	[illegible]	۵۳۳
۶۲۷	[illegible]	۵۳۵

فصل في كفارة اليمين

(قسم کے کفارہ کا بیان)

۶۲۸	[illegible]	۵۳۸
۶۲۹	[illegible]	۵۳۹
۶۳۰	[illegible]	۵۴۱

باب النذور

(نذر کا بیان)

۶۳۱	[illegible]	۵۴۱

www.ahlehaq.org

۴۳۱	...	۵۳۰
۴۳۲	...	۵۳۱
۴۳۳	...	۵۳۲
۴۳۴	...	۵۳۴
۴۳۵	...	۵۳۶
۴۳۶	...	۵۳۵
۴۳۷	...	۵۳۶
۴۳۸	...	۵۳۷
۴۳۹	...	۵۳۸
۴۴۰	...	۵۳۸

کتاب الحدود

باب حدّ الزنا

(حد زنا کا بیان)

۴۴۱	...	۵۴۰
۴۴۲	...	۵۴۱
۴۴۳	...	۵۴۲
۴۴۴	...	۵۴۳
۴۴۵	...	۵۴۴
۴۴۶	...	۵۴۵
۴۴۷	...	۵۴۶

www.ahlehaq.org

۴۴۸ زانی پر تعزیر مرد سے زائد ۵۵۹

باب حد القذف

(حد قذف کا بیان)

۴۴۹ زنا کی تہمت لگانا ۵۶۰
۴۵۰ تہمت زنا لگانے والے سے ترک تعلق ۵۶۱
۴۵۱ لڑکی کا زنا ۵۶۲

باب التعزير

(تعزیر کا بیان)

۴۵۲ رحم کے ضائع ہو جانے کا بائیسٹ والوں کو ذمہ ۵۶۵
۴۵۳ شادی میں گولی چلانے کی سزا ۵۶۶
۴۵۴ غلطی سے دوسرے کی بندوق سے گولی کا چلانا ۵۶۷

فصل في التعزير بأخذ المال

(مال سے تعزیر دینے کا بیان)

۴۵۵ زنا پر مالی جرمانہ ۵۷۸
۴۵۶ مالی تاوان ۵۸۰

باب الشهادة

(گواہی دینے کا بیان)

۴۵۷ طلاق کی تہمت کے سلسلہ میں دو فریقوں میں رفع تضاد ۵۸۳
۴۵۸ گواہ سے قسم لینا ۵۸۵

www.ahlehaq.org

۴۵۹	زیوری عمارت کی تعمیر	۵-۶

کتاب اللقطة

(لقطہ کا بیان)

۴۶۰	دوسرے کا بچہ بچہ ہم کو مل جائے تو کیا کریں؟	۵-۸
۴۶۱	سفر میں سامان چل جائے تو کیا کرنا چاہئے؟	۵-۹

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

www.ahlehaq.org

باب الإمامة

الفصل الأول في اوصاف الإمام

(امام کے اوصاف کا بیان)

دیوبندیوں کے پیچھے بریلوی کی نماز کیوں نہیں؟

سوال [۴۰۰۱]: [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنا

سوال [۴۰۰۲]: [illegible]

امام کا جلدی جلدی نماز پڑھانا

سوال [۱۰۲۶]: امام کے لئے اتنی جلدی نماز پڑھنا کہ مقتدی رکوع وسجود میں تین تین مرتبہ بھی تسبیح نہ پڑھ سکتے ہوں، جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

امام کو اس کا لحاظ رکھنا لازم ہے، اتنی جلدی نہ کیا کریں (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۰/ ۶/ ۱۳۹۱ھ۔

قرعہ اندازی سے امام مقرر کرنا اور قرعہ کی شرعی حیثیت

سوال [۱۰۲۸]: قرعہ شرعی کی مذاشرع کیا تعریف ہے؟ کیا حقیقت واہمیت ہے؟ قرعہ کے متعلق کیا شرعاً کیا حکم ہے؟

---

(۱) "(قوله كره تنزيهاً) أي بناء على أن الأمر بالتسبيح للاستحباب والحاصل أن في تثليث التسبيح في الركوع والسجود ثلاثة أقوال عندنا، أرجحها من حيث الدليل الوجوب تخريجاً على القواعد الملحبية، فيني اعتماده كما اعتمده ابن الهمام واما من حيث الرواية فالأرجح السنية، لأنها المصرح بها في مشاهير الكتب، وصرحوا بأنه يكره ان ينقص عن الثلاث" (الدر المختار مع رد المحتار، باب صفة الصلاة، قبيل مطلب في إطالة الركوع للجائي ۱/ ۴۹۴، سعيد)

"بل هو في الركوع والسجود سنة مؤكدة، فتركه أو نقص عن التثليث كره. وهذا هو المصرح في المتون وعامة الشروح والفتاوى. وقال بعضهم: انه واجب فتركه أو نقص عنه سهواً وجب سجود السهو نقله القهستاني بصيغة التضعيف". (النهاية في كتاب ما في شرح الوقاية، باب صفة الصلاة ۲/ ۱۸۳، سهيل أكيدمي لاهور)

(وكذا في البحر الرائق، باب صفة الصلاة ۱/ ۵۲۵، رشيديه)

www.ahlehaq.org

۲ قرعہ سے نامزد امام (زید) اور قرعہ سے نامزد اس کے نائب امام (عمر) میں کس کو اپنا نائب بنانے کا اختیار شرعاً حاصل ہے؟

۳ عمر (نائب امام قرعی) کی موجودگی میں زید (امام قرعی) اگر اپنا نائب بلا منظوری و اجازت و علم عمر بکر کو اپنا خلیفہ بنادے، تو کیا عمر کی موجودگی میں بکر کی امامت شرعاً صحیح و درست ہے؟

۴ ... زید امام قرعی کے انتقال پر عمر (نائب امام قرعی) اس کی جگہ کا حق دار و مستحق ہے یا بکر؟ جس کو زید نے خود امام بنایا۔

۵ ... عمر کی موجودگی میں بکر یہ کہہ کر امامت کر رہا ہے کہ قرعہ کوئی چیز نہیں، وہ تو عوام کو قابو میں رکھنے کے لئے ایک آرڈیننس، بکر کا قرعہ کا فیصلہ نہ ماننا اور امامت کرنا شرعاً درست و صحیح ہے؟

۶ ... عمر نے ظلم میں آنے کے بعد بکر کا قرعہ سے انکار سنا اور عمر کی موجودگی میں اس کی امامت دیکھی ہے، عمر نے قصبہ کی مسجد (موسوم بہ ای مسجد) میں پندرہ سال سے نماز عیدین ادا کرنا شروع کی ہے، جس میں وہ تقریباً چالیس (بتخارق) بیچ عرصہ موجودگی امام بخاری، جمعہ ہے، عمر آخر بیالیس سال امام عیدگاہ بھی رہا ہے، کسی بعد سے زید کو امامت عیدگاہ کا خیال ہوا، بعد کشمکش و جدال بذریعہ قرعہ وہ امام عیدگاہ ہو گئے، عمر نے بخیال قدیم و جدال و قتال زید کے خلاف آواز نہیں اٹھائی اور خاموش رہا اور بحیثیت نائب امام عیدگاہ کے نماز ادا کرتا رہا، عمر کا مسجد میں نماز ادا کرنا شرعاً کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱ ... قرعہ شرعی حجت شبہ و ملزم نہیں، محض تسکین و تطییب خاطر کے لئے ہے، بعض امور میں کسی مہم تشخیص یا کسی کی تعیین کے لئے ہے، جب کہ یہ جانب مشروع ہو(۱)۔

---

(۱) "(قوله: لتطييب القلب) أي في الجواهر: والقرعة ليست واجبة، وإنما هي لتطييب الأنفس وسكون القلب ولفي جهة العمل، حتى أن القاضي تؤجل لكل واحد نصيبا من غير قرعة جاز؛ لأنه في معنى القضاء فيملك الإلزام". (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب القسمة، ۲: ۱۳۲، دار المعرفة بيروت)

"وأما طريقه في الفنون (تطييب النفوس) كإقراع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بين نسائه، وكإقراع القاسم على السهام بعد تعديلها، فهي مستحسنة غير مستحقة، وغير واجبة والله أعلم". -

۲ ... [illegible] (۱)

۳ ... [illegible]

۴ ... [illegible]

www.ahlehaq.org

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

۵ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

فروعی مسائل میں ایک دوسرے کی رعایت رکھتے ہوئے اس اختلاف کو ختم کر دینا چاہیے، نہ قتال و جدال کریں، نہ جماعت متحدہ کریں، اگر دونوں کسی قابل اعتماد کو ثالث کر کے اختلاف ختم کر دیں، تو اولیٰ و احسن ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۰/ ۹/ ۹۲ھ۔

سنت پڑھے بغیر فرض پڑھانے والے کی امامت

سوال [۱۰۲۲۹]: ظہر سے پہلے چار سنت ہیں، ان کے ادا کئے بغیر امامت کرنا کیسا ہے؟ کس طرح کی کراہت ہوتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اصل سنت تو یہ ہے کہ پہلے سنن ادا کرے، پھر نماز ظہر پڑھائے (۱)، اگر اتفاقیہ ایسا ہو جائے کہ بغیر سنت پڑھے نماز ظہر پڑھا دے، تو بھی نماز صحیح ہو جائے گی (۲)، ابن ماجہ کی روایت سے ایسا ہی

- أقرّهم ولا يؤمّ الرجل الرجل في سلطانه، ولا يقعد في بيته على تكرمته إلا بإذنه" (صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة: ۲/ ۲۲۶، قديمي)

(۱) "ولا يتنفل رجل على ذي السلطنة، (أي في الأعياد والجمعات، ولا على إمام الحي، وفي البحر إلا بالأذن" (مرقاة المفاتيح، باب الإمامة، الفصل الأول، رقم الحديث: ۱۱۲۷، ۳/ ۵۵۱، رشيديه)

"وعلى أن صاحب البيت، ومنه إمام المسجد الراتب أولى بالإمامة من غيره معتمداً، إلا أن يكون معه سلطان، أو قاض فيقدم عليه" (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/ ۵۵۹، سعيد)

(۱) "(وسن مؤكداً أربع قبل الظهر)" (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل: ۲/ ۱۲، سعيد)

وكذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل: ۱/ ۸۳، رشيديه)

وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل: ۱/ ۱۱۲، رشيديه)

(۲) "لحديث عائشة رضي الله تعالى عنها "أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان إذا فاتته الأربع قبل الظهر قضاهن بعده" (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب إدراك الفريضة: ۲/ ۵۹، سعيد)

"عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إذا فاتته الأربع قبل الظهر صلاها بعد الركعتين بعد الظهر". (سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، باب من فاتته الأربع -

معلوم ہوتا ہے [illegible] علم

[illegible]

[illegible]

امام کا قومہ اور جلسہ کو لمبا کرنا

سوال [illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

جس سے مقتدی ناخوش ہوں اس کی امامت مکروہ

[illegible]

قال المطيعي عفا الله عنه

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

امام کے مصلے پر کسی کا نماز پڑھنا

امام کے مقتدی پر سجدۂ تلاوت واجب ہونے میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

قرائت کے بعد جب امام نے سجدہ کیا تھا، یا اور کوئی وہ شخص جو اس وقت پڑھ رہا ہے تو آیت سجدہ کے آخر تک پہنچ کر سجدہ کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

www.ahlehaq.org

الفصل الثاني في إمامة الفاسق

(فاسق کی امامت)

خیانت میں خیانت کرنے والے کی امامت

الجواب: حامداً ومصلياً

www.ahlehaq.org

مشت سے کم ڈاڑھی رکھنے والے کی امامت

سوال [۱۰۸۱]: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید جو ایک مشت سے کم ڈاڑھی رکھتا ہے اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: حامداً ومصلیاً:

زید مذکور ایک مشت سے کم رکھتا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اس کا امام بنانا ناجائز ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[1] اس نے پیچھے نماز اعادہ واجب ہے[2] اس کا امام بننا حرام ہے[3] اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے[4] اس کی شہادت مقبول نہیں[5] اس کا ذبیحہ حرام ہے[6] اس کا ذبیحہ کتے کو کھلانا بہتر ہے[7] واللہ تعالٰی اعلم۔

کتبہ احمد رضا عفی عنہ ۹ ۹۲ھ

---

[1] لایسعنی أن یصلی وراء الشافعی الا فی الجمعۃ لانہ فی عرفنا یحلق لحیتہ اتفاقا فی الشرح وعلیہ فیکرہ فی الجمعۃ وغیرھا اذا حلق قدر ما یعتبرہ فاعیا فی الحصر أی علی حول محلۃ المفتی ۱۲ منہ (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۱/ ۵۵۹، ۵۶۰، سہیل)

[2] کرہ إمامۃ العبد والاعرابی والفاسق والمبتدع والاعمی وولد الزنا ... وفی الخانیۃ لو صلی خلف فاسق او مبتدع یعلم بحالہ نال اعلی الدرجات ولکن لایحل لہ ان یقتدی بہ (البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۱/ ۶۱۲، سہیل)

وفی الدر المختار کرہ إمامۃ الفاسق العالم لعدم اھتمامہ بالدین فتجب اھانتہ شرعا فلا یعظم بتقدیمہ بالامامۃ مع قیام غیرہ بالجماعۃ ... وفی البحر الکراھۃ فی الفاسق تحریمیۃ (حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ص ۳۰۲، ۳۰۳، سہیل)

[3] ارتکاب کبیرۃ عامۃ عند الغنیۃ والبعض وخسۃ والبعض

قولہ (فاسق) من الفسق وھو الخروج عن الاستقامۃ ولعل المراد من یرتکب الکبائر (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۱/ ۵۵۹، سہیل)

وکذا فی الحسن الکبیر، کتاب الصلاۃ، الفصل الاول فی الامامۃ، ص ۴۰۶، سہیل الاکیدی لاہور)

وکذا فی حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان الاحق بالامامۃ، ص ۳۰۲، سہیل)

[4] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا والصلاۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل =

www.ahlehaq.org

تارکِ فرض کو امام بنانا

سوال [۱۰۰۰۱] : ایسے شخص کو امام بنانا کیسا ہے جو فرائض کا تارک ہو؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ایسے شخص کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر وہ تارک فرائض اعتقاداً ہو تو ایسے شخص کو امام بنانا بدرجۂ اولیٰ مکروہ ہے(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

جھوٹے شخص کو امام مقرر کرنا

سوال [۱۰۰۰۲] : ہم نے ایک حافظ صاحب کو اپنی مسجد میں امام رکھا، ان کے آنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں، مثلاً کہتے ہیں کہ میں نے فلاں مدرسہ سے سات سال پڑھا ہے، حالانکہ وہ صرف چھ ماہ وہاں رہے ہیں، ایسے شخص کو امام رکھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ان کے ایسے جھوٹ بولنے کی وجہ سے امامت کا منصب ان سے لے لینا چاہیے، اور ان کو امام نہ بنانا چاہیے، اور اگر ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے ان کی امامت سے لوگوں کو نفرت ہو تو ان کو امام بنانا مکروہ ہے۔

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثلاثة لا ترتفع صلاتهم فوق رؤوسهم شبرا: رجل أم قوما وهم له كارهون، وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط، وأخوان متصارمان. (سنن ابن ماجه، باب من أم قوما وهم له كارهون، ص ۷۰، ج ۱، رقم: ۹۷۰)

وفي الدر المختار: (ويكره تقدم العبد الآبق والفاسق والمبتدع) الجاهل (ولو قرأ) الفاسق (أصح) بكثير لأن الفسق يسري في القلوب فيقل خوف الله تعالى من قلبه، فإن لم تقع الكراهة بغيره تكره به، وإلا فلا. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/ ۵۶۵، ط: سعيد)

ومحل كراهة الأعرابي والأعمى والعبد وولد الزنا والفاسق لا لعدم صحة الاقتداء بهم كما في البحر. (فتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/ ۸۵، ط: رشيديه)

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ثلاثة لا يقبل الله منهم صلاة: من تقدم قوما وهم له كارهون، أو رجل أتى الصلاة دبارا (الترغيب في الصلاة، الترهيب من ترك الصلاة)

[illegible]

[illegible]

۱ ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ، مطلب فی الجماعۃ الثانیۃ، ج ۱، ص ۵۶۵، ط: زکریا دیوبند۔

۲ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ، ص ۲۱۳، ط: قدیمی۔

نسبندی کروانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا

سوال [۵۰۲۲]: [illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

مشکوک کو بے پردہ بیعت کرنے والے کی امامت

سوال [۵۰۲۳]: [illegible]

۱ ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ، مطلب فی الجماعۃ الثانیۃ، ج ۱، ص ۵۶۵، ط: زکریا دیوبند۔

۲ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ، ص ۲۱۳، ط: قدیمی۔

www.ahlehaq.org

[illegible]

ارجوب حاملہ و مصیبۃ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شخص عالم دین کے ہوتے ہوئے امامت کے لئے کیوں بلایا جاتا ہے اس صورت میں بھی امام ہی ثواب پائے گا (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۲/۹۲ھ

قوالی سننے والے کی امامت

سوال [۱۰۲۲] زید ایک مسجد کا امام ہے، مسجد میں امامت کا کام بھی کرتے ہیں اور اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت بتاتے ہیں، کئی مہینے ہوئے بچوں کے ساتھ وہ بھی اور ان کے گھر کی عورتیں بھی قوالی سنتے ہیں اور دوسروں کو بھی نصیحت کرتے ہیں مگر ان کی اپنی یہ حالت ہے کہ وہ خود بھی قوالی شریف میں جا کر قوالیاں سنتے ہیں، ان سے جا کر کیا گیا کہ آپ لوگوں نے امام بنا رکھا ہے تو قوالی وغیرہ نہ سنا کریں تو جواب میں کہا کہ وہ قوالی شرع شریف سے ثابت ہے اور میں اس کا عادی ہوں اس کو نہیں چھوڑ سکتا، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اس طرف سے میرا دل پھیر دیں، ان پر محنت کی گئی مگر آپ نہ تو کہتے ہیں کہ مولانا صاحب سے قوالی کروہ اٹھا دیں، نہ یہ شرط پیش کرتے ہیں کہ ہم کچھ قوالیاں سنیں، ایسی حالت میں مقتدی کیا کریں؟ ان کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے یا نہیں؟ کیونکہ بعض یہ کہتا ہے کہ یہ امام ہی نہیں ہے، دوسرے پر قوالی واجب فرماتے ہیں، اس لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے

بینوا بالدلائل نماز میں اون کی حدیث ذکر ہوئی ہے، عرض ہے کہ [۱۰۲۲] ذکر ہوا ہے مطلب ثواب عرض ہے۔

---

(۱) وفی الدر المختار صاحب البیت ومثله امام المسجد الراتب ولی بالامامة من غیره مطلقا، الا ان یکون معه سلطان او قاضی، فیقدم علیه للعموم ولانه نائبهما

(۲) قوله مطلقا، ای وان کان غیره من الحاضرین من هو افضل منه وفی اتحاف خلیة عن خط الشرنبلالی فی درر البحار یقدم افضلهم سنی یقدم الملک، قال فلو احدهم یعلم یکبره فیه القصص، وان تساووا قدم احسنهم جوارا لان الظاهر ان الملک یأذن بشیء اکراما له (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة باب الامامة، ۱/۵۵۴، سعید)

(۳) کذا فی الفتاوی العالمکیریة، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثانی فی بیان من هو احق بالامامة، ۱/۷۳، رشیدیه

(۴) کذا فی البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الامامة، ۱/۴۰۹، رشیدیه،

الجواب حامداً ومصلياً

www.ahlehaq.org

"إن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن الله يغفر لكل ميت إلا شاهد خمر أو كاهنا أو ساحرا" الخ (۱)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر مرنے والے کی مغفرت فرمائیں گے مگر شراب والے کی مغفرت نہیں فرمائیں گے۔

"ليكونن في أمتي قوم يستحلون الخمر والحرير والمعازف" الحديث۔

میری امت میں ایک قوم پیدا ہوجائیں گے جو زنا کو، ریشم کو، شراب کو اور باجہ کو حلال قرار دیں گے (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

لڑکی کو نامحرم سے تعلیم دلانے والے کی امامت

سوال [۱۰۲۹۰]: زید کی حقیقی ہمشیرہ مسماۃ کی قمر النساء معین پر اچھی طرح پڑھا تھا، معین بہت ہی شریف قسم کا تھا اور اس کے دو چھوٹے بھائی اور تین بہنیں پڑھنے آتا تھا، معین نے زید کی بہت تعریف کی، زید سے کہا کہ آپ مجھ پر شفقت فرمائیں، میں تو آپ کی ہی بہن سے شادی کروں گا، مجھے روپیہ وغیرہ کا لالچ نہیں ہے۔ چند یوم بعد سید کفایت معین نے ایک روز قمر النساء سے زنا کیا اور وہ حاملہ ہوگئی، بعد جب معلوم ہوگیا تو معین سے شادی کے لئے کہا گیا، معین نے جواب دیا چند روز بعد شادی کروں گا، چند روز بعد معین نہیں آیا اور اس نے دوسری جگہ شادی کرلی، تین ماہ بعد قمر النساء کے والدین نے کافی روپیہ خرچ کرکے قمر النساء کا

= وكذا في صحيح الأثير، كتاب الصلاة، فصل الجماعة سنة مؤكدة ۱: ۲۰۹، دار إحياء التراث العربي بيروت)

(۱) (النهاية في غريب الحديث والأثر لابن الأثير، باب الخير مع الراء، ۲: ۱۹۲، دار المعرفة بيروت)

(وكذا في غريب الحديث لابن الجوزي ۲: ۱۰۸، دار الكتب العلمية بيروت)

(وكذا في الفائق في غريب الحديث والأثر ۲: ۱۲۲، دار المعرفة بيروت)

(۲) (صحيح البخاري، كتاب الأشربة، باب ما جاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه ۲: ۸۲۷ قديمي)

(سنن أبي داود، كتاب الملاحم، باب ما جاء في النهر ۲: ۶۰۲، رحمانية لاهور)

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گدھے کے بولنے کو اذان سے پہلے امامت

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

تارک فروخت کرنے والے کی امامت

سوال [۱۰۱۲۱] [illegible] یہ حضرات تارک ہیں، بیوی کا انتقال ہو گیا ہے، مقدمہ فی الحال زیر سماعت ہے، جان بوجھ کر مظلوم ہونے کی ثبوت ہے، ان کی صف میں نماز پڑھنے کی بابت آپ کا کیا ارشاد ہے، بعض حضرات ان کی حمایت میں ہیں، جس سے تارکی [illegible] کا کافی پتا چلتا ہے، تارکی والوں کو پیش امام بنانا چاہتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

۲ [illegible] ہیں، تارکی والوں کی ہے، وہ اکثر نمازوں سے پہلے [illegible] کی بابت کیا حکم ہے؟

---

(۱) "(ويكره تقدم) العبد (وفاسق) من الفسق وهو الخروج عن الاستقامة، وغير المراد به من يرتكب الكبائر (وأعرابي) وهو ساكن البوادي الذي لا يحسن القراءة والعلم والمحترف" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/ ۵۵۶، سعيد)

وكذا في مجمع الأنهر، كتاب الصلاة، فصل في الجماعة، ۱/ ۱۲۱، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

وكذا في الهداية، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/ ۴۲، مكتبة شركت علميه ملتان)

(۲) "(ويكفر بالاستهزاء بالدين) كقوله لحلاق: احلق لحيتي على السنة، (والسخرية) بالقرآن، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ۶/ ۳۴۵، سعيد)

"وفي شرح الاستروشني: لأن تعظيم القرآن واجب، فالاستهزاء به يكون من علامة عدم التصديق، وهو الكفر" (قبيل فصل في الكفر صريحا وكنايته، ص: ۳۰۴، قديمي)

وكذا في الفتاوى التاتارخانية، كتاب احكام المرتدين، الفصل الثاني في ألفاظ الكفر، ۵/ ۴۴۰، إدارة القرآن كراچي)

(۳) [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

ساحر اور عامل کی امامت

سوال[۱۰۲۸۳]: عامل کرنے والے یا کرانے والے کا امامت پڑھانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ساحر امامت کا مستحق نہیں(۱) اعمال قرآن واحادیث کی امامت درست ہے(۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۹/۱/۹۳ھ۔

= "وما كان صيانة المحظور فهو محظور" (ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في في اللبس، ۶/ ۳۵۰، سعيد)

(۱) "ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق" (الدرالمختار) "(قوله فاسق) من الفسق، وهو الخروج عن الاستقامة، والعمل المراد به من يرتكب الكبائر، كشارب الخمر والزاني وآكل الربوا، ونحو ذلك" (الدرالمختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/ ۵۵۹، ۵۶۰، سعيد)

"قوله: (وكره إمامة العبد والأعرابي والفاسق والمتنفل والأعمى ومولد الزنا) بيان للتنزيه الصحة والكراهة" (البحرالرائق، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/ ۶۰۰، رشيديه)

(وكذا في الحلبي الكبير، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ص: ۵۱۲، سهيل اكيڈمي لاهور)

(۲) "وأما ما كان من الآيات القرآنية والأسماء والكتب الربانية والدعوات المأثورة النبوية، فلا بأس بل يستحب سواء كان تعويذاً أو رقية أو نسخة" (مرقاة المفاتيح، كتاب الطب والرقى، الفصل الثاني، رقم الحديث ۴۵۵۳، ۸/ ۳۶۱، رشيديه)

"تجوز الرقية بالآية ولو بالقرآن كما ذكره الطحاوي" (ردالمحتار، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، مطلب تحرير مهم في عدم جواز الاستئجار على التلاوة والتهليل ونحوه، ۹/ ۷۵، سعيد)

(وكذا في شرح معاني الآثار، كتاب الإجارات، باب الاستئجار على تعليم القرآن، ۴/ ۲۹۰، سعيد)

www.ahlehaq.org

الفصل الثالث في إمامة المبتدع

(بدعتی کی امامت کا بیان)

مبتدع کی امامت

سوال [۴۱۹۲]: زید بدعتی ہے اور بکر سنی، جب بکر اس مسجد میں رہتے ہیں جس میں زید بدعتی ہے تو بکر زید کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر زید کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر زید بدعتی نہیں ہے تو زید کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے اور اگر زید بھی بدعتی ہے اور دوسری مسجد نہیں ہے تو پھر اس کے پیچھے نماز پڑھنے کو گناہ نہیں سمجھا جائے گا (۱) اور اگر دوسری مسجد ہے تو اس مسئلہ میں تفصیل کرکے حکم یہ ہے کہ اگر بدعت ایسی ہے جس سے عمل کفر تک پہنچتا ہے تو نماز نہیں ہوتی، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۲۹/ ۱۲/ ۹۲ھ

---

(۱) عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "الجهاد واجب عليكم مع كل أمير برا كان أو فاجرا، والصلاة واجبة عليكم خلف كل مسلم برا كان أو فاجرا وإن عمل الكبائر، والصلاة واجبة على كل مسلم برا كان أو فاجرا وإن عمل الكبائر". (سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب في الغزو مع أئمة الجور، ۳۴۲/۱، رحمانیہ)

(۲) ويكره إمامة العبد والأعرابي والفاسق والمبتدع والأعمى وولد الزنا هذا إذا وجد غيرهم وإلا فلا كراهة ... على خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة

(قوله نال فضل الجماعة) الذي في الصلاة خلفهما أولى من الانفراد، لكن لا ينال كنيال خلف تقي ورع. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۵۵۹/۱، ۵۶۲، سعيد)

(۳) كذا في الحلبي الكبير، كتاب الصلاة، فصل الأولى بالإمامة، ص ۵۱۲، سهيل أكيدمي لاهور.

رضاخانی کے پیچھے نماز

سوال (۱۰۱۱۵): زید دیوبند میں پڑھتا ہے اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت بتاتا ہے اور احمد رضا خاں بریلوی کو اہل حق سمجھتا ہے اس کو قرآن سے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کا جو حصہ اس کی سمجھ میں آتا ہے وہ اس نے پڑھ لیا ہے اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟ اور صحیح ہے یا نہیں؟ اور تجوید وغیرہ سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے آپ مدلل تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

مروجہ قرآن کا حال تو یہاں کسی پر مخفی نہیں ہے، اکثر پڑھے لکھے لوگ ہیں، جو غلط پڑھتے ہیں ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنی (۱) اگر کسی نے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھ لی تو اس کا اعادہ واجب نہیں (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۹/۱۰/۹۳ھ۔

---

(۱) ویکرہ امامۃ عبد وأعرابي وفاسق وأعمى ومبتدع أي صاحب بدعة وهي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندة فيما يقع شبهة وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها كذا في البحر إن الله تعالى جسم كالأجسام فلا صحح الاقتداء به أصلاً (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/۵۶۲، سعيد)

وفيه في المجتبى والخلاصة والمحيط وغيرها أن لا تكون بدعته تكفيرا، فإن كانت تكفيرا فالصلاة خلفه لا تجوز" (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۲/۲۱۱، رشيديه)

ويكره تقديم المبتدع أي صاحب بدعة لأنه داع إلى بدعته ... اما لو كان مروجا لبدعته بحيث صار أعلم من الزواضي الذين يدعون الألوهية لعلي رضي الله تعالى عنه أو أن النبوة كانت له فغلط حسن وبعض ذلك صار به كافرا" (النهر الفائق، فصل في الإمامة، باب الإمامة، ص ۱۲۵، ۱۵، سهيل أكيدمي لاهور)

(۲) وأجمل ما وقفوا عليه ما قال كتب مجرد سماعه يحرم على الإطلاق ويؤخذ من قوله وصلاة القارئ خلفه، وبصرت فيه بالمنع شيخنا، وكذا لو قال صحت بكفر الصحة على غير وجه، وهو حاجي لا تفعل قوله وإن لم يكن كذلك، واحتمل أنه قال على وجه الفرح والاحتفاظ فلا وجه لتحريمه، وكذا لو قال في نوبي قدر" (خلاصة الفتاوى، كتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر، ۱/۸۵، ۸۶، رشيديه)

رضاخانی امام کے پیچھے نماز پڑھنا

سوال[۴۲۹۱]: فرقہ رضاخانی جنہوں نے عرس طرح کی بدعات اپنی میں اپنا رکھی ہیں اور علماء حق اور ان کے تبعین کی تکفیر اور تضلیل کو اپنا شیوہ بنا رکھا ہے اور مسلمانوں میں انتشار اور تفرقہ ان کا خاص مقصد ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور یہ کہ حاضر وناظر ہیں، بڑے ہی تعصب سے رحمۃ اللہ تعالیٰ کو حاضر میں تصرف کرنے والا اور ہر ایک کی فریاد سننے والا اور مدد کرنے والا سمجھتے ہیں اسی لئے یا محمد یا علی مدد کا نعرہ لگاتے ہیں، اس فرقہ کے بانی نے رسول کی شہادت کا انکار کرکے آپ کی عرس منانے کا انکار کیا، حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان قرآن میں روافض سے بڑھ کر گستاخانہ انداز کیا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن القاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو باتفاق صحابی رسول ہیں، ان بدعت کے بانی نے ان کو کافر اور مرتد لکھا[۱] ہے جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہے، ان حالات میں سوال یہ ہے کہ کیا رضاخانی اور اس کا بانی مسلمان داخل ہے یا عقائد کفریہ کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں؟ اور کیا ایسے لوگوں کے پیچھے اہل حق کو نماز پڑھنا جائز ہے؟ رضاخانی یہ کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند اور ان کے متبعین مرتد ہیں، ان کے پیچھے نماز جائز نہیں اور علمائے دیوبند ان کے پیچھے والوں کی نماز ہمارے پیچھے ہوجاتی ہے ورنہ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کا حوالہ دیتے ہیں، ان کے اس قول کی حقیقت کیا ہے؟ امید ہے کہ رضاخانی جیسے کہتے ہیں، اس بابت مدلل ومفصل سے جواب تحریر فرماکر ممنون فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

سوال مذکور میں جس کفر میں اہل سنت والجماعت مبتلا ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟ اس کے متعلق وضاحت کے

---

[۱] وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الفصل الثالث، ۱/ ۷۵، رشيديه.

وكذا في فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، فصل فيمن يصح الاقتداء به وفيمن لا يصح، ۱/ ۸۸، رشيديه.

وكذا في الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/ ۵۴۱، ۵۴۲، سعيد.

[۱] الجواب صحيح، احقر محمود عفا عنه، دارالافتاء، ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ

جواب صحت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (۱) واللہ اعلم کس فتوی کا حوالہ دیا جا رہا ہے آپ ان امور کو لکھ کر اشتباہ پیدا کیا ہے؟ اب تک یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ تلبیس کرنا تلبیس ہے یا کفر؟ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۲۹/ ۴/ ۹۲ھ

www.ahlehaq.org

---

(۱) وبكفره صححه ... ومبتدع أي صاحب بدعة، وهي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا لمعاندة بل بنوع شبهة ... وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها. كقوله إن الله تعالى جسم كالأجسام، وإنكار صحبة الصديق فلا يصح الاقتداء به أصلا" (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/ ۵۱۱، ۵۱۲، سعيد)

"(وكره إمامة العبد والأعرابي والفاسق والمبتدع) ... وفي الفتاوى لو صلى خلف فاسق أو مبتدع ينال فضل الجماعة، لكن لا ينال كما ينال خلف تقي ورع ... وفيده في البحر والخلاصة والمجتبى وغيرها "إن لا تكون بدعته تكفره، فإن كانت تكفره فالصلاة خلفه لا تجوز" (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/ ۶۰۰، ۶۰۱، رشيديه)

"وقال البدر العيني يجوز الاقتداء بالمخالف، وكل بر وفاجر مالم يكن مبتدعا بدعة يكفر بها، وعالم يتحقق من إمامه متعمد لصلاته في اعتقاده الخ وإذا لم يجد غير المخالف فلا كراهة في الاقتداء به، والاقتداء به أولى من الانفراد على أن الكراهة لا تبقى في الواقع. أفاده العلامة نوح" (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، فصل في بيان الأحق بالإمامة، ص ۳۱۰، قديمي)

الفصل الرابع في إمامة المعذور

(معذور کی امامت کا بیان)

لنگڑے کی امامت

سوال [۶۰۲۵]: ایک شخص لنگڑا ہے، وہ جب نماز پڑھتا ہے تو ہر رکعت میں قرأت پڑھتا ہے، جب وہ امام پڑھتا ہے تو عوام ان میں سے بعض اعتراض کرتے ہیں کہ لنگڑے کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، بلکہ اس کے پیچھے نماز پڑھیں تو نہیں پڑھیں گے، تو معلوم یہ کرنا ہے کہ لنگڑے کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟ اور اگر روایت ہے، تو کہاں ہے؟ بعض عوام ان میں سے یہ کہتے ہیں کہ نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، تو یہ لوگ اس حالت میں ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

لنگڑے کی امامت عام طور پر مکروہ تنزیہی ہے، تحریمی نہیں، اس کے پیچھے نماز ادا ہو جاتی ہے، لوگوں کو یہ کہنے میں کہ اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، وہ مذکور ہے کہ

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۱/۱۴۰۰ھ

---

(۱) ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ: ۵۶۲/۱، سعید:

"ولو كان يشد الإصبع عوج فيه تعمى يكره بجوز، وعبد الإلى" (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۳۲۵/۱، دار الكتب العلمية بيروت)

وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث في بيان من -

کانے کی امامت

سوال[۱۱۲۱۱] ۔۔۔ کانی آنکھ والے شخص کو امام بنانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۔۔۔ صحیح ہے (۱) ۔۔۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۔۔۔ ۱۲/۳/۹۲ھ

---

* یصح مع الکراھۃ (۱ ۵۶۱ رشیدیہ)

(۱) وکرہ تقدیم اعمی ۔۔۔ وکذا کل من نقص فیہ عضو مستحب ۔۔۔ وکذا یکرہ تقدیم من بہ نقص فاحش ۔۔۔ وکل ھذا فی غیر الجمعۃ والعید ۔۔۔ وفی الجمعۃ والعید لا یکرہ لانہ لا بد منہ ۔۔۔ وکذا یکرہ تقدیم ولد الزنا ۔۔۔ وکذا الاعرابی ۔۔۔ وکذا الاعمی ۔۔۔ وکذا الاعرج ۔۔۔ وکذا الاقلف ۔۔۔ وکذا الاجلف ۔۔۔ وکذا الاجذم ۔۔۔ وکذا الابرص ۔۔۔ وکذا المفلوج ۔۔۔ وکذا الاخصی ۔۔۔ وکذا المحدود فی القذف

الفصل الخامس في عزل الإمام وتحقيره

(امام کو برطرف کرنے اور حقیر سمجھنے کا بیان)

امام کے ساتھ گالی گلوچ اور اس پر تہمت لگانے کے باوجود اس کے پیچھے نماز پڑھنا

سوال [۱۰۱۸۱]: کوئی مقتدی اپنے امام کے ساتھ گالی گلوچ کرکے امام (۱) کی تہمت لگائے اور پھر اس کے پیچھے نماز پڑھے، تو کیا اس کی نماز ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلياً:

گالی گلوچ تو سب کے حق میں ممنوع ہے (۲)، پھر امام کا احترام تو اور زیادہ ضروری ہے اور بلا ثبوت شرعی ایسی بڑی بات کہنا بہت بڑا جرم ہے، سخت گناہ ہے (۳)، معافی مانگنا واجب ہے، تاہم اس امام پر ایسی بڑی تہمت لگائی اور اس سے معافی نہیں مانگی اور نماز اس کے پیچھے پڑھی، فرض اس کا بھی ادا ہوگیا، نماز

---

(۱) "لأن بهما تزول عن الحالة التي كانت عليها من الطهارة والصلاح". (في بذل المجهود، كتاب الطهارة، باب الوضوء من الغائط والبول، ۱/۱۰۱، فيصل ديوبند)

(۲) "عن عبدالله بن مسعود رضي الله تعالى عنه، قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "سباب المسلم فسوق، وقتاله كفر". (صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب ما ينهى من السباب واللعن، ۲/۸۹۳، قديمي)

(وصحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان قول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: "سباب المسلم فسوق وقتاله كفر"، ۱/۵۸، قديمي)

(۳) "ويخاف عليه الكفر إذا شتم عالماً أو فقيهاً من غير سبب". (البحر الرائق، كتاب السير، باب احكام المرتدين، ۵/۲۰۰، رشيديه)

(وكذا في الفتاوى التاتارخانية، كتاب احكام المرتدين، فصل في العلم والعلماء والأمير والصلحاء الخ، ۵/۳۰۵، قديمي)

شیخ ہوتی (۱) یا اجنبی ہو تو کیا حکم ہے۔

زید العبد محمد الفقیر ۲۷ ۱۳۹۰ھ

الجواب شیخ بندہ محمد عفی عنہ ۲۷ ۱۳۹۰ھ

بدتمیز مقتدی کی نماز کا حکم

سوال [۴۲۴۰]: [illegible] شیخ آ [illegible] ہو [illegible] کیا [illegible] (۲) [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] شیخ [illegible]

---

(۱) عن ابی امیۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر، والصلاۃ واجبۃ علی کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر، والصلاۃ واجبۃ علی کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر" (سنن ابی داود، کتاب الجہاد، باب فی الغزو مع ائمۃ الجور ۱: ۳۴۹، رحمانیہ)

وقد یسن فی حوم الصلاۃ خلف الفاسق، وکذا المبتدع، اذا لم یکفر ببدعتہ کما فی مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ والفصل الثانی، وفی الدر المختار ۱: ۵۲۵، ۵۲۶ (زکریا)

(۲) ومن سن من یصلح للامامۃ فی الجمعۃ، فجیء کل عاقل یصلح حتی یجوز اقامۃ الجمعۃ بالاعرابی والاعمی، وولد الزنا والفاسق والجاہل خلف العلماء (مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان من یصلح للامامۃ ۱: ۴۰۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۳) قال اللہ تعالیٰ "وما علیک من حسابہم من شیء وما من حسابک علیہم من شیء" (۶: ۵۲)

"واذا جاءت ان صلاۃ الامامۃ یسوء حالہ کان یشرب الخمر فالواجب علیہم اعلامہ فی الحین وعلیہ الامامۃ لم لحلفاء الراشدین بعد ذلک، ثم الصحابۃ والتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ثم الائمۃ فی الصلاۃ وجمعۃ" (احکام القرآن للجصاص ۱: ۴۰۸، سہیل)

ہے اقتدی عبادت [illegible] ہے اس کا [illegible] اقتدا کی [illegible] ہے [illegible] اس کی کمی [illegible] ہے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ الجواب صحیح ہے

[illegible]

www.ahlehaq.org

۱؎ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "التحیات و صلی علیکم مع کل بر و فاجر من عمل الکبائر و الصلاۃ واجبۃ علیکم علی خلف کل مسلم بر کان او فاجر من عمل الکبائر و الصلاۃ واجبۃ علی کل مسلم بر کان او فاجر من عمل الکبائر" (سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی الغزو مع ائمۃ الجور ۱: ۳۶۲، رحیمیہ)

وکذا فی مؤطا للشیبانی، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۱۲۵ ۱: ۱۶۲، رشیدیہ)

وکذا فی مدارج النبوۃ، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان من یصلح للامامۃ ۱۹۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

الفصل السادس في النيابة عن الإمام

(امام کی نیابت کا بیان)

امام کا اپنی عدم موجودگی میں متولی کو امامت پر مقرر کرنا

سوال [illegible]

الجواب حامداً ومصلياً

[illegible]

www.ahlehaq.org

اعمال کرتے ہیں ان کو چند بار دہرانا ضروری ہے(۱) بشرطیکہ صاحب الرائی شخص اپنی وقتاً فوقتاً اصلاح کرتے رہے اگر ایسے ذاکرین کو امام بنانے میں کچھ مفاسد ہیں (۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۲/۱/۸۸ھ۔

= الأفضل منهم، لأن الإمامة في الصلاة ونحوها" (أحكام القرآن للجصاص: ۱/ ۹۸، قديمي)

(۱) "ولهم بمخالفة أهل السنة وغيرهم في وجوب التوبة على أرباب الكبائر ... واتفقوا على أن التوبة من جميع المعاصي واجبة، وأنها واجبة على الفور" (روح المعاني ۲۶/ ۱۵۹، النجوبه ۹، بحث في قول وبه أيها الذين آمنوا توبوا إلى الله توبة نصوحا، دار إحياء التراث العربي بيروت).

"وتطابقت الأمة على أن التوبة فرض على المؤمنين، لقوله تعالى: ﴿وتوبوا إلى الله جميعا أيه المؤمنون﴾ (النور: ۳۱)" (الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، السابعة: ۵/ ۲۹۵، دار إحياء التراث العربي بيروت).

(۲) "رجل يسي مصلحا وجعله محبوب أهل بلدته وغيرهم وبسط الموائد ... وإن تنازع الباني في نصب الإمام والمتولي مع أهل المحلة، فإن كان من اختيار أهل المحلة أولى من الذي اختاره الباني باعتبار أهل المحلة أولى لأن ضرره يلحقهم عامة اليهود، وإن كانا سواء فاختيار الباني أولى" (الحصني الكبير، فصل في أحكام المساجد، ص: ۹۱۵، سهيل أكيدمي لاهور).

"والباني أحق بالإمامة والأذان ... وفي المحيط عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى أن الباني أولى بتصحيح مصالح المسجد، ونصب الإمام والمؤذن إذا تأهل للإمامة" (البحر الرائق، كتاب الوقف ۵/ ۸۰، رشيديه).

وكذا في فتاوى قاضيخان على هامش الفتاوى العالمكيرية، كتاب الوقف، باب الرجل يجعل داره مسجدا ۳/ ۲۹۰، رشيديه).

الفصل السابع في إمامة اللحان

(لحن والوں کی امامت)

لحن والوں امام کے پیچھے نماز پڑھنا

سوال [۴۰۰۱]: [illegible] پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ [illegible] پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ [illegible] پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ [illegible] پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ [illegible] پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

[illegible] پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ [illegible] پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ [illegible] پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

---

(۱) [illegible] پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ [illegible] پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ [illegible] پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

www.ahlehaq.org

"مستقیم" کو "مستخیم" پڑھنے والے کی امامت

سوال (۴۳۰۰): [illegible] "مستقیم" کو "مستخیم" پڑھتے ہیں تو ان کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

۲ وہ کتنے ہیں [illegible] میں ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

۳ [illegible] "مستخیم" کی پڑھتے ہیں تو ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱ [illegible] "مستقیم" کی جگہ قصداً "مستخیم" پڑھنا جائز نہیں ہے [illegible]

۲ [illegible] "مستخیم" [illegible] میں [illegible] ہے (۲) [illegible]

(۱) (قوله أو عدله ناخر) فلو قدم لم يكن عجز كالتالي وقدم حكمه في باب الامامة وإن لم يكن عجزا وحينئذ فإبدال غير العربي فيما كان مثله في القرآن نحو ان المسلمين لا يعلمه وان عجز فسدت عندهما وعند أبي يوسف إن لم يكن مثله في القرآن، نحو قراءة المنعم بالضم المعصمة وبالنون انقطاعا وتمامه في الفتح" (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مسائل زلة القاري: ۱ ۳۳۳ سهيل)

"(قال ان كان عند تبديل الحروف تغير كالعرب العجم في الواو مع الالف والعجم في الضاد مع الظاء فان قرأ في الصلاة فسدت صلاته (رشيد بناء على مختار المتقدمين وهو المختار فيما لو يتأت ان ينطق الا بغير المعنى سواء سبق لسانه الحروف فان كان الحرف يغير المعنى تغيرا فاحشا فسدت وان لم يوجد الا بعد كثير من المعنى لم تفسد" (الحسني المكبر، مفسدات الصلاة، زلة القارئ: ۱۳۰، سهيل اكيدمي لاهور)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارئ: ۱ ۸۰، رشيدية)

(۲) "المعجم فواتح السور التي لم يعلم لها المراد منها والله اعلم" (المعجم الوسيط، القسم الثاني حرف الحاء) "المعجم في اللغة من الحكم، وهو المتقن" (التفسير في القراءات العشر الكبرى، مخارج الحروف: ۱ ۴۹۹، دار البشير للنشر والتوزيع، مكة المكرمة)

(۱) [illegible] (۲) [illegible]

(واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

دار الافتاء دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

www.ahlehaq.org

باب الجماعة

الفصل الأول في اهتمام الجماعة

(جماعت کے اہتمام کا بیان)

نماز باجماعت کی فضیلت

سوال [۱۰۲۱۲]: باجماعت نماز پڑھنے والے کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جماعت سے نماز پڑھنے کی بڑی ترغیب اور فضیلت حدیث شریف میں آئی ہے(۱)، جماعت میں شریک نہ ہونے پر سخت نکیر کی گئی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ معذورین یعنی بیمار وغیرہ کا خیال نہ ہوتا تو ان کے مکان میں آگ لگا دیتا جو جماعت میں نہیں آتے، حدیث پاک میں یہ مضمون ہے(۲)، اس لئے بھی ترغیب پر زیادہ تاکید کی جائے،

---

(۱) "عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما، ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال: "صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بسبع وعشرين درجة" (صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة: ۱ / ۸۹، قديمي)

"عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه يقول: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "صلاة مع الإمام أفضل من خمس وعشرين صلاة يصليها وحده" (صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها: ۱ / ۲۳۱، قديمي)

(سنن النسائي، كتاب الإمامة، فضل الجماعة: ۱ / ۱۳۳، قديمي)

(۲) "عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه، أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال: "والذي نفسي بيده، لقد هممت أن آمر بحطب ليحطب، ثم آمر بالصلاة فيؤذن لها، ثم آمر رجلاً فيؤم الناس، ثم =

کہ آپ کا ارشاد ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

نماز کے وقت کو ٹال دینا

سوال [۱۰۲۹۵]: نماز کے وقت کو قطع مذاکرہ کی نے ٹال دینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

بر تقدیر (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

جماعتِ فرض کے وقت سنت پڑھنا

سوال [۱۰۲۹۶]: کہیں کوئی شخص ایسی مسجد میں سنت یا نفل پڑھ رہا ہو، جہاں فرضوں کی جماعت کھڑی ہو جائے تو کیا سنت یا نفل پڑھنے والے نماز توڑ دیں؟ جیسا کہ دیکھا گیا ہے۔

۱- اخاف ان یرجل لا یحرق علیہ یوتیہ، والذی نفسی بیدہ لقد ہممت ان امر بحطب فیحطب ثم امر بالصلوٰۃ فیؤذن لہا ثم امر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیہم بیوتہم، والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین لشہد العشاء (الصحیح للبخاری، کتاب الاذان، باب وجوب صلاۃ الجماعۃ ۸۹. قدیمی)

و صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنہا ۲۳۲. قدیمی)

و جامع الترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فی التغلیظ فی ترک الجماعۃ ۵۴. سعید)

و ابن ماجہ عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من سمع المنادی، فلم یمنعہ من اتباعہ عذر، قالوا: وما العذر؟ قال: خوف او مرض، لم تقبل منہ الصلاۃ التی صلی (سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی التشدید فی ترک الجماعۃ ۸۱. امدادیہ ملتان)

"والجماعۃ سنۃ مؤکدۃ للرجال، قال الزاہدی: اراد بہا تاکید الوجوب، وقیل: واجبۃ، وعلیہ العامۃ، قال فی شرح المنیۃ: والاحکام تدل علی الوجوب من ان ترکہا بلا عذر یضر، ویرد شہادتہ، وبالہ الجبر بالسکوت عنہ" (رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ ۱: ۵۵۲. سعید)

و کذا فی البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ ۱: ۶۰۳. رشیدیہ)

و کذا فی الحلبی الکبیر، فصل فی الامامۃ، ص ۵۰۶. سہیل اکیڈمی لاہور)

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مجبوری خارج مسجد نماز پڑھنا

الجواب حامداً ومصلیاً

www.ahlehaq.org

الفصل الثاني في ترک الجماعة

(ترک جماعت کا بیان)

بلا عذر جماعت ترک کر کے علیحدہ نماز پڑھنا

سوال [۱۰۰۴۱]: جماعت ہونے میں پانچ سات ہی منٹ باقی رہ جاتے ہیں کہ ایک بلا عذر جماعت ترک کر کے علیحدہ نماز پڑھ لیتا ہے اور کہتا ہے جماعت کا وقت بہت تنگ ہے، لہٰذا یہ ہے کہ جب کہ وہ کبھی آدھ گھنٹہ یا ایک گھنٹہ بعد بھی نماز پڑھتا ہے کیا یہ طاعت خدا سے خارج ہے یا داخل ہے؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

وقت کم ہونا فعل حرام کا ارتکاب ہے، ان کے لئے یہ عذر نہیں ہے(۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

---

(۱) فعل حرام کا ارتکاب ہونا تو ظاہر ہے، رہا یہ کہ وقت کم ہونے کی وجہ سے جماعت ترک کرنا کیسا ہے؟ تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وقت اتنا کم ہے کہ اس میں جماعت کی تکبیر تحریمہ نہیں مل سکتی ہے تو ایسی صورت میں جماعت ترک کرنا جائز ہے، اور اگر تکبیر تحریمہ مل سکتی ہے تو ایسی صورت میں جماعت ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من سمع النداء فلم يمنعه من اتباعه عذر، قالوا: وما العذر؟ قال: خوف أو مرض، لم تقبل منه الصلاة التي صلى. (سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة، ۱: ۸۸، امداديه)

"الجماعة سنة مؤكدة للرجال، وقيل واجبة، وعند القائمة فرض، اور تحب، تحريمة تطير في الأصح، ويسر كبها مرة، على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلاة بالجماعة". (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱: ۵۵۲، ۵۵۳، سعيد)

"الأحكام تدل على الوجوب من غير تكرار من غير بدل، وسببه التهاون، وبدله الجبران بالسجود عنه". (الحلبي الكبير، فصل في الإمامة وفيها مباحث الأول، ص ۵۰۹، سهيل اكيدمي لاهور)

عذر کی وجہ سے نماز گھر پر پڑھنا

سوال [۱۰۰۰۰] یا ... ل ... ے ... ا ... ے ... ا ... ے ... ا

مجبوری کی صورت میں عشاء کی نماز گھر پر پڑھنا

سوال: [۴۲۰۱] ایک شخص پندرہ سولہ سال سے ہر نماز مسجد میں باجماعت ادا کرتا ہے، اب اس نے اپنے گھر پر نماز ادا کرنے کا اجتماع کیا ہے، اس مجبوری کے تحت کہ اس کا مکان مسجد سے بہت دور ہے، اور اس کے ساتھ کمزور بوڑھے اور بچے بھی ہیں، جو مسجد تک نہیں جا سکتے، اور اس کے گھر میں جگہ بھی ہے، کیا ایسا کرنا درست ہے؟ مسجد میں نماز پڑھنے کی جو فضیلت احادیث میں آئی ہے، کیا اس میں یہ شخص بھی داخل ہے؟ اور اس کو بھی وہی ثواب ملے گا جو مسجد میں نماز پڑھنے والوں کو ملتا ہے؟ اور اس کے گھر میں آنے والے کو بھی وہی ثواب ملے گا جو مسجد میں آنے والے کو ملتا ہے؟ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

واضح رہے کہ اذان کے بعد مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ہر مسلمان مرد کے لئے (۱) ضروری ہے، سوال میں مذکور مجبوری ایسی ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی بہت سے [۱] الحسن بن فلان بن ينقله عن ابائه عن النبي ﷺ وما لعلم قال: حرف لو من فم نبي لم يقل عند الصلاة التي صلى" (سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة، ۱/۸۱، امداديه)

الجماعة سنة مؤكدة للرجال، وقيل واجبة، وتفوته الجماعة فيسن أن يصلي منفرداً بأذان وإقامة، ويكره تكرارها في المسجد، كذا في الزاهدي، وهو المختار على الرجال العقلاء البالغين الأحرار (الفتاوى الهندية، الباب الثاني في الأذان، ۱/۵۷، ماجديه) وكذا في الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/۵۵۲، ۵۵۳، سعيد)

"الإحكام تعمل عمل الوجوب من أن تاركها من غير عذر يفسق ومرد شهادته وروايته الخبر" (مسكرت عبد الحي الكفر، فصل في الإمامة وفيها مباحث الأول، ص ۲۰۹، سهيل اكيدمي لاهور)

[۱] "عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لقد هممت ان امر بالصلاة فتقام، ثم آمر رجلا فيصلي بالناس، ثم انطلق معي برجال معهم حزم من حطب الى قوم لا يشهدون الصلاة، فاحرق عليهم بيوتهم بالنار" (سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة، ۱/۸۱، امداديه لاهور)

"الى قوله لا يشهدون الصلاة، اي صلاة الجماعة من غير عذر، فاحرق عليهم بيوتهم بالنار، فيه وعيد على ترك الصلاة بالجماعة من غير عذر" (بذل المجهود، كتاب الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة، ۲/۱۰۱، قاسميه ملتان)

www.ahlehaq.org

الفصل الثالث في الجماعة الثانية

(الجماعت ثانیہ کا بیان)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلياً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فرمایا [illegible] جماعت ثانیہ [illegible] جماعت اولیٰ [illegible]

[illegible] ۳۵۰ ۔ ۳۶۰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جماعت ثانیہ [illegible] جماعت اولیٰ [illegible]

[illegible] جماعت ثانیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

تبلیغی جماعت والوں کا جماعت ثانیہ کرنا

[illegible] تبلیغی [illegible] جماعت ثانیہ [illegible]

---

۱ ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ ۱/۵۵۳، سعید۔

۲ وکذا فی الطحطاوی الدر والمختار علی حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الصلاۃ، الخامس عشر فی الامامۃ والاقتداء، مع فیما یکرہ وما لا یکرہ ۱/۵۱۰، رشیدیہ۔

۳ وکذا فی ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ ۱/۵۴۵، سعید۔

۴ و والعمل علی ھذا کما فی المحیط البرھانی ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ ۱/۵۵۳، سعید۔

وکذا فی الدر المختار علی حاشیۃ الطحطاوی، الخامس عشر فی الامامۃ والاقتداء، مع فیما یکرہ وما لا یکرہ ۱/۵۱۰، رشیدیہ۔

وکذا فی ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ ۱/۵۵۳، سعید۔

۵ ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ ۱/۵۵۳، سعید۔

۶ [illegible] ویؤیدہ قول فی الظہیریۃ [illegible]

الروایۃ [illegible] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ ۱/۵۱۰، [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

کیا بلا وجہ جماعت ثانیہ درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

www.ahlehaq.org

الفصل الرابع في جماعة النساء

(عورتوں کی نماز کا بیان)

عورتوں کا نماز کے لئے مسجد جانا

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] www.ahlehaq.org

۲ [illegible]

۳ [illegible]

---

۱ ابوالحسن مسلم بن الحجاج القشیری، کتاب الصلاۃ، باب وقت الصبح فی الصلاۃ، ج ۱، ص ۲۱۱، رقم الحدیث ۶۱۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

۲ صحیح قول مدوسع لعدم کتاب الصلاۃ الباب ۸۳، رقم الحدیث ۶۲، ۲، ۱۵۲، دار الفکر بیروت۔

۳ فتح الباری لابن حجر، کتاب الاذان، باب استطراد الناس وقت الاسفار الصبح، ۲، ۶۱۵، قدیمی۔

۴ ابوالحسن مسلم بن الحجاج القشیری، کتاب الصلاۃ، باب وقت الصبح فی الصلاۃ، ج ۱، ص ۲۱۱، رقم الحدیث ۶۱۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.ahnaf.org

عورتوں کا مردوں کی جماعت میں شریک ہونا

سوال [۴۲۵۲] عورتوں کی جماعت کی بندش کی وجہ سے ان کی بڑی تعداد [illegible] شامل ہوتی ہیں، ان میں بعض عورتیں [illegible] بعض عورتیں [illegible] ان کے ساتھ [illegible] عورتوں کا مردوں کی جماعت میں شریک ہونا کیسا ہے؟

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

صورت میں امام کا فاصلہ ۳ ہاتھ سے زیادہ ہو تو اقتداء درست نہیں، اور اگر عورتیں صف بنا کر کھڑی ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟ نیز فلاں مولوی کہتے ہیں کہ عورتوں کی جماعت ہی نہیں ہوتی، امام کے پیچھے صف میں عورت کا کھڑا ہونا مفسد نماز ہے، ان کی اقتداء درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

مستورات کا پردہ فتنہ سے بچنے کی وجہ سے ہے، اور جماعت میں شرکت کے لئے مسجد میں آنے سے یہ پردہ کتنا ہی پورے اہتمام کا ہو کبھی مانع اقتداء نہیں ہے۔

[illegible]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۲/۱/۱۳۸۱ھ۔

عورتوں کے لئے حرم شریف میں نماز پڑھنا افضل ہے یا گھر میں؟

سوال [۱۰۳۰]: ایک مولوی صاحب نے اپنے مقالہ میں فرمایا کہ عورتوں کے لئے مسجد میں پانچوں وقت جماعت کے لئے جانا جائز نہیں ہے، نہ مسجد نبوی اور مسجد حرام میں بھی عورت کے لئے تمام مساجد کی طرح ان دونوں مسجدوں میں بھی جانے کی اجازت نہیں ہے، ان کے لئے نماز گھر پر پڑھنا افضل ہے، وہاں اجوائف کے لئے اور زیارت قبر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے حرم شریف میں اور مسجد نبوی میں احتیاط کے ساتھ جانے

(۱) البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ۱/۶۲۱، ۶۲۹، رشیدیہ۔

(۲) وکذا في حاشیۃ الطحطاوي علی مراقي الفلاح، فصل في بیان الأحق بالإمامۃ، ص: ۳۰۳، قدیمي۔

(۳) مجمع الأنہر، کتاب الصلاۃ، فصل فیما یفسد الصلاۃ، ۱/۱۳۰، مکتبہ غفاریہ کوئٹہ۔

ان اپنی کتب میں ان احادیث کو اپنی اپنی ترتیب کے مطابق پیش کیا ہے۔

۱۔ [illegible] (۱)

۲۔ [illegible] (۲)

۳۔ [illegible] (۳)

۴۔ [illegible] (۴)

۵۔ [illegible] (۵)

۶۔ [illegible] (۶)

www.ahlehaq.org

---

(۱) ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد، رقم الحدیث ۵۶۷، ص ۲۳۴، دار احیاء التراث العربی بیروت۔

(۲) ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد، رقم الحدیث ۵۶۸، ص ۲۳۵، دار احیاء التراث العربی بیروت۔

(۳) ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ذلک، رقم الحدیث ۵۶۹، ص ۲۳۵، دار احیاء التراث العربی بیروت۔

(۴) ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ذلک، رقم الحدیث ۵۷۰، ص ۲۳۵، دار احیاء التراث العربی بیروت۔

الجواب حامداً ومصلیاً

عورت کا اپنے شوہر کی اقتدا میں نماز پڑھنا

الجواب حامداً ومصلیاً

www.ahlehaq.org

(۱) وكذا في الجوهرة النيرة (۲) وكذا في الدر المختار (۳) وكذا في البحر الرائق

باب تسوية الصفوف وترتيبها

(صفوں کی ترتیب اور برابری کا بیان)

مسجد کے درمیں امام کا کھڑا ہونا

مسئلہ (۱۲۰۱): امام مسجد کے درمیان (۱) کے برابر میں دائیں اور بائیں جانب کھڑا ہونا بہتر ہے، اگر بائیں طرف کھڑا ہو تو کوئی حرج نہیں ہوتی، اور مصلحت کے لئے دائیں جانب کھڑا ہونا بھی درست ہے، اس کی یا مقتدیوں کی یا کسی صاحب [2] قرآن یا شیخ یا کسی عالم سے تبرک حاصل کرنے یا دیکھ کر اقتدا کرنے کی وجہ سے، اور اگر امام کے بائیں طرف کھڑا ہونے سے دائیں طرف کی جماعت کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہو تو امام کو دائیں طرف کھڑا ہونا چاہئے۔

الحرب حاداً ومصيباً:

قولہ: رشید یا لیموں آبی ص ۲۹ میں ہے: امام کے دائیں طرف کھڑا ہونا بہتر ہے، اس میں بھی امام کا بائیں طرف کھڑا ہونا جائز ہے [3]۔ منہ

حرر ما جیونؔ عفر لہ الغنی محمد سعید عفی عنہ

---

(۱) آداب المساجد، باب ما یستحب فی المسجد، ص ۱۵۵ [ادارہ]

(۲) فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۹۰، باب ما یتعلق بالصلوٰۃ، فصل فی بیان صفوف الرجال [ادارہ]

[3] وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم. رواه مسلم. وعن أبي مسعود رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح مناكبنا في الصلاة ويقول: استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم. رواه أبو داود. وعن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سووا صفوفكم فإن تسوية الصف من تمام الصلاة. متفق عليه. وعن البراء رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخلل الصف من ناحية من حديث طويل. رواه أبو داود. وعن النعمان بن بشير رضي الله عنهما قال: رأيت الرجل منا يلزق كعبه بكعب صاحبه وركبته بركبة صاحبه. رواه البخاري. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خير صفوف الرجال أولها وشرها آخرها. رواه مسلم. وعن أبي سعيد رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله وملائكته يصلون على الذين يصلون على الصف الأول. رواه أبو داود والنسائي. وعن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف. رواه أبو داود. وعن البراء رضي الله عنه قال: كنا إذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم أحببنا أن نكون عن يمينه يقبل علينا بوجهه. رواه مسلم. وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: ليليني منكم أولو الأحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم. رواه مسلم. وعن أبي مالك الأشعري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لتسون صفوفكم أو ليخالفن الله بين وجوهكم. متفق عليه. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ألا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها؟ قلنا: وكيف تصف الملائكة عند ربها؟ قال: يتمون الصفوف الأول ويتراصون في الصف. رواه مسلم. وعن أبي سعيد رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خير صفوف الرجال المقدم وشرها المؤخر وخير صفوف النساء المؤخر وشرها المقدم. رواه مسلم. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو يعلم الناس ما في النداء والصف الأول ثم لم يجدوا إلا أن يستهموا عليه لاستهموا عليه. متفق عليه. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو يعلم الناس ما في العتمة والصبح لأتوهما ولو حبوا. متفق عليه. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو يعلم الناس ما في الصبح والعشاء لأتوهما ولو حبوا. رواه مسلم

امام کا وسطِ محراب میں کھڑا ہونا

سوال [۱۰۴۱۱] کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ محراب مسجد کے اندر امام کا کھڑا ہونا مکروہ ہے یا نہیں؟ اگر مکروہ ہے تو محراب کے اندر کھڑا ہونے والے کی نماز کا کیا حکم ہے؟ اور اگر محراب مسجد کے وسط میں کھڑا ہو تو کیا حکم ہے؟ اور اگر محراب کے اندر کھڑا ہونا مکروہ نہیں ہے تو کیا وجہ ہے کہ محراب کے اندر کھڑا ہونا مکروہ نہیں ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] امام کا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے، اور محراب کے وسط میں کھڑا ہونا اس سے بھی زیادہ مکروہ ہے، اور محراب کے اندر کھڑا ہونے والے کی نماز کراہت کے ساتھ ادا ہو جاتی ہے، اور محراب کے وسط میں کھڑا ہونے والے کی نماز کراہت کے ساتھ ادا نہیں ہوتی، اور محراب کے اندر کھڑا ہونا اس لئے مکروہ ہے کہ محراب کے اندر کھڑا ہونے سے امام کا جسم مقتدیوں کے جسم سے منفصل نہیں رہتا، اور اتصال مکروہ ہے، اور محراب کے وسط میں کھڑا ہونا اس لئے مکروہ ہے کہ اس سے امام کا جسم مقتدیوں کے جسم سے منفصل ہو جاتا ہے اور انفصال مکروہ ہے، اور محراب کے اندر کھڑا ہونا اس لئے مکروہ نہیں ہے کہ اس سے امام کا جسم مقتدیوں کے جسم سے منفصل رہتا ہے

الباری المعروف فتح الملہم ... علوم اشرفیہ نیو...

ترجمہ: "امام کو محراب کے پاس اتنی جگہ کا ہونا چاہئے جہاں سے اس کے دائیں اور بائیں جانب کا حصہ ہو اور اگر چھوٹی مسجد میں کچھ ستونوں کی وجہ سے فصل آجائے تو اس کی طرف التفات نہیں کیا جائے اور امام کسی بھی وجہ سے اپنی جگہ سے پیچھے نہ ہو اس لئے کہ بعد اور متقدمین نے صفوف کے درمیان میں آنے سے منع میں کوئی فصل نہیں پایا اور یہ قاعدہ ہے کہ ... اس سے کراہت ... ہے اور یہی شوافع حنفیات کے ہاں معمول بہ ہے ... اسی طرح ذکر کیا ہے"۔ (۱)

امام کے قریب اہل علم وفہم کا کھڑا ہونا

سوال [۱۱۰۳]: امام کے پیچھے مقتدیوں کو کس ترتیب سے کھڑا ہونا چاہئے یا کھڑا ہونا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

سب مقتدی امام کے پیچھے ہی کھڑے ہوتے ہیں، البتہ امام کے قریب تو اپنے اوپر کے لوگ کھڑے ہوں، جو امام کو ٹوکنا ہو تو ٹوک دے یا کسی اور اصلاح نماز کی ضرورت پیش آئے تو سہولت سے ہو جائے واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۱/۱۱/۸۸ھ

---

(۱) ... الصحیح ان یقوم الامام وسط الصف، لانہ فی المحاریب ما نقص الا وسط المسجد، وهي فی المسجد لیفید الامام، وهي انما تؤثر جانبه ویکره ان یقوم فی غیر المحراب لا نقص ... الاختیار، کتاب الصلاۃ، مکروہات الصلاۃ (۱/۱۲۲) سعید۔

ویسن للامام ان یقف بازاء الوسط بان وقف فی مسجة الوسط او فی میسرته، فقد اساء بمخالفة السنة، والفتاوی الغالمکیریة، کتاب الصلاۃ، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والمأموم (۱/۸۹) رشیدیہ، وکذا فی ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مصف فی کیفیة قیام الامام فی غیر المحراب (۱/۵۲۸) سعید، وکذا فی نور الایضاح، کتاب الصلاۃ، باب الامامة (۱/۱۰۳) دار الکتب العلمیة بیروت

(۲) عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم =

امام مقتدیوں سے کتنی اونچائی پر کھڑا ہوسکتا ہے؟

سوال [۴۳۱۲]: مسجد کے اندرون حصے کا ہاہر برآمدہ ہے، اس کے بعد صحن ہے، برآمدہ سے صحن تھوڑا نشیب میں ہے، چند بالشت اونچے پختہ فرش مسجد ہے، برآمدہ میں کھڑے ہوکر امام بالشت کرسکتا ہے یا نہیں؟ برآمدہ میں محراب نہیں ہے، صرف دو ستون ہیں، وہ کہتے ہیں، اس کے بیچ میں امام کھڑا ہوسکتا ہے یا نہیں؟ (۲) نیچے درمیان امامت درست ہے یا نہیں؟ امام کتنا اونچے پر ہوسکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اتنی اونچائی امامت و صحت نماز سے مانع نہیں (۲) لہٰذا صورت میں امام کا برآمدہ پر کھڑا ہوکر نماز پڑھانا درست ہے،

- يمسح منكبي في الصلاة ويقول "استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم. ليلني منكم أولو الأحلام والنهى، ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم" (صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصف ۱/۱۸۱، قديمي)

"(والنهى) بضم النون جمع نهية، وهو العقل الذي ينهى عن القبائح، أي ليدن مني أصحاب العقول الكاملة فيتعلموا مني، وهذا يفيد تغليظ وتيقظهم وضبطهم لصلاته لأن حفظ ما عارض مخفوره في الإمامة" (مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب تسوية الصف، الفصل الأول، رقم الحديث ۱۰۸۹، ۳/۵۸، رشيديه)

وكذا في بذل المجهود، كتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف وكراهة التأخر، رقم الحديث ۶۷۵، ۲/۲۰۳، إمداديه ملتان)

وكذا في الفتاوى العالمكيرية، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس في مقام الإمام والمأموم ۱/۸۱، رشيديه)

(۱) [ر] [ر] [ر]

[illegible]

امام کا نماز کے لئے کچھ اونچا کھڑا ہونا

سوال (۱۳۱۲): از [illegible] صاحب ایسا ہونا چاہیے کہ امام کے پیچھے کھڑے ہونے سے مقتدی کی نماز میں کوئی فرق تو نہیں آتا ہے؟ بینوا توجروا۔

- ویکرہ قیام الامام علی مکان یفضل فوق مکان القعود روی حسن عن ابی یوسف قامۃ الرجل ذراعین و کتابۃ نصف ذراع الاسبیجابی الحلوانی

قولہ یکرہ قیام الخ اعتبارا بالمسجد و قیل یعتبر فیہ الاکثر کذا فی الشرح [illegible] الطحطاوی علی مراقی الفلاح، فصل فی السکروہات، ص ۳۶۱، قدیمی)

و [illegible] ویکرہ قیدہ لانہ یکرہ فی المسجد فی الصحراء کذلک و قیل یعتبر فیہ الاکثر کذا فی الشرح [illegible] الطحطاوی علی مراقی الفلاح، فصل فی السکروہات، ص ۳۶۱، قدیمی)

قولہ الاکثر الخ علی الفرد [illegible] لانہ فی الجمعۃ لکثرۃ داخل الکتاب لانہم یحتشون فیصیر مکان واحد و لکثرتہم مکروہ [illegible] مراقی الفلاح مع حاشیہ الطحطاوی فصل فی السکروہات ص ۳۶۱، قدیمی)

و کذا فی البحر الرائق کتاب الصلاۃ باب مایفسد الصلاۃ و مایکرہ فیہا ۲: ۶۷، سعید)

و کذا فی البحر الرائق کتاب الصلاۃ باب مایفسد الصلاۃ و مایکرہ فیہا ۲: ۶۷، سعید)

[illegible] عن محمد المصیص عن محمد قال سمعنا جابر غیر من الامراء فی مسجد فرأینا الناس فتنحینا من المسار حتی علیہ فجلسنا قال انس من مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنا نصلی ھذا عن عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد کثروا و ھو اھل العلم ان یتصف بین السواری [illegible] وقد حتی یوم من اھل الصفوۃ فی ذلک [illegible] سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی کراھیۃ الصف بین السواری ۱: ۵۳، سعید)

اکثرہ ان یقوموا بین السواری لو فی زاویۃ لو فی ناحیۃ المسجد و بقی مبارنا لامہ خلاف عمل لامۃ قال علیہ الصلاۃ و السلام [illegible] الامۃ وسدوا الخلل [illegible] الطحطاوی، کتاب الصلاۃ باب الامامۃ ۱: ۲۶۹، سعید)

کھڑا رہتے ہیں، تو نماز ہوتی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ایک ہاتھ سے کم اونچا ہو یا نیچا ہو تو کراہت ہے، مفسد نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ امام مقتدی سب اپنے اپنے مقام پر برابر کھڑے ہوں۔ فقط (۱)۔

امام کے پیچھے کیسا آدمی کھڑا ہو؟

سوال [۴۳۰۲] امام صاحب سے دریافت کیا ہے کہ آپ کے پیچھے پہلی صف میں ایسا شخص جو امامت کے قابل ہو، وقت آنے پر آسانی سے امامت کر سکے امام صاحب کا کہنا ہے کہ میرے پیچھے والی صف میں ان پڑھ جاہل کوئی بھی کھڑا ہو سکتا ہے، کوئی دینی مسئلہ نہیں ہے اور یہ اونچ نیچ کس صورت میں ہوتا ہے، شرعی حکم سے مطلع کیجئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

حدیث پاک میں موجود ہے کہ حضرت نبی دو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عقل والے میرے قریب نماز میں (صف اول میں) کھڑے ہوا کریں (۲)۔ جہال پڑھے سب کے ساتھ کوئی دین

---

(۱) وانظر المراد الإمام عن الذكان للنهي وقدر الارتفاع ونزاع ولا بأس بما دونه وقيل ينبغي ألا يزيد على الأربعة ذكره الكمال وغيره

وقوله سابقي: وهو ما أخرجه الحاكم أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نهى أن يقود الأعمى فوق وبقي الثالث متفقة: وعدلوه بأنه ليس بأهل الكتاب. فانهم يتعلمون لأنفسهم لا غيرهم وكانا قوله وقيل الخ: هو ظاهر الرواية كما في البدائع وفي البحر والحاصل أن التصحيح قد اختلف والأولى العمل بظاهر الرواية وإطلاق التحنيث أفاده وكذا رجحه في الحلية" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، مكروهات الصلاة، ۲/۴۲۲، سعيد)

وكذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ۲/۳۱۲، رشيدية)

وكذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، فصل في المكروهات، ص ۲۰۲، قديمي)

(۲) عن ابن مسعود الأنصاري، قال: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يمسح مناكبنا في الصلاة، ويقول "استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم. (النسائي، مكروهات الصلاة، باب النهي عن أن يقوم الرجل خلف الصف وحده، ۱/۱۱۹، قديمي)

www.ahlehaq.org

ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی ہدایت دی گئی ہے کہ جو بات ایک کو بتلائی جائے وہ سب کو بتلائی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

احقر محمود عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۲/ ۱۲۰۰ھ۔

صف اول میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا

سوال [۱۰۲۱]: نماز میں ایک شخص نے ناظرہ پڑھی، پہلی صف میں ایک آدمی کی جگہ خالی تھی اور دوسری صف میں کھڑا ہوگیا، جب اس سے وجہ دریافت کی گئی تو اس نے جواب دیا کہ میں دوسری صف میں اس لئے کھڑا ہوا کہ اس دوسری صف میں صرف ایک آدمی تھا، وہ ایک آدمی کو صف میں کھڑا نہیں ہونا چاہیے، اس وجہ سے میں ان کے ساتھ دوسری صف میں کھڑا ہوگیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ پہلی صف میں جگہ خالی ہے ایک آدمی کی، دوسری صف میں ایک آدمی کھڑا ہے تو ایسے صورت میں امام کے لئے دعا کرنے کے یا دوسری صف میں کھڑے ہونے والے کے لئے نماز کا کیا حکم ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

پہلی پہلی شخص نے جو صف اول میں جگہ خالی رہتے ہوئے دوسری صف میں نماز پڑھی (۲) پھر دوسرا

---

(۱) یلونھم، ثم الذین یلونھم. (صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف ۱/ ۱۸۱، قدیمی)
وسنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب من یستحب ان یلی الامام فی الصف وکراھۃ التاخر ۱/ ۱۰۰، حقانیہ لاھور)

(۱) عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظھر خمسا فقیل لہ أزید فی الصلاۃ؟ فقال وما ذاک؟ قالوا صلیت خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح" (جامع الترمذی، ابواب السھو، باب ماجاء فی من یشک فی الزیادۃ والنقصان ۱/ ۵۰، سعید)
(وصحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا صلی خمسا ۱/ ۱۰۳، قدیمی)
(وصحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب السھو فی الصلاۃ والسجود لہ ۱/ ۲۱۰، قدیمی)

(۲) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما، ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال "اجیبوا المکفوف، وخاتروا بین الناقۃ وسدر "المحلل" ولیئم مایدی احوالکم، ثم قال عیسی بایدی احوالکم ولا تدعوا فرجات للشیطان، ومن وصل صفا وصلہ اللہ، ومن قطع صفا قطعہ اللہ" (سنن ابی داود، کتاب -

[illegible] اس کے بعد اس آیت سے کفار کو [illegible] اس سے تنبیہ کرنا کہ [illegible] جائے تو اس کی ہدایت ختم نہیں ہوتی، اس پر مسلمان نہیں کہا جاسکتا، [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۳/۱۰/۹۱ھ۔

الجواب صحیح: محمد نظام الدین، دارالعلوم دیوبند، ۱۴/۱۰/۹۱ھ۔

ایک نمازی کو صف اول سے پیچھے کھینچنے کی صورت میں خالی جگہ کا پُر کرنا

سوال (۱۰۲۱۱): زید نے اپنے گھر میں پہونچ کر [illegible] پیچھے کھینچ لیا، جس کی وجہ سے پہلی صف میں ایک نمازی کی جگہ خالی ہوگئی، اس پر بکر نے پہلی صف میں سے ایک نمازی کو پیچھے کھینچ لیا، اب جو پہلی صف میں خالی جگہ ہوئی اس کو کس طرح پُر کیا جائے؟ "یا اس طرح خالی رکھی جائے یا اور کوئی صورت ہے؟"

الجواب حامداً ومصلیاً

اس کے [illegible] پہلی صف [illegible] زید کو [illegible] بکر کو [illegible] پیچھے [illegible] (۱)، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

---

(۱) الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف [illegible] رحمانیہ لاہور)

"ولو صلی علی باب المسجد [illegible] فی صحبۃ بکرۃ، کلف به فی صف خلف صف فی فرجۃ" (قوله کلف به فی صف الخ) هل الکراهة له تنزیهیة أو تحریمیة ویرشد إلی الثانی، قوله علیه الصلاة والسلام: "ومن قطعه قطعه الله" (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی الکلام علی الصف الأول، ۱/۵۶۰، سعید)

وکذا فی حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱/۲۴۱، دار المعرفة بیروت)

(۱) عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما، قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: "تسووا الصفوف، وحاذوا بین المناکب، وسدوا الخلل، ولینوا بأیدی إخوانکم، ولا تدعوا فرجات للشیطان، ومن وصل صفا وصله الله، ومن قطع صفا قطعه الله" (مشکاة المصابیح، کتاب الصلاة، باب تسویة الصف، الفصل الثالث، ص ۹۸، قدیمی)

"ویسن تقدم الأقرب إلی الصلاة إن تفاوتوا فی القرب، وتسدید الخلل، وتحسین ما کلفهم فی

جگہ کی تنگی کی وجہ سے صف میں کھڑے نمازیوں کو حرکت دے کر جگہ بنانے کا حکم

سوال [۴۲۱۱]: [illegible] نے پہلے پانچ وقت کی نماز پڑھی ہے اور پہلی صف میں کھڑے ہوئے تھے، جمعہ کی نماز کے لئے

ایک نابالغ بچہ کس صف میں کھڑا ہو

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

www.ahlehaq.org

فصل في الفصل بين الإمام والمقتدي والاتصال بين الصفوف

(امام اور مقتدی کے درمیان فاصلہ اور اتصال صفوف کا بیان)

امام اور مقتدی کے درمیان پردے کے حائل ہونے کی صورت میں اقتداء کا حکم

سوال [۱۰۳۱]: [illegible] جاتے ہیں اور [illegible] ہے اور [illegible] ہے [illegible] ہے؟

الجواب حامداً ومصلياً:

[illegible]

امام کے پیچھے ملائکہ کے لئے صف چھوڑنا

سوال [۱۰۳۲]: [illegible]

[illegible]

وكذا في الصاوي لمختصر خليل كتاب الصلاة باب الإمامة [illegible]

وكذا في الهداية كتاب الصلاة باب الإمامة [illegible]

اس کے داخل ہوتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

امام کے پیچھے جو شخص صف چھوڑ کر تنہا کھڑا ہوتا ہے اس کی نماز صحیح نہیں، حدیث وفقہ کی کتابوں میں صف چھوڑ کر تنہا کھڑے ہونے کی ممانعت آئی ہے(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

---

(۱) بعد کی حدیث میں اتصال صفوف کے بارے میں ہدایت فرمائی ہے۔

"عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا، وحاذوا بالأعناق فوالذي نفسي بيده إني لأرى الشيطان يدخل من خلل الصف كأنها الحذف" (سنن أبي داود، كتاب الصلاۃ، باب تسوية الصفوف ۱/ ۹۱، رحمانیہ)

"(وقاربوا بینہا) أي من التصفوف، بحيث لايسع بين صفين صف آخر، (فإن تقارب الصاحبي مما يعاضد إرادتهما، ولا يسع الشيطان أن يجري بينهما، والمقاصد أن محله حيث لاعذر كحر، أو برد شديد" (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصف، الفصل الثانی ۳/ ۱۵، رشیدیہ)

"(وقاربوا بینہا) أي بين الصفوف، أي لاتفصلوا بين الصفوف فصلاً كثيراً، (وقد صرح الحنفية بشرطية اتحاد المكان لجواز الصلاۃ ... حتى لو كان بينهما طريق عادة يمر فيه الناس، أو نهر عظيم لا يصح الاقتداء، واعتله بأنه روي عن عمر رضي اللہ تعالیٰ عنہ موقوفاً ومرفوعاً أنه قال من كان بينه وبين الإمام نهر، أو طريق، أو حنت من المسجد فلا صلاۃ له" (عدن المسجد، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف ۱/ ۳۲۱، إمدادیہ)

(ومشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف، الفصل الثانی، ص ۹۹، قدیمی)

باب المسبوق واللاحق والمدرک

(مسبوق، لاحق اور مدرک کا بیان)

مسبوق کا امام کے ساتھ سلام پھیرنا

سوال [۱۰۳۲] مسبوق اپنے [illegible] امام کے ساتھ سلام پھیرتا ہے یا اپنی نماز [illegible] کے بعد؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مسبوق [illegible] امام کے ساتھ سلام پھیرتا ہے [illegible] امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز [illegible] مسبوق [illegible] امام کے ساتھ سلام پھیرتا ہے [illegible]

سجدہ سہو کے بعد امام کے ساتھ شریک ہونا

سوال [۱۰۳۳] [illegible] امام کے ساتھ شریک ہوا [illegible] امام کے ساتھ شریک ہوا [illegible] امام کے ساتھ شریک ہوا [illegible]

[illegible] مسبوق [illegible] فیہ [illegible] مسبوق [illegible] یسجد [illegible] لا فی [illegible] مسبوق [illegible] صحیح [illegible] مسبوق [illegible] الامام [illegible] صحیح [illegible] ۲ [illegible]

[illegible] فی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] ۱۲ ۔ ۱۵ ۔ ۱۴۰۰ھ

مسبوق لاحق کی نماز

سوال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible]

---

(۱) [illegible] (۲) [illegible]

(فروع) [illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible]

وكذا في حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ص: ۲۵۱، قديمي)

(۳) واللاحق هو من دخل بعد رفع الإمام رأسه من الركوع أو بعضها، وأدرك معه الركعة أو سجدة السهو.

مدرک کا پانچ رکعت پڑھنا

سوال [۴۲۱۰]: مدرک جس نے امام کے ساتھ اول تا آخر نماز اقتدا کی ہو، وہ بھی بھولے سے پانچ رکعت پڑھ لیتا ہے، اس نے سلام پھیرنے کے بعد یاد کر لیا، وہ ایک رکعت پڑھ لیتا ہے، پھر اس کو سجدۂ سہو کرنا چاہیے یا نہیں؟ امام کے خلاف پر رکعت پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اور جس شخص کی نماز فاسد ہو گئی ہو، اب کہ امام سلام پھیر چکا ہے، وہ امام کو متنبہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس کو نماز فاسد ہو گئی، اس لئے کہ پانچ رکعت پڑھنے سے اس کی ایک رکعت زیادہ پڑھنے میں خلل آ گیا ہے، جو مفسد ہے (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند۔

الجواب درست ہے۔ حبیب الرحمٰن عفی عنہ، دار العلوم دیوبند، ۲۶/۹/۸۹ھ۔

مقتدی کا بغیر تسبیح پڑھے رکوع میں شرکت سے رکعت کا حکم

سوال [۴۲۱۱]: ایک نماز میں اس وقت شریک ہوا جب امام رکوع میں تھا، تو رکوع میں امام

---

(۱) وكان مفسدا صلى مسافر، وحكمه كمؤتم خفف ٥/٥ بأني فيما يقضي نفرا ولا سهو الخ.

وحاشيه الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، باب الإمامة، فصل فيما يفعله المنفرد بعد فراغ إمامه من واجب وغيره ص ٣١٩، (ديوبند)

(۱) وإن صلى الظهر خمسا وقعد في الرابعة قدر التشهد أو لم يقعد فيها وقعد في الخامسة بالسجدة أتم الخامسة وعاد إلى القعدة وسلم كذا في المحيط وسجد للسهو. (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الفصل السابع في سجود السهو وما يشبه ذلك ١/١٢٩، زكريا)

وكذا في المحيط البرهاني، كتاب الصلاة، الفصل السابع في عشر في سجود السهو ٢/٢٣، المكتبة الغفارية.

وكذا في الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو ٢/٥٢٥، زكريا.

نے ساتھ شرکت تو ہوئی مگر بہت سی رکعتیں تک کہ رکوع کی تسبیح ایک مرتبہ بھی نہیں پڑھی امام نے سلام پھیر دیا تو

امت مل گئی کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مقتدی کو یہ رکعت مل گئی (۱) واللہ تعالیٰ اعلم

(۱) وروی ابو یوسف عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ان المسبوق مدرک ما لم یرفع الامام رأسہ من الرکوع وھو قول ابی یوسف ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ وبہ یفتی کذا فی الظہیریۃ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی ادراک الفریضۃ، ۱/۷۲، زکریا دیوبند)

تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلے جانے سے رکعت کا حکم

سوال (۱۰۳۲۶): زید کسی کام سے جامع مسجد میں آیا اور امام رکوع میں تھا زید نے تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا گیا اور امام نے رکوع میں پایا یا نہیں پایا یا شک ہے کہ پایا یا نہیں پایا تو اس کی نماز ہوئی یا نہیں؟ بلکہ آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ زید کو امام سے کتنی رکعتیں ملیں؟ اور کتنی رکعتیں پڑھنا باقی ہیں؟ اور اگر زید کو شک ہو کہ امام رکوع میں ہے یا نہیں تو زید کی رکعت ہوئی یا نہیں؟ اور زید کو امام کی رکعت کا حکم دیا جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب تکبیر تحریمہ کہہ کر زید نے رکوع میں شرکت کی نیت سے شروع کر دیا اور امام رکوع سے اٹھ گیا تو زید کی رکعت نہیں ہوئی (۱) اور اس کو امام کے ساتھ رکعت کا حکم نہیں دیا جائے گا (۲) اور زید کو امام سے جو رکعتیں ملنی ہیں ان کا حکم نہیں دیا جائے گا (۳) واللہ تعالیٰ اعلم

(۱) والحاصل انہ اذا وصل الی حد الرکوع قبل ان یرفع الامام رأسہ من الرکوع فقد ادرک الرکعۃ وان لم یعتد بہا (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، باب ادراک الفریضۃ، ص ۳۲۵، قدیمی)

ذکر الشرنبلالی فی صلاتہ ان ادرک الامام فی الرکوع فکبر قائما ثم شرع الامام فی الرفع، الاصح ان یعتد بہذہ التکبیرۃ وحسب المسبوق کما قبل ان یستقیم قائما وان قل (الفتاوی العالمگیریۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی ادراک الفریضۃ، ۱/۷۲، زکریا دیوبند)

وکذا فی البحر الرائق، باب ادراک الفریضۃ، ۲/۱۳۹، رشیدیہ)

(۲) "ادرک الامام فی الرکوع فکبر قائما ثم شرع فی الانحطاط (شرع الامام فی الرفع، الاصح ان یعتد بہذہ التکبیرۃ وحسب المسبوق کما قبل ان یستقیم قائما وان قل، ھکذا فی معراج الدرایۃ (الفتاوی العالمگیریۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی ادراک الفریضۃ، ۱/۷۲، زکریا دیوبند)

رکوع میں کتنی مرتبہ تسبیح پڑھنے سے مدرک رکوع شمار ہوگا؟

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

باب الحدث في الصلاة

(نماز میں حدث لاحق ہونے کا بیان)

نماز میں امام کو حدث لاحق ہونا

سوال [۴۳۲۸]: امام کا حالت رکوع میں وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟ اور اسی طرح سجدہ اور قعدہ اخیرہ میں فوت ہو جائے تو کیا کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

امام کو چاہئے کہ اپنے قریب سے کسی متقی کو جو کہ نماز پوری پڑھ سکے اپنی جگہ آگے بڑھا دے، وہ بحیثیت خلیفہ اس رکوع یا سجدہ یا قعدہ کو ادا کرے اور جب نماز ختم تک پہونچا جائے تو امام وضو کرے اور آکر اتنی دیر میں جتنی نماز خلیفہ نے پڑھی ہو پہلے اس کو پڑھے اور اس میں قرأت نہ کرے، پھر خلیفہ کی نماز میں شریک ہو جائے (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹/۱۰/۵۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین، دارالعلوم دیوبند۔

---

(۱) من سبقه حدث في الصلاة فتوضأ وبنى والاستئناف افضل، وإن كان إمامًا حوّل إلى مكانه فإذا توضأ عاد وأتم في مكانه حتمًا إن كان لم يطل وإلا فيخير محير بين العود وبين الإتمام حيث نوى كالمنفرد (قبل أن يتوضأ) الإمام (عاد وأتم في مكانه حتمًا إن كان إمامه أي: الذي استخلفه فإنه إمام له، وللمأموم أن يتقدم) على الصلاة، وكذا المقتدي إذا سبقه حدث حتى لو صلى في مكان آخر لم يصح اقتداؤه فسدت صلاته، لأن الاقتداء واجب عليه، وقد بنى في موضع لا يصح اقتداؤه فيه، ولا يخفى انفراده، لأن الانفراد في موضع الاقتداء مفسد، وفي شرح الطحطاوي يتدخل أولاً فيقضي ما سبقه الإمام بعد فراغه، لأنه لاحق، ثم يقضي آخر صلاته. (مجمع الأنهر مع ملتقى الأبحر، كتاب الصلاة، باب –

امام پر غشی کی صورت میں بناء و استخلاف کا حکم

سوال [۴۲۹۹]: امام کو غشی آئی، آپ چند منٹ تک رہے کہ کون خلیفہ بنے اور بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے وقت گزرنے پر ایک شخص خلیفہ ہو گیا، تو کیا اس زمانہ تردد کی وجہ سے وجوب اعادہ ہوگا یا نہیں؟ اور وجوب اعادہ ہوگا تو کیوں؟ اور وجوب اعادہ ہوگا یا تو وہ وضو کر کے دوسرے امام یعنی خلیفہ کی اقتداء کر سکتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح وہ امام جس کو حدث ہوا ہو تو کتنی دیر وضو کے لئے جا سکتا ہے اور کیسے جائے؟ پیچھے پاؤں جائے گا تو اوقاف حدث عن القہقہہ نہ ہو یا منحرف ہو کر اور صورت ہو تو میں بناء کر سکتا ہے یا نہیں؟ کیا اوقاف حدث عن القہقہہ مفسدات صلوٰۃ سے ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس صورت میں امام کو بناء کرنا درست نہیں، بلکہ استخلاف بھی درست نہیں۔

"يشترط أن يستخلف الخليفة لحدث طرأ عليه شرطاً كون الحدث مما يمنع البناء، غير موجب نقض، ولا يفوت جمعة أو وقت". (درمختار)

"قال العلامة الشامي: أو مما يمكن الاحتراز عنه كالاستخلاف مسروق يكون الحدث عمر مانع لفقده ذكر الشارح شروطاً لكن في الخليفة بناء على الخليفة على صلاة الإمام قولاً واحداً لتغير وجود حرج بحق الخليفة إلا إذا علم أنه لا يدرك الجماعة". (رد المحتار، ص: ۶۰۳، باب الاستخلاف)

= الحدث في الصلاة (۱۱، ۱۷۰، ۱۷۲، مكتبه عثمانيه كوئٹه)

"ومن سبقه الحدث في الصلاة انصرف، فإن كان إمامه استخلف وتوضأ وبنى والمنفرد إن شاء استخلف وإن شاء ذهب إلى مكانه والمقتدي يعود إلى مكانه إلا أن يكون إمامه قد فرغ أو لا يكون بينهما حائل". (الهداية، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة، ۱: ۱۲۸، ۱۲۹، مكتبه شركت علميه ملتان)

(وكذا في اللباب في شرح الكتاب، كتاب الصلاة، صلاة الجماعة، حكم من سبقه الحدث، ۱: ۹۲، قديمي)

(۱) الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ۲: ۵۹۹، سعيد)

(وكذا في حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ۲: ۲۵۵، دار المعرفة بيروت)

www.ahlehaq.org

باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها

الفصل الأول فيما يفسد الصلاة

(مفسدات نماز کا بیان)

امام کے دائیں سلام پھیرنے کے بعد اقتدی کا کھڑے ہو کر سلام پھیرنا

[illegible]

الجواب حامداً ومصلياً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسری رکعت پڑھ کر قیام کرنے کے بعد پھر قعدہ کی طرف آنے کا حکم

سوال [۱۲۲۱]: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام صاحب نے قعدہ اولیٰ نہیں کیا بالکل کھڑا ہو گیا اور چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو مقتدی کو کیا کرنا چاہئے؟ بیٹھا رہے یا کھڑا ہو جائے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

۱؎ فی الدر المختار: ولو قام إلى الخامسة عاد ما لم يسجد وإن سجد لا، وإن قعد فيها تمت نفلا. اهـ. وفي الطحطاوي: أي ما لم يقيد الخامسة بسجدة. اهـ. قادري

وكذا في البحر الرائق. كتاب الصلاة. باب الوتر والنوافل. ص ۶۵ ۔ قادري

۲؎ الدر المختار. كتاب الصلاة. باب سجود السهو. ص ۸۱. قادري

۳؎ البحر الرائق. كتاب الصلاة. باب سجود السهو. ص ۳۹. قادري

۴؎ كنز الدقائق. باب سجود السهو. ص ۳۹. قادري

۵؎ مختصر القدوري. باب السهو. ص ۲۹. قادري

۶؎ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح. كتاب الصلاة. باب سجود السهو. ص ۲۵۷. قادري

عبارت منقولہ سے معلوم ہوا کہ مذکورہ قول راجح ہے۔ حق ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۰/۳/۱۴۰۱ھ۔

احتلام کی حالت میں دو روز تک نماز پڑھنے کی صورت میں مقتدیوں کو خبر کرنا

سوال [۱۰۳۳۱]: امام کو رات میں احتلام ہوگیا اور خبر نہ ہوئی، دو دن تک اسی حالت میں نماز پڑھاتا رہا، بعد میں اطلاع ہوئی، تو اب دو دن کی نماز کا اعادہ کرے یا نہیں؟ اور مقتدیوں کو اعادہ کی اطلاع دے یا نہیں؟ کیونکہ اطلاع کرنے میں امامت پر سے اعتبار اٹھ جاتا ہے، امام محتاط آدمی ہے، اس طرح کسی نے ناپاک کپڑا اتار کر نماز پڑھی اور بعد میں اطلاع ہوئی تو پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ کرے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر اس کو یقین ہے کہ دو روز پہلے احتلام ہوا تھا (مثلاً اسی طرح کا جس کا ذکر ہے) تو اس پر فائض ہے دو روز سے سوتے وقت استنجا نہیں کیا) تو دو روز کی نمازوں کا اعادہ لازم ہوگا [۱]، اس کے علاوہ واجب ہے کہ اب

- "(وإن) (عن القعود الأول من الفرض تذكره عاد إليه مالم يستقم قائما وإلا) أي: وإن استقام قائما (لا يعود لاشتغاله بفرض القيام ويسجد للسهو لتركه الواجب (ولو عاد إلى القعود) بعد ذلك (تفسد صلاته) لوقوفه لغيا بفرض، وصححه الزيلعي وقيل لا؛ تفسد لكنه يكون مسيئا، ويسجد لتأخير الواجب (وهو الأشبه) كما حققه الكمال، وهو الحق" بحر

(قوله كما حققه الكمال) أي: بما حاصله أن ذلك وإن كان لا يحل لكنه بالصحة لا بحل، لما عرف في البحر أيضا الخ" رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو ۲/ ۸۳، ۹۳، سعيد)

وكذا في فتح القدير، كتاب الصلاة، باب سجود السهو ۱/ ۵۰۹، مصطفى البابي الحلبي مصر)

(۱) "ولو تيقنا من شهر وصلى أياما، ثم وجد فيها قارورة قد علم وقت وقوعها؛ أعاد الصلاة من ذلك الوقت، لأنه تبين أنه توضأ بماء نجس" (بدائع الصنائع، كتاب الطهارة، فصل في بيان المقدار الذي يشير به المحدث نجسا ۱/ ۲۲۰، دار الكتب العلمية بيروت)

"(إذا علم وقت الوقوع حكم بالنجس من وقته لا قبل يوم وليلة الخ" (ملتقى الابحر، كتاب الطهارة، فصل ۱/ ۵۳، مكتبه غفاريه كوئٹه)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بھول کر بلا وضو نماز پڑھانا

سنہ ۱۳۳۲ھ میں [illegible] نے [illegible] کی نماز پڑھائی۔ [illegible] نے [illegible] کی نماز پڑھائی۔ [illegible] نے [illegible] کی نماز پڑھائی۔

مجاز اتھ کی ایک صورت کا حکم

۔۔۔ (۱۳۲۲ھ) ۔۔۔ پچھ ۔۔۔ سے ۔۔۔ کے پیچھے ۔۔۔

۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔

۲ ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔

۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔

۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔

۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔

۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔

۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔

۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ہے ۔۔۔

[illegible] (۱)

[illegible] ۹۲ ۔

نماز شروع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ وضو نہیں تھا، تو کیا حکم ہے؟

سوال [۱۰۳۲۳] ایک آدمی نے آپ کو یہ مسئلہ بتایا کہ جس نے نماز پڑھنا شروع کی اور بعد میں یاد آیا کہ وضو نہیں تھا تو اس نے نماز پڑھی ہے، اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر واقعی نماز پڑھنے کے بعد وضو نہ ہونا یاد آیا ہے (۲) اور جب یاد آیا ہے اس وقت تک [illegible] (۱) [illegible] نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہے [illegible] نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واحکم

کتبہ العبد محمد سرفراز عفی عنہ

۲۷ ۔ ۱۱ ۔ ۱۴۰۲ھ

(۱) قال الحصکفی: ومن صلی بثوب نجس او بقرب منہ او بمکان نجس ناسیا او جاہلا ثم علم فی الصحیح فی الصحیح فعلیہ الاعادۃ فی الصحیح۔ الدر المختار مع رد المحتار ۱ ۔ ۶۵۷ (دار المعرفۃ بیروت)

وقال ابن عابدین: وفی الخانیۃ: وعن ابی یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ انہ یعید فی الصحراء ولا یعید فی المصر۔ وفی المنیۃ: وان علم فی اثناء الصلاۃ انہ صلی بغیر وضوء فعلیہ ان یقطع ویتوضأ ویبنی علی صلاتہ۔ رد المحتار ۱ ۔ ۶۵۷ (دار المعرفۃ بیروت)

وقال ایضاً: قولہ وعن ابی یوسف الخ، کذا فی الخانیۃ وعزاہ فی البحر الی المحیط والمعراج والخلیۃ والمجتبیٰ، وفی الحلبی عن المحیط والمعراج والمجتبیٰ والخلیۃ والمنیۃ۔ رد المحتار ۱ ۔ ۶۵۷ (دار المعرفۃ بیروت)

(۲) قال الحصکفی: ومن صلی بثوب نجس او بقرب منہ او بمکان نجس ناسیا او جاہلا ثم علم فی الصحیح فی الصحیح فعلیہ الاعادۃ فی الصحیح۔ الدر المختار مع رد المحتار ۱ ۔ ۶۵۷ (دار المعرفۃ بیروت)

وقال ایضاً: قولہ وعن ابی یوسف الخ، کذا فی الخانیۃ وعزاہ فی البحر الی المحیط والمعراج والخلیۃ والمجتبیٰ، وفی الحلبی عن المحیط والمعراج والمجتبیٰ والخلیۃ والمنیۃ۔ رد المحتار ۱ ۔ ۶۵۷ (دار المعرفۃ بیروت)

(۱) [illegible] کذلک فی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ ۱ ۔ ۴۵۷ (سعید)

(۲) کذا فی البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ ۱ ۔ ۳۲۰ (سعید)

(۳) کذا فی المحیط البرہانی، کتاب الصلاۃ، شرائط الصلاۃ، ص ۱۴۰ (سہیل اکیڈمی لاہور)

www.ahlehaq.org

مسئلہ کا اہم پہلو حفاظ علامت رفع ہے یا نہیں؟

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

[illegible] ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اعادہ کرنا واجب ہوگا، اور اگر ایسا وقت نماز کے بعد ایک ہی دفعہ ہوا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوتی ہے، ہاں بعد میں پاخانہ کے راستہ سے کچھ نجاست نکلی ہے تو ناقض وضو ہے (۳) اور وضو کرنا لازم ہے۔

(۱) وفی الدر المختار: (ولو سال من انفه او اذنه او ثديه او ظفره نجس ان تجاوز ولم يرق على المعتاد وطهر ان رقى وان لم يجاوز لا) ۱: ۳۱۵ ط سعيد

(۲) وفی الدر المختار: (ولو سال من انفه او اذنه او ثديه او ظفره نجس ان تجاوز ولم يرق على المعتاد وطهر ان رقى وان لم يجاوز لا) ۱: ۳۱۵ ط سعيد

اگر بچہ کا دھواں ناک میں جائے تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

سوال (۱۴۳۳): اگر کوئی شخص شدید (مخت) جاڑے کے زمانہ میں نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص دوسرا کوئی بچہ یا بچی مضمون نماز کی ناک میں کوئی تمباکو کا دھواں چھوڑ دے تو اس سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ اور اس صورت میں اعادہ کی کیا صورت پیدا ہوتی ہے۔

---

(۱) وشاحب عطف على مسلسل يعني لا يشكه فساد بكاء او مصطاحي بلغم او علاك ريح، او سبحه صفاء او بعيد رعاف او قيء او قلس او غلب وتذكر كل طاهر ح يعني، ولو من اذن وقدي، وصرح ان استوعب عدم انسداد وقت صلاة مفروضة بين لابتدء في جميع وقتها وان لم يتوال، ويقضي فيه صلاة في الحدث، ولو حكما، لان الانسداد مستحب ساعة بعد ساعة، فهذا عذر انقطاع الحدث الى حق الخلف كقيام وجوده في حق من اوجد. (الدر المختار، باب الحدث، مطلب في احكام المعذور، ۱: ۳۰۵، سعيد)

والمستوعب من لا يمضي عليه وقت صلاة لا يؤدي فيه بوجه ما. (حلبي الاصغر على مجمع الانهر، كتاب الطهارة، باب الحدث، فصل، ۱: ۹۵، مكتبه عثمان كوئته)

وكذا في الفتاوى العالمكيرية، الفصل الرابع في احكام الحدث والنفاس والاستحاضة، وما يتصل بذلك، احكام المعذور، ۱: ۱۰۱، رشيديه)

(۲) او حكمه لوجود الكل فرض، ثم شبلي ما ذكره فرعا بعلة قاصر على الواجب بالاولى. فاذا خرج لوقت بغل او غلبه حدثه دائما. (الدر المختار، باب الحدث، مطلب في احكام المعذور، ۱: ۳۰۵، ۳۰۶، سعيد)

"المستحاضة ومن به سلس بول او استطلاق بطن او انفلات ريح او رعاف دائم، وكل خارج نجس نجسوا الوقت كل صلاته، ويتضيء بعد الوقت ما شاء، ولو فرضا وبغل ويبطل بخروجه فقط" (حلبي الاصغر على مجمع الانهر، كتاب الطهارة، باب الحدث، فصل، ۱: ۹۶، مكتبه عثمانيه كوئته)

وكذا في مراقي الفلاح، باب الحدث والنفاس والاستحاضة، ص ۱۲۹، قديمي)

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند

عمل کثیر کی تعریف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible] (۷) [illegible] (۸) [illegible] (۹) [illegible] (۱۰) [illegible] (۱۱) [illegible] (۱۲) [illegible] (۱۳) [illegible] (۱۴) [illegible] (۱۵) [illegible] (۱۶) [illegible] (۱۷) [illegible] (۱۸) [illegible] (۱۹) [illegible] (۲۰) [illegible]

نماز میں ڈاڑھی کو ہاتھ سے ہلاتے رہنا

سوال [۴۳۳۱]: کوئی نمازی نماز پڑھتے وقت اپنی ڈاڑھی کو آگے پیچھے ہاتھ سے ہلاتے رہے، خارش کھجلی کے لئے اور فرض وقات نماز کے درمیان ایسی حرکتیں ہوں کہ یہ نماز کی حالت میں نہیں اور کھڑا ہونا، رکوع سجدے کرنا درست ہوتا ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ امور خشوع وخضوع کے خلاف ہیں، اگر ایسے وقت میں کوئی ہاتھ ڈاڑھی کو آگے پیچھے ہلاتا رہے تو نماز فاسد ہوجائے گی، اور یاد رہے کہ ہر عمل جو کہ منافی صلوۃ ہے(۱) اسی طرح کوئی بے کام کرتا رہے مثلاً

= لما اختار بعض العامة كما في الخلاصة والخانية ان كل عمل لا يشك الناظر انه ليس في الصلاة فهو كثير، وكل عمل يشك الناظر انه منها في الصلاة فهو قليل. قال في البدائع: وهذا أصح وبه اخذ الفقيه ابو جعفر والحلواني. وقال في المحيط: انه الاحسن وقال الصدر الشهيد انه الصواب" (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ۲: ۲۲، رشيديه)

وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة ومايكره فيها، النوع الثاني في الافعال المفسدة للصلاة، ۱: ۱۰۳، ۱۰۲، رشيديه)

وكذا في الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ۱: ۶۲۴، سعيد)

(۱) "وبفسدها كل عمل كثير ليس من اعمالها ولا لاصلاحها، وفعله اقوال خمسة بالواو: وقد تقوال خمسة: الثالث الحركات الثلاث المتوالية كثيرة وان قلت" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ۱: ۶۲۵، ۶۲۴، سعيد)

"وان حك ثلاثا في وكل واحد منها ثلاث مرات، هذا اذا رفع يده في كل مرة، اما اذا لم يرفع في كل مرة فلا تفسد لانه حك واحد" (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ۲: ۲۰، رشيديه)

وكذا في حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ۱: ۲۴۵، دار المعرفة بيروت)

وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة ومايكره فيها، النوع الثاني في الافعال المفسدة للصلاة: ۱: ۱۰۳، ۱۰۲، رشيديه)

www.ahlehaq.org

تھیں کہ یہ نماز میں نہیں، یہ بھی عمل کثیر ہے(۱) امام صاحب کو چاہئے کہ پوری احتیاط رکھیں اور سخت سے سخت نماز پڑھایا کریں، ورنہ امکان ہے کہ مقتدی ان کا ساتھ نہ دیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

املاہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۲/ ۶/ ۸۶ھ۔

بچہ کا حالتِ نماز میں ماں کا دودھ پینا

سوال [۱۰۳۳۱]: حالت نماز میں اگر بچہ دودھ پی لے تو نماز ہوتی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر بچے نے دودھ (۲) کا دودھ پی لیا تو نماز فاسد نہیں ہوتی (۳)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۱/ ۹/ ۸۶ھ۔

الجواب صحیح: زین الدین، دارالعلوم دیوبند، ۱۱/ ۹/ ۸۶ھ۔

---

(۱) راجع الحاشیۃ المتقدمۃ آنفا

(۲) اس مسئلے میں تفصیل ہے وہ یہ کہ اگر بچہ دودھ پیتے سے (اور) اچھل کر یا تو نہ نکلا ہو تو اگر اس نے کچھ نہ چوسا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

"وأما إذا ارتضع من ثديها وهي كذلك فقي الظهيرية والخلاصة والخانية إن مص ثلاثا فسدت وإن لم يدر اللبن. فإن كان مصة أو مصتين فإن نزل لبن فسدت وإلا فلا". (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ۲/ ۲۱، رشيديه)

"أو مص ثديها ثلاثا أو مرة ونزل لبنها أو مصها بظهوره أو قبلها ودونها فسدت

وقوله أو مص ثديها ثلاثا (الخ) هذا التفصيل مذكور في الخانية والخلاصة، وهو مبني على تفسير الكثير بما يشمل على الثلاث المتوالية وليس بمعتمد عليه، وفي المحيط: إن خرج اللبن فسدت، لأنه يكون بوضاعا وإلا فلا، ولم يقيده بعدد وصححه في السراج. عليه وسحر". (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ۱/ ۶۴۸، سعيد)

(وكذا في فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى العالمكيرية، فصل فيما يفسد الصلاة، ۱/ ۱۳۳، رشيديه)

(وكذا في خلاصة الفتاوى، كتاب الصلاة، جنس آخر في الأفعال مايفسد ومالا يفسد، ۱/ ۱۲۵، رشيديه)

(وكذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ۲/ ۲۱، رشيديه)

نماز میں بچے نے اگر دودھ پی یا تو نماز جاتی رہی، البتہ اگر دودھ نہیں نکلا تو نماز نہیں گئی۔ (بہشتی زیور، کتاب الصلاۃ، باب نہ کرنے والی چیزوں کا بیان، ۲/ ۲۳، مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور)

امام کا چوتھی رکعت میں قعدہ بھول جانا

سوال [۱۳۳۰۰]: ایک صاحب نے چوتھی رکعت پڑھی، پوری چوتھی رکعت پڑھنے کے بعد مقتدیوں نے تشہد کی یاد دلائی، اس پر وہ کھڑے ہو گئے اور پانچویں رکعت پڑھ لی، اب ان کی نماز کا کیا حکم ہے؟ کیا پانچویں رکعت کے بعد سجدۂ سہو کر لینے سے نماز درست ہو گئی؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر وہ چوتھی رکعت پانچویں رکعت کے ساتھ ملا کر پڑھ لیتے تو نماز نفل ہو جاتی، فرض ادا نہ ہوتا (۱) فقط

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲ / ۸ / ۹۲ھ

سجدہ میں دونوں پیر کی سب انگلیوں کا اٹھ جانا

سوال [۱۳۳۰۱]: سجدہ میں جانا ہوا، دونوں پاؤں کے دونوں پیر کی سب انگلیاں [یعنی] پانچ انگلیاں قدرتی طور پر [یعنی صحیح کی صحیح] اٹھ گئیں، نماز کا کیا حکم ہے؟

---

(۱) وإن سها عن القعود الأخير عاد ما لم يسجد لقعود ثم سجد للسهو فإذا سجد للفرض لا تعود إليه وصار مسيئا وصحت وإن سجد للسهو كما ذكرنا وإن لم يعد حتى سجد سجدتي السهو وقعد قدر التشهد صار فرضه نفلا ولزمه الأربع وإن قام إلى الخامسة عاد إلى القعود ما لم يسجد وهو المختار للفتوى لو قام ساهيا فذكر فرضه نفلا عندهما وتمت بسجدتي السهو لأن عنده لو جلس لا يستقر عنده الوجوب. وقال محمد تبطل أصلا. وهذا إذا لم يضم إليها سادسة عقدت للفرض فصار مؤديا الكل عند أبي حنيفة وأبي يوسف خلافا لمحمد. وإذا بطل الفرض بطل ما في ضمنه والتحق بأصله وهو النفل وصار كما لو صلى ست ركعات بقعدة واحدة فسدت عندهما خلافا لمحمد. وهو غير المفتى به. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، باب سجود السهو، ص ۴۰۰، ۴۰۱، قديمي)

وإن قعد قدر التشهد وسجد ثم قام إلى الخامسة بالسجدة وإن لم يقعد على رأس الرابعة بطلت فرضيته أي فرضية صلاته لتركه القعود على وجه لا يمكن تداركه بالعود فكانت ناقصة فيلزمه السجود لسجدة السهو. (الشيخ نظام، الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ۱ / ۱۲۹، رشيدية)

وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ۱ / ۱۲۹، رشيدية)

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

ٹیپ ریکارڈ پر نام کی اقتداء کرنا

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

www.ahlehaq.org

نماز کی حالت میں کوئی پکارے تو کیا کیا جائے؟

سوال [۱۰۰۰] | کیا نماز میں [illegible] یا [illegible] تو [illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] (۱) [illegible]

[illegible]

[illegible]

---

(۱) [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [

نماز میں لنگی کھل جائے تو کیا کرے؟

سوال [۱۰۲۲۱]: نماز کی حالت میں لنگی کھل گئی اور ایک بالشت یا زیادہ ستر کھل گیا، تو کیا ان دونوں بالشت یا زیادہ کو نماز پڑھ سکتے ہیں یا پھر سے تکبیر تحریمہ یا ہاتھ باندھنے کا کیا حکم ہے؟ اگر نماز کی حالت میں ازار بند ٹوٹ گیا اور ستر کھل جائے اور بیٹھ کر ازار بند لینے سے نماز ٹوٹ جائے گی یا اپنے پیچھے سے ازار بند کو باندھ کر پھر سے نماز شروع کرے، ایسی صورت میں نماز کی تحریمہ کیسی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ایک ہاتھ سے مقدار ستر نماز پوری کرسکتا ہے تو دوسرے ہاتھ سے دونوں بالشت ستر کے ازار سے چھپا لے (۱) اگر اس میں اتنی گنجائش نہ ہو تو نماز توڑ کر نماز پوری کرے (۲)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۸/ ۱۰/ ۹۲ھ

---

۱ أنه في الصلاة (فلسح) بأن قبض على العورة (سقط الفرض) كتاب الصلاة، باب ما لا يجوز من العمل في الصلاة وما يباح، رقم الحديث: ۹۸۸، الفصل الأول ۲ ۲۰۰، (قديمي)

او كذا في سائر الصلاة شرح نور الإيضاح، باب شروط الصلاة، إذا ستر بيده من عورته أو وجهه في الصلاة، رقم الحديث: ۲۰۵۹، ۱ ۳۲۱، (دار الحديث)

۲ (التحصيل التكبير يفسد الصلاة والقليل لا كذا في محيط السرخسي، واختلفوا في الفاصل بينهما، حتى ثلاثة أقوال الأول أن ما يفاد بالبدين عادة كثير، وإن فعله يد واحدة كالتصفيق، وليس التصفيق وحد السراويل، وما سوى عن القرص وما يفاد بيد واحدة قليل، وإن فعله بيدين كحك الجسد والثوب، وليس الفلسوة، ونزع عمامة، ونزع لحاف، هكذا في التبيين، (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، النوع الثاني في الأفعال المفسدة للصلاة ۱ ۱۰۲، (قديمي)

وكذا في رد المحتار، كتاب الصلاة، باب مفسد الصلاة ومكروهها ۱ ۶۲۵، (سعيد)

وكذا في بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان حكم المفسدات ۱ ۲۱۲، (دار الكتب العلمية بيروت)

۲ (ويسقط مع فرضه على الفور فاعلا لا مصطحبا لا بعذر انتشاء وكفه بيده الثوب وهو كرهة في الأصح كمكتف، (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب العورة والستر فيها ۲ ۱۱۲، (سعيد)

وكذا في البحر الرائق، باب العورة والستر ۲ ۱۰۲، (قديمي)

وكذا في مراقي الفلاح، فصل في صلاة المقيد جالسا الخ، ص ۲۰۲، ۲۰۳، (قديمي)

قنوت نازلہ کے اخیر میں مقتدی کا "بے شک" کہنا

سوال [۱۰۴۰۱] قنوت نازلہ میں امام نے قنوت نازلہ پڑھی جس کے اخیر میں [illegible] پر مقتدی نے "بے شک" کہا اس صورت میں مقتدی کی نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible] ہوئی [illegible]

---

(۱) [illegible] الاسباط فصحیح [illegible] وهو ثقة [illegible] عبد الله على الصحيح [illegible] كتاب الصلاة باب مفسدات الصلاة ۱ ۶۲۹ ۱۹۱ سهيل

(۲) كذا في نسخ [illegible] كتاب الصلاة باب مفسدات الصلاة ص ۱۲۰ المطبع الهندي الكبير

(۳) كذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح كتاب الصلاة باب مفسدات الصلاة ص ۲۲۵ قديمي

(۴) قال عليه السلام [illegible] القرآن [illegible] الآية ۲۰۵

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] ما جعل زاده [illegible] كنز العمال [illegible] ۱ ۲۲۱ قديمي

[illegible] كتاب الصلاة [illegible] ۱ ۲۲۵ سهيل

(۵) كذا في [illegible] كتاب الصلاة باب صفة الصلاة ۱۰۰ سهيل

(۶) [illegible] لو مر بين يدي المصلي ولا طريق له غيره [illegible] المحتار كتاب الصلاة [illegible] ۱ ۶۵۲ سهيل

(۷) [illegible] مع كراهة التحريم [illegible] وعند الثاني [illegible] الطحطاوي على مراقي الفلاح كتاب الصلاة باب قضاء الفوائت ص ۲۲۰ قديمي

(۸) كذا في البحر الرائق كتاب الصلاة باب قضاء الفوائت ۲ ۱۲۲ سهيل

www.ahlehaq.org

الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة

(مکروہاتِ نماز کا بیان)

نماز میں کنکریاں:

[illegible]

النجوب جامداً ومصنوعاً

[illegible]

نماز میں ذکار لینا

[illegible]

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

[illegible]

نماز میں کھانسنا

[illegible] ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور کھانسی آتی ہے تو کھانسی کو روکنے کی کوشش کرے، اگر کھانسی روکنے سے نہ رکے تو کھانسی کرلے، اس سے نماز فاسد نہ ہوگی۔

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

۲ ۔۔۔ اگر اس نے بلا عذر آنکھ کان وغیرہ سے اشارہ کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ص ۱۰۳)

کنپٹی کھجل رہا کر نماز پڑھنا

سوال [۲۵۰] بالوں کی اور مونچھ کی اور بالوں میں سے چلتے ہوئے جوں کو نماز میں کھجلانا کیسا ہے؟ بالوں کی اور مونچھ کی جوں کو نماز میں کھجلانا کیسا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible] کھجلانا [illegible] کھجلانا [illegible]

[illegible]

---

۱ ۔۔۔ [illegible] الصحیح [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

[illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

[illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۲ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۳ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۴ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۵ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۶ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۷ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۸ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۹ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۱۰ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۱۱ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۱۲ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۱۳ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۱۴ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۱۵ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۱۶ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۱۷ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۱۸ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۱۹ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۲۰ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۲۱ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۲۲ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۲۳ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۲۴ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۲۵ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۲۶ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۲۷ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۲۸ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۲۹ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۳۰ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۳۱ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۳۲ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۳۳ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۳۴ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۳۵ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۳۶ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۳۷ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۳۸ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۳۹ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۴۰ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۴۱ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۴۲ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۴۳ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۴۴ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۴۵ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۴۶ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۴۷ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۴۸ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۴۹ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۵۰ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۵۱ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۵۲ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۵۳ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۵۴ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۵۵ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۵۶ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۵۷ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۵۸ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۵۹ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۶۰ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۶۱ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۶۲ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۶۳ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۶۴ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۶۵ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۶۶ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۶۷ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۶۸ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۶۹ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۷۰ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۷۱ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۷۲ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۷۳ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۷۴ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۷۵ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۷۶ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۷۷ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۷۸ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۷۹ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۸۰ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۸۱ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۸۲ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۸۳ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۸۴ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۸۵ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۸۶ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۸۷ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۸۸ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۸۹ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۹۰ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۹۱ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۹۲ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۹۳ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۹۴ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۹۵ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۹۶ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۹۷ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۹۸ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۹۹ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

۱۰۰ ۔۔۔ [illegible] (۱۹۳ ۲ [illegible])

www.ahlehaq.org

آستین چڑھا کر نماز پڑھنا

سوال [۱۰۳۵] کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ آستین چڑھا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

آستین چڑھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کذا فی [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ العبد نذیر احمد عفی عنہ

اُلٹا کرتا پہن کر نماز پڑھنا

سوال [۱۰۳۶] کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے الٹا کرتا پہن کر نماز پڑھی اور اس کو خبر نہ ہوئی بعد نماز کے معلوم ہوا کہ الٹا کرتا پہنا ہوا ہے، زید کی نماز کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کذا فی [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ العبد نذیر احمد عفی عنہ

[illegible] عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رواہ ابو داؤد فی سننہ [illegible] وقال الشیخ الالبانی [illegible] قلت [illegible]

قولہ [illegible] وہو [illegible] قال ابو عبید [illegible] کذا فی فتح القدیر، وفسرہ الاصمعی [illegible] وقیل [illegible] کذا فی [illegible] وقیل [illegible] کذا فی [illegible]

وفی [illegible] وقع فی [illegible] وفی [illegible] وفی [illegible] والحنفی الکبیر [illegible] الصلاۃ [illegible]

وفی [illegible] کذا فی [illegible] والحنفی الکبیر [illegible]

وفی [illegible] کذا فی [illegible]

دعا میں جاتے وقت پائجامہ اوپر کرنا

سوال [۱۵۰۰]: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

نہیں ہوتی (۱)۔

۲ جب کہ نماز کی فاسد نہیں ہے تو دوبارہ پڑھنا کیا ضرورت ہے، ایک نماز کے دو بار پڑھنے کی ممانعت حدیث میں آئی ہے (۲)۔

۳ ایک شخص نے کسی امام کو کوئی غلطی اور ٹوکی کرنے کی کوشش کی، اس شخص کو کیا سزا دینا چاہئے، دونوں فرقوں میں اس کو اپنے مسلک کی اصلاح کرنا ہے، دوسرے فرقہ کے لوگوں کو اپنی زبان بند رکھنا ضروری ہے، ایسے لوگوں کو سزا دینا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب صحیح: فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲ ۱۳۱۰ھ۔

خانہ کعبہ کی تصویر والے مصلّٰی پر نماز پڑھنا

مسئلہ (۱۱۱۵): آج کل خانہ کعبہ اور روضۂ اقدس کی تصویر والی سے نئی نئی ایسی مسجدوں کے امام اور مقتدیوں کے مصلّٰی پر خانہ کعبہ اور روضۂ اقدس کی تصویر بنائی گئی ہے، ان مصلّٰیوں اور مسجدوں پر امام و مقتدی کی نماز پڑھنے کی کیا حیثیت ہے؟

---

(۱) وضعها العمل الكثير الذي ليس من أعمال الصلاة في الصلاة من غير ضرورة، فإن القليل غير مفسد. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في حكم الصلاة، ۱ ۲۰۲، دار الكتب العلمية بيروت)

ويفسدها كل عمل كثير ليس من أعمالها ولا لإصلاحها. وقد أقوال حسنة، أصحها ما لا يشك ... الناظر من بعيد في فاعله أنه فيها، وإن شك أنه فيها أو لا فقليل

الفعل الثاني إن يعمل عدة باليدين كثير، وإن عمل بواحدة كالحك. وعند الثلاثين، وما عن واحدة قليل، وإن عمل بهما كعمل الثلاثين، وليس القليل ضد، ونوعها إلا إذا تكرر ثلاثا الخ"

(الدر المختار مع رد المحتار، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ۱ ۶۴۵، ۶۴۵، سعيد)

(وكذا في الحلبي الكبير، فصل فيما يفسد الصلاة، ص ۴۰۱، سهيل اكيدمي لاهور)

(وكذا في الحلبي الكبير، فصل في الإمامة، ص ۴۰۱، سهيل اكيدمي لاهور)

(۲) ... لا تصح الجماعة مرة مؤكدة لمن حال، قال الزاهدي: وإذا ثبت التأكيد الوجوب، وقيل واجبة، وعليه العامة قال في شرح المنية: (والأصح كما قال حبر الوجوب على أن تركها بلا عذر مكروه، وفرد شهادته، وبأنه

(الجوهرة النيرة على مختصر القدوري، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱ ۵۰، رشيديه)

(وكذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ۱ ۶۰۳، رشيديه)

(وكذا في الحلبي الكبير، فصل في الإمامة، ص ۴۰۱، سهيل اكيدمي لاهور)

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

قبر پر سامنے ہونے کی صورت میں نماز جنازہ کا حکم

[illegible]

---

(۱) [illegible]

الجواب: لأنه يبني المقصور في المقبرة على مقبرة من أطلق في [illegible] في الشائع في مصر أنه لا يبني المقصور فيها وهكذا في [illegible] في الاختيار، أن المختار في المقبرة [illegible] والمقابر من غير تفصيل [illegible] رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، دار الفكر، بيروت، ۱/ ۹۵۱، بتصرف

وكذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، دار الفكر، بيروت، ۲/ ۱۷۴، بتصرف

وكذا في تبيين الحقائق، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، دار سنابل القاهرة، ۱/ ۲۲۰، دار الكتب العلمية، بيروت

(۲) [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

تیز گرمی میں مسجد کی چھت پر نماز

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] کی شدت کی وجہ سے مسجد کی چھت پر چڑھنا اور نماز پڑھنا مکروہ ہے(۱) لہٰذا یہ کہنا درست نہیں اور وہاں نماز کا انتظام کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۶/۲/۹۲ھ۔

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

سوال[۵۲۵۸]: نماز کی نماز میں دوسری طرف نظر کرنے سے کراہت نہ بتائی ہو، یعنی مثلاً پہلے ہو گیا کہ نماز پڑھی جارہی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، ہاں خلاف اولیٰ ہے(۲)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۹/۹/۸۹ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین، دارالعلوم دیوبند۔

---

(۱) ويكره [أي تحريما] صعود الجنب والحائض والنفساء على سطح المسجد، وبيوته كوجه الصلاة لعدم قوله فتأمل" (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب في حكم المسجد ۱/۶۵۶، سعيد)

الصلاة على الرفوف في المسجد الجامع من غير ضرورة مكروهة، وعند الضرورة بأن امتلأ المسجد، ولم يجد موضعاً يتخلى فيه فلا بأس به" (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة، مايكره في المصلي ومالا يكره ۱/۵۲۹، إدارة القرآن كراچی)

"ولو صلى على رفوف المسجد إن وجد في صحنه مكاناً كره، كما لو صلى في صف خلف صف قدر فرجة" (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة ۱/۵۵۰، سعيد)

(۲) ترك ندب كالتفات برأسه كلا أو بعضه بلغي (درمختار) وكره وتنزيها (قوله وكره بكره تنزيهاً أي من غير تحريم الوجه أنساب" (رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولى ۱/۶۶۲، سعيد)

تکثیر جماعت کی نظر تشہیر میں اضافہ کرنا

سوال [۵۲۵۱]: [illegible] اختلاف کی وجہ سے [illegible] نماز [illegible] ہے [illegible] نماز [illegible] ہے [illegible] نماز [illegible] ہ

[illegible] جماعت کی [illegible] سے [illegible] جماعت [illegible] جماعت [illegible] نماز [illegible] کا [illegible] ہوا [illegible] کیا [illegible] نماز [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

الجواب حامداً ومصلیاً:

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۲/۲/۶۶ھ

نماز میں کپڑا کتنا نیچے ہو؟

سوال [۶۳۰۲]: کپڑا ٹخنوں سے کتنا نیچے ہو؟ ٹخنوں سے نیچے ہو یا ٹخنوں پر؟ اگر ٹخنوں سے نیچے ہو تو کتنا نیچے ہو؟ ٹخنوں پر ہو تو کتنا اوپر ہو؟ ٹخنوں سے نیچے ہونے کی صورت میں کپڑا نیچے ہونے سے نماز میں کیا کیا خرابیاں پیدا ہوتی ہیں؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۲/۲/۶۶ھ

۱؎ ... تکملہ فتح الملہم، مروزہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ، کتاب الصلاۃ، باب ما یستر المصلی، ۱/۳۱۰، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی

۲؎ ... الدر المختار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی الصلاۃ فی الارض المغصوبۃ، ۱/۴۸۶، مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی

۳؎ ... وکذا فی حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ۱/۲۶۳، مطبوعہ المکتبۃ العربیۃ کوئٹہ

باب السترة

(سترہ کا بیان)

سترہ کا زمین سے متصل ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

سوال [۴۲۲۳]: آج کل عموماً مسجدوں میں باجماعت نماز کے وقت کے پہلے لوگ آتے ہیں اور پہلی زمین سے متصل نہیں ہوتے، بلکہ زمین سے بقدر ایک بالشت یا کچھ اونچی اور بقدر چھ انگل موٹی ہوتے ہیں اور وہ پہلے ہی سے لوگ متصل سے آگے رکھ دیتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں، دریافت طلب امر یہ ہے کہ [illegible] کیا یہ سترہ کے لئے کافی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو ایسی صورت میں جماعت کے لئے کیا کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

۱؎ شرح نوویہ، کتاب الصلاۃ، باب ما یستحب الصلاۃ الیہ ویکرہ وما یقطع ولا یقطع، فصل فی السترۃ، ۱/۱۹۳، مکتبہ امدادیہ ملتان

۲؎ البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ۲/۳۴، ۳۵، ایچ ایم سعید

[illegible] (۱)

عبارت بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت مذکورہ میں مرور کراہت کا موجب نہیں کیونکہ صف متاخر نے اس کے آگے اختیار نفس سے گزرنا نہیں ہوتے بالقوۃ الدخول کیا۔

درر الحبر کتبہ احقر دار العلوم دیوبند ۳۲ / ۱۱ / ۸۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین دار العلوم دیوبند ۲۶ / ۱۱ / ۸۰ھ

سترہ کی مقدار

سوال (۱۰۳۰۲): (۱) بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا (۲) نیز کہا ہے کہ جواب ان چیزوں کا ان میں سے کس سے ثابت ہوا یا نہیں؟ اور یہ بھی فرمائیے کہ واپس ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] (۲)

(۱) رسمة الخالق على بحر الرائق: كتاب الصلاة باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ۲ / ۳۰۱ سعيد؛ وكذا في الدر المختار: كتاب الصلاة باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ۱ / ۱۲۵ سعيد.

(۲) [illegible]

(۳) البحر الرائق: كتاب الصلاة باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ۲ / ۳۰۱ رشيديه؛

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

نمازی کے سامنے سے گزرنا

قاری پنے آنجنابؒ کی خدمت میں بھیجا تھا (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۸/ ۹۲ھ۔

مسجد صغیر و کبیر کی جداء اور نمازی کے سامنے سے گزرنا

سوال [۱۲۱۰۱]: مسجد صغیر اور کبیر کی جداء مقدار ہے؟ کیا تعریف ہے؟

نیز یہ بھی بتائیے کہ مسجد کبیر میں مصلی نماز کے سامنے سے گزرنا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

مسجد کبیر کی تحدید میں اقوال ہیں:

۱- چالیس ذراع طویل، چالیس ذراع عریض ہو۔

۲- جس کو ساکنانِ محلہ عادتاً مسجد کہتے ہوں (۲)۔

---

(۱) الفتاوى الهندية: ج ۵، ص ۳۲۶، الباب السابع في الاستئجار، ط: دار الفكر بيروت.

وذكر في محيط السرخسي: إن كان صغيرا يكره في كل موضع منه، وإلا فإن كان بحيث لو اجتمع أهله لا يسعهم يكره في الأصح، كذا في الظهيرية. من الفصل السابع في كيفية الصلاة وما يكره فيها: ۱/ ۷۸، رشيديه.

البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ۲/ ۳۸، رشيديه.

وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ۱/ ۱۰۳، رشيديه.

(۲) الثالث من المواضع الذي يكره التمرر فيه وقف اختلف فيه، وحد المتصف بأنه موضع مسجوده في الكافي، لأن هذا القدر من المكان حقه وفي تخطيه مرور إذ لا يتسهل على المار، وقد يقصد مسجوده في الكافي، لأن هذا القدر من المكان حقه وفي تخطيه مرور إذ لا يتسهل على المار، وقد يقصد المسجود مع مسجوده موضع صلاته، وهو من قدمه إلى موضع سجوده كما صرح به الشارح.

البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ۲/ ۳۸، رشيديه.

"ويكره المرور في الموضع الذي يكره المرور فيه، ولا يضع أحد موضع صلاته من قدمه إلى موضع سجوده، كذا في الكافي" الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ۱/ ۱۰۳، رشيديه.

(وكذا في الحلبي الكبير، كتاب الصلاة، الباب السابع في الصلاة، فروع في الصلاة: ص ۳۰۲، سهيل أكيدمي لاهور)

(۳) قوله: وبمسجد صغير، هو أقل من مسجد الحي، وقيل من ثلاثين، وقيل ما يجمعهم، وكبير فيه ما

[illegible] ... [illegible]

---

* "الجوهرة": (وندب الصحة، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ۱/ ۱۳۲، سعيد)

(قوله: في النسخة الكبرى اصرار بكون اربعين فاكثر، وقيل ستين فاكثر، والصغرى ثلاثة افاده القهستاني، وافاد ان المختار الأول" (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، فصل فيما لا يفسد الصلاة، ص: ۳۲۰، قديمي)

(وكذا في حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ۱/ ۲۱۹، دار المعرفة بيروت)

(۱) "وذكر السرخسي ان الأصح ان كان بحال لو صلى صلاة جنائز لا يمنع بصره على المعتاد فلا يكره السجود" (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ۲/ ۲۱۲، رشيدية)

(قوله: وسجد بالارض في موضع سجوده) وجه اخر في قدر ما يسجد (بمقدار منكبي المرأة وفي الكفاية: الأصح انه ان كان بحال لو صلى صلاة جنائز لا يمنع بصره في موضع سجوده، وفي موضع قدميه في ركوعه، وفي ركبتيه في سجوده في حق الرجل في قعوده، وفي حكمه في صلاته لا يمنع بصره على المعتاد لا يكره" (فتح القدير، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ۱/ ۲۱۱، رشيدية)

(وكذا في مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، باب الاسراء، الفصل الأول، ۱/ ۲۱۲، رشيدية)

باب القراءة

(قرأت کا بیان)

الفصل الأول في كيفية الجهر والسر بالقراءة

(جہری اور سری قرأت کے احکام کا بیان)

نماز میں قرأت کتنے زور سے کی جائے؟

سوال [۴۳۶۶]: آپ کتاب ہیں کہ امام کو اتنی آواز سے قرأت کرنی چاہئے کہ مقتدیوں کو سنائی دے، اور پڑھنے والے کو اپنی نماز پڑھنی چاہئے جو کہ خود اپنی مثال دے کر بتایا ہے، یہ درست ہے یا نہیں؟ تحریر فرما کر جواب دیں۔

الجواب حامداً ومصلياً:

فرض قرأت کو نماز میں اتنے زور سے پڑھنا کہ اپنی آواز اپنے کانوں نے سنے یہ کافی ہے اور یہی احتیاط ہے(۱)، امام کی زور سے تکبیر کی آواز اگر کسی قریبی مقتدی نے بھی نہ سنی تو اس سے

---

(۱) اعلم أنهم اختلفوا في حد وجود القراءة حتى لا تفسد الصلاة. فشرط الهندواني والفضلي لوجودها خروج حروف بصفة إلى أذنه، وبه كان الفقيه أبو جعفر وعامة مشايخ الإسلام وقاضي خان وصححه المحيط والحلواني قول الهندواني ... وإن ما قاله الهندواني أصح وأرجح لاعتماد أكثر علمائنا عليه.

(رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ۱/ ۵۳۲، سعيد)

"واكتفى المشايخ على أن الصحيح أن الجهر أن يسمع غيره والمخافتة أن يسمع نفسه وهذا قول الهندواني". (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل إذا دخل في الصلاة، ۱/ ۵۸۹، رشيديه)

www.ahlehaq.org

نماز میں خلل نہیں آتا ہے؟ [illegible] کون سا؟

[illegible] کا نزول، دار العلوم دیوبند

[illegible] صحیح نہیں [illegible] دار العلوم دیوبند، ۱۹/۲ ۹۶ھ

دل ہی دل میں قرأت کرنا

سوال [illegible] صاحب [illegible] کہ دل ہی دل میں قرآن پڑھتے ہیں [illegible] کیا [illegible] کہ [illegible] کیا [illegible] کہ [illegible] کیا [illegible] کہ

سری نماز میں قرأت کی آواز چار آدمی تک پہنچنا

سوال [۱۰۲۱۹] | سری نماز میں [illegible] چار آدمی تک آواز پہنچتی ہے [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible] ۱۲ [illegible]

السلام کا "الف لام" اور اللہ اکبر کی "را" کو حذف کی جزم کرنا

سوال [illegible] السلام سے [illegible] اللہ اکبر کی را کو حذف کی جزم [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

نماز میں ناؤڈ اسپیکر کا استعمال

[illegible] ہے کہ [illegible] میں ایک [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

ترجمہ: اور دوسرے کی آواز سے اپنی آواز بلند کرنا جائز نہیں ہے اور نماز میں اور نماز کے علاوہ میں قرآن پڑھنے والے کا یہی حکم ہے، پس اگر (ایک) شخص نماز پڑھتا ہو اور دوسرا شخص اس کے پاس قرآن پڑھنے لگے تو یہ جائز نہیں ہے، اور اس کو بھی منع کیا جائے گا (۱)، یہ علامہ شامی کی عبارت ہے، اور (ایک) شخص قرآن کریم کی آواز ایسے لوگوں تک بھی بلند کرتا ہے جو (قرآن) پڑھنے میں مشغول ہوتے ہیں اور قرآن پڑھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور وہ اس آواز کی وجہ سے (۲) بعض وقت کسی قریبی مسجد کا کلمہ پڑھنے

---

(۱) وكذا في رد المحتار، كتاب الصلاة، فصل في القراءة ۱: ۵۳۰، ۵۳۵، (سعيد)

(وكذا في علامة الفتاوى، كتاب الصلاة، الفصل الحادي عشر في القراءة ۱: ۹۵، (رشيديه)

(۲) [حاشیہ] یہ مسئلہ شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی نے تحقیق کے لئے بھیجا تھا، اس کے جواب میں حضرت والا نے جو کچھ تحریر فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ جو آواز بلند کی جاتی ہے اس کے بارے میں فقہاء کا کوئی صریح جزئی حکم نہیں ملتا، البتہ اس کے بارے میں فقہاء کے کلیات سے جو حکم معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس آواز کا مقصد اگر صحیح ہے، جس کے لئے اس آواز کی ضرورت ہے، اور اس آواز سے کوئی دوسرا شرعی مفسدہ لازم نہ آتا ہو تو اس آواز کا استعمال جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (احسن الفتاوی ۳: ۳۲۰، ط: ادارۃ القرآن کراچی)

(وكذا في ضميمة إمداد الفتاوى، باب مسائل مكبر الصوت، ۱: ۲۰۰، دار العلوم كراچی)

(وكذا في كفاية المفتي، كتاب الحظر والإباحة، الفصل التاسع ۹: ۲۰۹، دار الإشاعت)

(۳) يجب على القارئ احترامه بأن لا يقرأ في الأسواق ومواضع الاشتغال، بخلاف ما لو كان هو المضيع لحرمته، فيكون الإثم عليه دون أهل الاشتغال. (رد المحتار، كتاب الصلاة، قبيل باب الإمامة، مطلب الاستماع للقرآن لو على كفاية ۱: ۵۳۱، سعيد)

(وكذا في الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلاة والمسجد وقراءة القرآن والذكر والدعاء ورفع الصوت عند قراءة القرآن ۵: ۳۱۱، (رشيديه)

"وفي المحيط: يكره رفع الصوت لقراءة القرآن عند المشتغلين بالاعمال" (مجموعة الفتاوى على هامش خلاصة الفتاوى، كتاب الكراهية ۴: ۳۳۰، (رشيديه)

"اجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر الله تعالى جماعة في المساجد وغيرها في غير سكير، إلا ان ينبوش حيير دم يأمر كل على انفراد أو قاري، كما هو مقرر في كتب الفقه" (شرح الأشباه والنظائر للحموي، القول في أحكام القرآن، رقم المادة ۲۲، ۲: ۲۲، ادارة القرآن كراچی)

(وكذا في مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثاني ۲: ۱۲۱، (رشيديه)

(وكذا في وجز المسالك، جامع الصلاة، رفع الصوت بالمسجد ولو بالذكر ۲: ۲۲، إمداديه ملتان)

جمعہ وعیدین میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

(۱) وصحح في شرح [illegible] (شامی ۱ ۔ ۔ ۔ ۔ کتاب الصلوٰۃ)

الخ اور آگے بھی کئی اس مضمون کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا ہے "الاصح [illegible]

(الدر المختار ۱ ۔ ۔ ۔ ۔

الفصل الثاني في القراءة خلف الإمام

(امام کے پیچھے قراءت کرنے کا بیان)

قراءت خلف الامام کا حکم

سوال [۴۲۰] : امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا چاہیے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب: صحت جواب پر اللہ تعالیٰ سے ہدایت چاہتے ہیں، ایک مرتبہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، آپ پر کچھ اثقل ہوا، بعد نماز فرمایا: شاید تم نے اپنے امام کے پیچھے پڑھا، عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: ایسا نہ کرو، سورۂ فاتحہ نہ پڑھا کرو مگر اپنے امام کے پیچھے، اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا، اور دارقطنی نے اس پر اضافہ کیا: "الا ان یجہر" مگر جب امام جہر سے قرأت کرتا ہو، اس زائد کے ساتھ وہ حدیث ضعیف ہے، اور اس کا قول میں اعتماد نہیں، آپ نے اپنے اس ارشاد "لا تقرؤا بشیء من القرآن" میں امام کی قرأت میں امام کے پیچھے ہر نماز کی ہر رکعت میں ہر قرأت کو داخل فرمایا، اور اس کا قول میں امام کے پیچھے ہر قرأت کا ترک ہونا متواتر آتی ہے، کہ یہ حدیث صحیح ہو تو بھی نماز نہیں ہوتی، اہلی بالتمام ص ۱۱۴ ج ۲۔

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استاذ امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صلاۃ الظہر فقرء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فثقلت علیہ القراءۃ فلما فرغ قال "لعلکم تقرؤن خلف امامکم" قلنا نعم یا رسول اللہ قال "لا تفعلوا الا بام القرآن فانہ لا صلاۃ لمن لم یقرأ بہا"۔

(۱) سنن أبي داود، باب من ترک القراءۃ في صلاتہ، ۱/۱۴۰، رقم الحدیث: ۸۱۹، دار الحدیث ملتان۔

(۲) الحدیث: أخبرنا محمد، قال حدثنا الحسن بن زیاد، قال حدثنا أبو حنیفۃ، عن محمد بن المنکدر، عن جابر، عن عبادۃ بن الصامت، أن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "لا صلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب" وعن القراءۃ للبخاري رحمہ اللہ تعالیٰ، عن عبد الحي اللکنوي في ابتہاج الإفادۃ في حنفي الإفادۃ، ص ۲۳، مکتبۃ اعلاء الدین ملتان۔

اور حنفی امام کی نماز اس لئے فاسد نہیں ہوتی کہ اس میں مقتدی کے لئے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم نہیں ہے، ان کے نزدیک امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے، اس لئے مقتدی کو قراءت کی ضرورت نہیں، اور حنفی امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کی نماز اس لئے فاسد نہیں ہوتی کہ وہ امام کی قراءت کو اپنی قراءت سمجھتا ہے(۱) اس حدیث کی وجہ سے امام بخاری اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ تعالیٰ جہراً قراءت میں کہتے ہیں کہ قراءت نہیں (۲)۔

دوسرے محدثین نے قریب قریب یہی معنی لئے ہیں۔ جیسا کہ ترمذی (۳)، حافظ زین الدین عراقی (۴) نے بھی اس کی تصحیح کی ہے، اس حدیث اور [illegible] حنفیہ کا مذہب اور ابوداؤد

---

(۱) عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ، لامام لہ قراءۃ، اخرجہ الامام مالک. (باب القراءۃ فی الصلاۃ خلف الامام ص ۹۰، میر محمد کتب خانہ کراچی)

(۲) "قال ابن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ. قلیل لہ شد غیر لہ شد عند اھل العلم من اھل الحجاز، وھو العراق، وھو حجۃ لأصحابہ (الاستذکار، وإذا ابن سلمۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

قال البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ: وروی الحسن بن صالح، عن جابر، عن ابی الزبیر، عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ولا یصح سماع جابر من ابی الزبیر. (جزء القراءۃ، فتوحیہ، ص ۲۷، مکتبۃ اھل الحدیث ملتان)

(۳) "قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ". وفی ھذا الباب عن جابر، وابن عباس، وعمران بن حصین، وابی ھریرۃ، وابن عباس

فحدیث جابر أخرجہ ابن ماجہ فی سننہ عن جابر الجعفی، عن ابی الزبیر، عن جابر، قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وجابر الجعفی ضعیف جدا، وقد اخرجہ من روایۃ أحمد من الامام. (ابتدائی) (باب من قال لا تجزئہ الا ان یقرأ بام القرآن فی کل رکعۃ، الحدیث السابع والخمسون ۱۱۲ ۱۱۳ والکتاب المطلب سورت)

(۴) "واستدل من اسقطھا عن المأموم مطلقا کالحنفیۃ بحدیث من صلی خلف امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ" لکنہ حدیث ضعیف عند الحفاظ، وقد سبق تخریجہ، وعلی تسلیم صحتہ وعلی تسلیم ان المراد بالقراءۃ الفاتحۃ فقط فھو عام خص منہ قراءۃ المأموم بالاحادیث الصحیحۃ الصریحۃ فی الامر بقراءۃ الفاتحۃ خلف الامام". (طرح التثریب، کتاب الاذان، باب وجوب القراءۃ للامام والمأموم فی الصلوات کلھا الخ ۲ ۳۰۹، قدیمی)

[illegible] ۱۰۸ [illegible]

[illegible] ۱۰۸ [illegible]

انجرت حامدا ومصليا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ روایت ابوداؤد (۱) ترمذی (۲) نسائی (۳) ابن ماجہ (۴) احمد (۵) نے بھی بیان کی ہے اس سے ثابت ہوا کہ امام کی بولی وہم کے پیچھے قرأت کرنے کا جو طریقہ اس ارشاد کے بعد ہو گا اس کو حضور نے اپنی اصل اور آیت قرآنی کے مراد قرار دیا ہے (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰)

(۱) سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب من ترك القراءة بفاتحة الكتاب ۱۴۸ (قديمي)

(۲) جامع الترمذي، أبواب الصلاة، باب ما جاء في ترك القراءة خلف الإمام إذا جهر بالقراءة ۵۸ (سعيد)

(۳) سنن النسائي، كتاب الصلاة، كتاب الافتتاح، باب ترك القراءة خلف الإمام فيما جهر به ۱۴۱ (قديمي)

(۴) سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة وسننها، أبواب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب إذا قرأ الإمام فلا تقرءوا إلا بأم القرآن ۶۱ (قديمي)

(۵) مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة رضي الله تعالى عنه ۲/۲۴۱، ۲۴۷، ۲۸۰، ۳۰۱، ۳۱۲، ۳۵۴، ۴۱۰، ۴۳۷، ۴۵۸، ۴۷۶، ۴۸۲، ۵۰۱، ۵۰۸، ۵۳۲، ۵۳۸، ۵۴۱، ۵۴۴، ۵۴۷، ۵۵۰، ۵۵۳، ۵۵۶، ۵۵۹، ۵۶۲، ۵۶۵، ۵۶۸، ۵۷۱، ۵۷۴، ۵۷۷، ۵۸۰، ۵۸۳، ۵۸۶، ۵۸۹، ۵۹۲، ۵۹۵، ۵۹۸، ۶۰۱، ۶۰۴، ۶۰۷، ۶۱۰، ۶۱۳، ۶۱۶، ۶۱۹، ۶۲۲، ۶۲۵، ۶۲۸، ۶۳۱، ۶۳۴، ۶۳۷، ۶۴۰، ۶۴۳، ۶۴۶، ۶۴۹، ۶۵۲، ۶۵۵، ۶۵۸، ۶۶۱، ۶۶۴، ۶۶۷، ۶۷۰، ۶۷۳، ۶۷۶، ۶۷۹، ۶۸۲، ۶۸۵، ۶۸۸، ۶۹۱، ۶۹۴، ۶۹۷، ۷۰۰، ۷۰۳، ۷۰۶، ۷۰۹، ۷۱۲، ۷۱۵، ۷۱۸، ۷۲۱، ۷۲۴، ۷۲۷، ۷۳۰، ۷۳۳، ۷۳۶، ۷۳۹، ۷۴۲، ۷۴۵، ۷۴۸، ۷۵۱، ۷۵۴، ۷۵۷، ۷۶۰، ۷۶۳، ۷۶۶، ۷۶۹، ۷۷۲، ۷۷۵، ۷۷۸، ۷۸۱، ۷۸۴، ۷۸۷، ۷۹۰، ۷۹۳، ۷۹۶، ۷۹۹، ۸۰۲، ۸۰۵، ۸۰۸، ۸۱۱، ۸۱۴، ۸۱۷، ۸۲۰، ۸۲۳، ۸۲۶، ۸۲۹، ۸۳۲، ۸۳۵، ۸۳۸، ۸۴۱، ۸۴۴، ۸۴۷، ۸۵۰، ۸۵۳، ۸۵۶، ۸۵۹، ۸۶۲، ۸۶۵، ۸۶۸، ۸۷۱، ۸۷۴، ۸۷۷، ۸۸۰، ۸۸۳، ۸۸۶، ۸۸۹، ۸۹۲، ۸۹۵، ۸۹۸، ۹۰۱، ۹۰۴، ۹۰۷، ۹۱۰، ۹۱۳، ۹۱۶، ۹۱۹، ۹۲۲، ۹۲۵، ۹۲۸، ۹۳۱، ۹۳۴، ۹۳۷، ۹۴۰، ۹۴۳، ۹۴۶، ۹۴۹، ۹۵۲، ۹۵۵، ۹۵۸، ۹۶۱، ۹۶۴، ۹۶۷، ۹۷۰، ۹۷۳، ۹۷۶، ۹۷۹، ۹۸۲، ۹۸۵، ۹۸۸، ۹۹۱، ۹۹۴، ۹۹۷، ۱۰۰۰، ۱۰۰۳، ۱۰۰۶، ۱۰۰۹، ۱۰۱۲، ۱۰۱۵، ۱۰۱۸، ۱۰۲۱، ۱۰۲۴، ۱۰۲۷، ۱۰۳۰، ۱۰۳۳، ۱۰۳۶، ۱۰۳۹، ۱۰۴۲، ۱۰۴۵، ۱۰۴۸، ۱۰۵۱، ۱۰۵۴، ۱۰۵۷، ۱۰۶۰، ۱۰۶۳، ۱۰۶۶، ۱۰۶۹، ۱۰۷۲، ۱۰۷۵، ۱۰۷۸، ۱۰۸۱، ۱۰۸۴، ۱۰۸۷، ۱۰۹۰، ۱۰۹۳، ۱۰۹۶، ۱۰۹۹، ۱۱۰۲، ۱۱۰۵، ۱۱۰۸، ۱۱۱۱، ۱۱۱۴، ۱۱۱۷، ۱۱۲۰، ۱۱۲۳، ۱۱۲۶، ۱۱۲۹، ۱۱۳۲، ۱۱۳۵، ۱۱۳۸، ۱۱۴۱، ۱۱۴۴، ۱۱۴۷، ۱۱۵۰، ۱۱۵۳، ۱۱۵۶، ۱۱۵۹، ۱۱۶۲، ۱۱۶۵، ۱۱۶۸، ۱۱۷۱، ۱۱۷۴، ۱۱۷۷، ۱۱۸۰، ۱۱۸۳، ۱۱۸۶، ۱۱۸۹، ۱۱۹۲، ۱۱۹۵، ۱۱۹۸، ۱۲۰۱، ۱۲۰۴، ۱۲۰۷، ۱۲۱۰، ۱۲۱۳، ۱۲۱۶، ۱۲۱۹، ۱۲۲۲، ۱۲۲۵، ۱۲۲۸، ۱۲۳۱، ۱۲۳۴، ۱۲۳۷، ۱۲۴۰، ۱۲۴۳، ۱۲۴۶، ۱۲۴۹، ۱۲۵۲، ۱۲۵۵، ۱۲۵۸، ۱۲۶۱، ۱۲۶۴، ۱۲۶۷، ۱۲۷۰، ۱۲۷۳، ۱۲۷۶، ۱۲۷۹، ۱۲۸۲، ۱۲۸۵، ۱۲۸۸، ۱۲۹۱، ۱۲۹۴، ۱۲۹۷، ۱۳۰۰، ۱۳۰۳، ۱۳۰۶، ۱۳۰۹، ۱۳۱۲، ۱۳۱۵، ۱۳۱۸، ۱۳۲۱، ۱۳۲۴، ۱۳۲۷، ۱۳۳۰، ۱۳۳۳، ۱۳۳۶، ۱۳۳۹، ۱۳۴۲، ۱۳۴۵، ۱۳۴۸، ۱۳۵۱، ۱۳۵۴، ۱۳۵۷، ۱۳۶۰، ۱۳۶۳، ۱۳۶۶، ۱۳۶۹، ۱۳۷۲، ۱۳۷۵، ۱۳۷۸، ۱۳۸۱، ۱۳۸۴، ۱۳۸۷، ۱۳۹۰، ۱۳۹۳، ۱۳۹۶، ۱۳۹۹، ۱۴۰۲، ۱۴۰۵، ۱۴۰۸، ۱۴۱۱، ۱۴۱۴، ۱۴۱۷، ۱۴۲۰، ۱۴۲۳، ۱۴۲۶، ۱۴۲۹، ۱۴۳۲، ۱۴۳۵، ۱۴۳۸، ۱۴۴۱، ۱۴۴۴، ۱۴۴۷، ۱۴۵۰، ۱۴۵۳، ۱۴۵۶، ۱۴۵۹، ۱۴۶۲، ۱۴۶۵، ۱۴۶۸، ۱۴۷۱، ۱۴۷۴، ۱۴۷۷، ۱۴۸۰، ۱۴۸۳، ۱۴۸۶، ۱۴۸۹، ۱۴۹۲، ۱۴۹۵، ۱۴۹۸، ۱۵۰۱، ۱۵۰۴، ۱۵۰۷، ۱۵۱۰، ۱۵۱۳، ۱۵۱۶، ۱۵۱۹، ۱۵۲۲، ۱۵۲۵، ۱۵۲۸، ۱۵۳۱، ۱۵۳۴، ۱۵۳۷، ۱۵۴۰، ۱۵۴۳، ۱۵۴۶، ۱۵۴۹، ۱۵۵۲، ۱۵۵۵، ۱۵۵۸، ۱۵۶۱، ۱۵۶۴، ۱۵۶۷، ۱۵۷۰، ۱۵۷۳، ۱۵۷۶، ۱۵۷۹، ۱۵۸۲، ۱۵۸۵، ۱۵۸۸، ۱۵۹۱، ۱۵۹۴، ۱۵۹۷، ۱۶۰۰، ۱۶۰۳، ۱۶۰۶، ۱۶۰۹، ۱۶۱۲، ۱۶۱۵، ۱۶۱۸، ۱۶۲۱، ۱۶۲۴، ۱۶۲۷، ۱۶۳۰، ۱۶۳۳، ۱۶۳۶، ۱۶۳۹، ۱۶۴۲، ۱۶۴۵، ۱۶۴۸، ۱۶۵۱، ۱۶۵۴، ۱۶۵۷، ۱۶۶۰، ۱۶۶۳، ۱۶۶۶، ۱۶۶۹، ۱۶۷۲، ۱۶۷۵، ۱۶۷۸، ۱۶۸۱، ۱۶۸۴، ۱۶۸۷، ۱۶۹۰، ۱۶۹۳، ۱۶۹۶، ۱۶۹۹، ۱۷۰۲، ۱۷۰۵، ۱۷۰۸، ۱۷۱۱، ۱۷۱۴، ۱۷۱۷، ۱۷۲۰، ۱۷۲۳، ۱۷۲۶، ۱۷۲۹، ۱۷۳۲، ۱۷۳۵، ۱۷۳۸، ۱۷۴۱، ۱۷۴۴، ۱۷۴۷، ۱۷۵۰، ۱۷۵۳، ۱۷۵۶، ۱۷۵۹، ۱۷۶۲، ۱۷۶۵، ۱۷۶۸، ۱۷۷۱، ۱۷۷۴، ۱۷۷۷، ۱۷۸۰، ۱۷۸۳، ۱۷۸۶، ۱۷۸۹، ۱۷۹۲، ۱۷۹۵، ۱۷۹۸، ۱۸۰۱، ۱۸۰۴، ۱۸۰۷، ۱۸۱۰، ۱۸۱۳، ۱۸۱۶، ۱۸۱۹، ۱۸۲۲، ۱۸۲۵، ۱۸۲۸، ۱۸۳۱، ۱۸۳۴، ۱۸۳۷، ۱۸۴۰، ۱۸۴۳، ۱۸۴۶، ۱۸۴۹، ۱۸۵۲، ۱۸۵۵، ۱۸۵۸، ۱۸۶۱، ۱۸۶۴، ۱۸۶۷، ۱۸۷۰، ۱۸۷۳، ۱۸۷۶، ۱۸۷۹، ۱۸۸۲، ۱۸۸۵، ۱۸۸۸، ۱۸۹۱، ۱۸۹۴، ۱۸۹۷، ۱۹۰۰، ۱۹۰۳، ۱۹۰۶، ۱۹۰۹، ۱۹۱۲، ۱۹۱۵، ۱۹۱۸، ۱۹۲۱، ۱۹۲۴، ۱۹۲۷، ۱۹۳۰، ۱۹۳۳، ۱۹۳۶، ۱۹۳۹، ۱۹۴۲، ۱۹۴۵، ۱۹۴۸، ۱۹۵۱، ۱۹۵۴، ۱۹۵۷، ۱۹۶۰، ۱۹۶۳، ۱۹۶۶، ۱۹۶۹، ۱۹۷۲، ۱۹۷۵، ۱۹۷۸، ۱۹۸۱، ۱۹۸۴، ۱۹۸۷، ۱۹۹۰، ۱۹۹۳، ۱۹۹۶، ۱۹۹۹، ۲۰۰۲، ۲۰۰۵، ۲۰۰۸، ۲۰۱۱، ۲۰۱۴، ۲۰۱۷، ۲۰۲۰، ۲۰۲۳، ۲۰۲۶، ۲۰۲۹، ۲۰۳۲، ۲۰۳۵، ۲۰۳۸، ۲۰۴۱، ۲۰۴۴، ۲۰۴۷، ۲۰۵۰، ۲۰۵۳، ۲۰۵۶، ۲۰۵۹، ۲۰۶۲، ۲۰۶۵، ۲۰۶۸، ۲۰۷۱، ۲۰۷۴، ۲۰۷۷، ۲۰۸۰، ۲۰۸۳، ۲۰۸۶، ۲۰۸۹، ۲۰۹۲، ۲۰۹۵، ۲۰۹۸، ۲۱۰۱، ۲۱۰۴، ۲۱۰۷، ۲۱۱۰، ۲۱۱۳، ۲۱۱۶، ۲۱۱۹، ۲۱۲۲، ۲۱۲۵، ۲۱۲۸، ۲۱۳۱، ۲۱۳۴، ۲۱۳۷، ۲۱۴۰، ۲۱۴۳، ۲۱۴۶، ۲۱۴۹، ۲۱۵۲، ۲۱۵۵، ۲۱۵۸، ۲۱۶۱، ۲۱۶۴، ۲۱۶۷، ۲۱۷۰، ۲۱۷۳، ۲۱۷۶، ۲۱۷۹، ۲۱۸۲، ۲۱۸۵، ۲۱۸۸، ۲۱۹۱، ۲۱۹۴، ۲۱۹۷، ۲۲۰۰، ۲۲۰۳، ۲۲۰۶، ۲۲۰۹، ۲۲۱۲، ۲۲۱۵، ۲۲۱۸، ۲۲۲۱، ۲۲۲۴، ۲۲۲۷، ۲۲۳۰، ۲۲۳۳، ۲۲۳۶، ۲۲۳۹، ۲۲۴۲، ۲۲۴۵، ۲۲۴۸، ۲۲۵۱، ۲۲۵۴، ۲۲۵۷، ۲۲۶۰، ۲۲۶۳، ۲۲۶۶، ۲۲۶۹، ۲۲۷۲، ۲۲۷۵، ۲۲۷۸، ۲۲۸۱، ۲۲۸۴، ۲۲۸۷، ۲۲۹۰، ۲۲۹۳، ۲۲۹۶، ۲۲۹۹، ۲۳۰۲، ۲۳۰۵، ۲۳۰۸، ۲۳۱۱، ۲۳۱۴، ۲۳۱۷، ۲۳۲۰، ۲۳۲۳، ۲۳۲۶، ۲۳۲۹، ۲۳۳۲، ۲۳۳۵، ۲۳۳۸، ۲۳۴۱، ۲۳۴۴، ۲۳۴۷، ۲۳۵۰، ۲۳۵۳، ۲۳۵۶، ۲۳۵۹، ۲۳۶۲، ۲۳۶۵، ۲۳۶۸، ۲۳۷۱، ۲۳۷۴، ۲۳۷۷، ۲۳۸۰، ۲۳۸۳، ۲۳۸۶، ۲۳۸۹، ۲۳۹۲، ۲۳۹۵، ۲۳۹۸، ۲۴۰۱، ۲۴۰۴، ۲۴۰۷، ۲۴۱۰، ۲۴۱۳، ۲۴۱۶، ۲۴۱۹، ۲۴۲۲، ۲۴۲۵، ۲۴۲۸، ۲۴۳۱، ۲۴۳۴، ۲۴۳۷، ۲۴۴۰، ۲۴۴۳، ۲۴۴۶، ۲۴۴۹، ۲۴۵۲، ۲۴۵۵، ۲۴۵۸، ۲۴۶۱، ۲۴۶۴، ۲۴۶۷، ۲۴۷۰، ۲۴۷۳، ۲۴۷۶، ۲۴۷۹، ۲۴۸۲، ۲۴۸۵، ۲۴۸۸، ۲۴۹۱، ۲۴۹۴، ۲۴۹۷، ۲۵۰۰، ۲۵۰۳، ۲۵۰۶، ۲۵۰۹، ۲۵۱۲، ۲۵۱۵، ۲۵۱۸، ۲۵۲۱، ۲۵۲۴، ۲۵۲۷، ۲۵۳۰، ۲۵۳۳، ۲۵۳۶، ۲۵۳۹، ۲۵۴۲، ۲۵۴۵، ۲۵۴۸، ۲۵۵۱، ۲۵۵۴، ۲۵۵۷، ۲۵۶۰، ۲۵۶۳، ۲۵۶۶، ۲۵۶۹، ۲۵۷۲، ۲۵۷۵، ۲۵۷۸، ۲۵۸۱، ۲۵۸۴، ۲۵۸۷، ۲۵۹۰، ۲۵۹۳، ۲۵۹۶، ۲۵۹۹، ۲۶۰۲، ۲۶۰۵، ۲۶۰۸، ۲۶۱۱، ۲۶۱۴، ۲۶۱۷، ۲۶۲۰، ۲۶۲۳، ۲۶۲۶، ۲۶۲۹، ۲۶۳۲، ۲۶۳۵، ۲۶۳۸، ۲۶۴۱، ۲۶۴۴، ۲۶۴۷، ۲۶۵۰، ۲۶۵۳، ۲۶۵۶، ۲۶۵۹، ۲۶۶۲، ۲۶۶۵، ۲۶۶۸، ۲۶۷۱، ۲۶۷۴، ۲۶۷۷، ۲۶۸۰، ۲۶۸۳، ۲۶۸۶، ۲۶۸۹، ۲۶۹۲، ۲۶۹۵، ۲۶۹۸، ۲۷۰۱، ۲۷۰۴، ۲۷۰۷، ۲۷۱۰، ۲۷۱۳، ۲۷۱۶، ۲۷۱۹، ۲۷۲۲، ۲۷۲۵، ۲۷۲۸، ۲۷۳۱، ۲۷۳۴، ۲۷۳۷، ۲۷۴۰، ۲۷۴۳، ۲۷۴۶، ۲۷۴۹، ۲۷۵۲، ۲۷۵۵، ۲۷۵۸، ۲۷۶۱، ۲۷۶۴، ۲۷۶۷، ۲۷۷۰، ۲۷۷۳، ۲۷۷۶، ۲۷۷۹، ۲۷۸۲، ۲۷۸۵، ۲۷۸۸، ۲۷۹۱، ۲۷۹۴، ۲۷۹۷، ۲۸۰۰، ۲۸۰۳، ۲۸۰۶، ۲۸۰۹، ۲۸۱۲، ۲۸۱۵، ۲۸۱۸، ۲۸۲۱، ۲۸۲۴، ۲۸۲۷، ۲۸۳۰، ۲۸۳۳، ۲۸۳۶، ۲۸۳۹، ۲۸۴۲، ۲۸۴۵، ۲۸۴۸، ۲۸۵۱، ۲۸۵۴، ۲۸۵۷، ۲۸۶۰، ۲۸۶۳، ۲۸۶۶، ۲۸۶۹، ۲۸۷۲، ۲۸۷۵، ۲۸۷۸، ۲۸۸۱، ۲۸۸۴، ۲۸۸۷، ۲

www.ahlehaq.org

---

(۱) مسند الامام احمد بن حنبل، حدیث ابی سعید الاشج عن ابی خالد عن عبد اللہ بن ادریس، ۳/۱۷، دار احیاء التراث العربی بیروت۔

(۲) صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ باب التشہد فی الصلوٰۃ، ۱/۱۷۴، قدیمی۔

(۳) سنن ابی داؤد، باب الامام یصلی من قعود، ۱/۸۹، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

(۴) سنن النسائی، باب وجوب قراءۃ ام القرآن للمصلی، ۱/۱۲۱، قدیمی۔

(۵) سنن ابن ماجہ، باب الامام یصلی من قعود، ص ۶۷، میر محمد کتب خانہ کراچی۔

(۶) نیز ملاحظہ ہو: محمد بن الحسن، کتاب الآثار، ص ۶۷، میر محمد کتب خانہ کراچی۔

(۷) شرح معانی الآثار للطحاوی، باب القراءۃ خلف الامام، ص ۱۲۹، سعید۔

فقال رجل منهم: قد قرأ عليكم آنفا [صحيح مسلم: ۱/۱۷۲]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب من جہر بالقراءۃ بعد الفاتحۃ، ۱/۱۷۲، قدیمی۔

(۲) موطا الامام مالک، کتاب الصلاۃ، باب ترک القراءۃ خلف الامام فیما جہر فیہ، ص ۲۸، قدیمی۔

(۳) موطا الامام مالک، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی القرآن، ص ۳۲، قدیمی۔

اہل حدیث کا چیلنج قرأت فاتحہ کے متعلق

سوال [۱۰۳۲]: اہل حدیث نے [illegible] ان لوگوں نے [illegible] ان لوگوں نے [illegible] چیلنج دیا ہے کہ [illegible] حدیث مرفوع متصل سے [illegible] حدیث کی [illegible] ان [illegible] حدیث سے [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

www.ahlehaq.org

کردی گئی ہے، ایسے لوگ ان مسائل کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ گویا ان پر کسی کلام کی گنجائش نہیں ہوا، اس کے پیدا ہونے کے بعد اتحاد مسائل میں، ظاہر ہے اتنی تفصیل نہیں آسکتی، ہوا یہ ہے کہ روایت کی ہے، تو ہم کو کہنا پڑتا ہے کہ صحیح مسلم میں ہے اور ہے "فانصتوا" امام مسلم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

الدر والمحمود، تقریر دار العلوم دیوبند

نماز میں "پاس انفاس" کا حکم

سوال (۱۰۴۲۵): میں نے ہمارے شیخ سے ذکر اسم اللہ کے متعلق یہ حالت سنی ہے، کہ میں حالت نماز (اگر) دل میں وساوس یا نماز کی قرأت بھی وقت یاد کرتے نماز ادا کرتے وقت، وساوس سے نکلنا میری نماز صحیح طور پر ادا ہوئی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

نماز کی حالت میں ان سے پرہیز چاہیے، قرأت امام کی طرف متوجہ رہیں (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۲۲-۵-۶۱ھ

---

(۱) وإذا قرئ فاستمعوا فمثال هو عندي صحيح محتمل: لعله سمعه فلذا قال ليس كل من هو عندي صحيح يصفه فلذا إنما وصفت هذا هو أجمع عندي" (صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، ۱/۱۷۴، قديمي)

قال الله تعالى: "وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا" (الأعراف: ۲۰۴)

"عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا وإذا قرأ فأنصتوا" (سنن أبي داود، باب الإمام يصلي من قعود، ۱/۹۹، مكتبة دار الحديث ملتان)

وسنن النسائي، باب وإذا قرئ القرآن فأنصتوا، ۱/۱۲۲، قديمي)

۲ قال الله تعالى: "وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون" (الأعراف: ۲۰۴)

"عن عامر قال: صلى بنا سعود فسمع ناسا يقرؤون مع الإمام، فلما انصرف قال: أما آن لكم أن تفقهوا؟ أما آن لكم أن تعقلوا؟ "وإذا قرئ القرآن فاستمعوا" كما أمركم الله" (تفسير ابن كثير، الأعراف: ۲۰۴، ۲/۳۰۲، دار الفكر بيروت)

قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: "إذا صليتم فأقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم أحدكم فإذا كبر فكبروا وإذا قرأ فأنصتوا" الخ (صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، ۱/۱۷۴، قديمي)

الفصل الثالث في القراءة المسنونة في الصلاة

(نماز میں قرأت کی مسنون مقدار کا بیان)

امام کا مسنون قرأت کے علاوہ پڑھنے سے نماز کا حکم

— سوال (۱۰۳۱): قرآن پاک پڑھنے میں کثرت کا ثواب ہے، تیسویں پارہ کی چھوٹی سورتیں، سورۂ حجرات سے الٹا شروع کرکے فجر میں امام اس طریقہ سے سورۂ ناس تک ختم کرتا ہے، میں پڑھتا ہوں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ کیا اس سے پورا ثواب ملتا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح سے پڑھنا صحیح نہیں، اس لئے کہ سورۂ یوسف سے اوپر تک لمبی سورتیں ہیں، ان کو چھوڑ کر چھوٹی سورتیں پڑھنا صحیح نہیں، اب آپ بتائیں کہ ایسا کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

سورۂ حجرات سے آخر تک کی ترتیب کی روایت درست ہے، اس کا ثواب ہے، جو روایت اس کی نہیں ہے، اس کا ثواب نہیں ہے (۱)، جو روایت نہیں ہے، اس کی بھی ممانعت نہیں ہے (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۱/ ۷/ ۱۳۹۰ھ۔

---

(۱) "(يسن في الخمس) لامامه ومنفرده. (كره الحلبي، والناس عند غالبهن هزل لمخصل من الحجرات إلى آخر البروج وفي الفجر والظهر والضحى إلى آخر لم يكن - أو سابعة في العصر والعشاء إلخ)". (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ۱/ ۵۰۰، سعيد)

(و كذا في مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، فصل في بيان مسنها، ص ۲۰۲، ۲۰۳، قديمي)

(و كذا في النهر الفائق، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ۱/ ۵۵۳، ۵۵۶، رشيديه)

(۲) "وقال ابن عبد البر: واختار في تتابع عدد التقصير ... والظاهر أن المراد عدد التقصير بحسبه، بل لا يبعد حمل على ما ورد كما قصر سورة من طوال المفصل في الفجر، أو قصر سورة من قصاره عدد التقصير وقت، أو نحو ذلك من الأعذار، لأنه عليه الصلاة والسلام قرأ في الفجر بالمعوذتين لما سمع بكاء صبي خشية أن يشق على أمه، وسورة بقرأ أكثر ما ورد إذا لم يشق لعوده". (الدر المختار، كتاب -

فجر کی نماز میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں؟

سوال [۱۰۳۱]: ہمارے ہاں نماز فجر پڑھا رہے ہیں وقت مکروہ ہوتے ہیں اپنے قرأت میں سورۃ بقرہ یا سورۃ یونس کی مقدار میں لمبی سورۃ قرأت فرماتے ہیں تسبیحات پانچ بار پڑھتے ہیں لیکن کچھ مقتدی کہتے ہیں نماز میں دیر ہو جاتی ہے کچھ کہتے ہیں جلدی کرتے ہیں آپ اپنی نماز پڑھیں ہم اپنی پڑھ لیں گے اور بعض مقتدی تندرست ہیں اور کچھ کمزور ہیں بعض کی بیوی کہتے ہیں جب کہ پیچھے مقتدی کہتے ہیں دیر ہو گئی۔

اب یہ تحریر فرمائیے کہ مقتدی کی رعایت کرتے نماز مختصر پڑھا جائے یا نماز میں خشوع و خضوع لایا جائے نیز شریعت نے مقتدی کی رعایت کرنے کی بھی ضرورت بتائی ہے اور نماز میں خشوع و خضوع لانے کے تسبیحات بھی پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

مقتدیوں کی رعایت کے متعلق جس قدر احادیث ہیں ان سب سے نماز فجر میں طوال مفصل کا پڑھنا ثابت ہے پس سورۂ بقرہ اور سورۂ یونس کا پڑھنا خلاف رعایت اور خلاف مستحب کیسے؟ خاص کر جب کہ مقتدی تندرست اور قوی ہوں۔ (باقی عبارت مخطوط ہے) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

= الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی القراءۃ ۱: ۴۰۲، سعید)

وهذا كله لمن يصلي بنفسه (أو جماعة يحصرون على الوقت والرضى، وعلى الإطالة والقوة)

(بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة ۱: ۴۰۱، دار الكتب العلمية بيروت)

(وكذا في مواقي الفلاح، كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها، ص ۲۶۲، قديمي)

(ويسن أن يكون المسنون المذكور من طوال المفصل ... ويعد في صلاة الفجر والظهر

قوله: (وبعد في صلاة الفجر الخ) ... واعتبر الآثار في قدر ما يقرأ في كل صلاة، وفي الجمع

الصغير: انه يقرأ في الفجر في الركعتين جميعا اربعين أو خمسين أو مائة، الشموني الفاتحة، وفي الحسن

ستين الى مائة، فالعادة أكثر ما يقرأ فيهما، والاربعون أقل فيزيد الاربعين ملاعلى الركعتين بان يقرأ في

الأولى خمسا وعشرين مثلا، وفي الثانية مائتي الى تمام الاربعين فيحصل بالجميع بقدر الإمكان" (حاشية =

تحریرہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

☆.....☆.....☆.....☆

www.ahlehaq.org

= الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، فصل في بيان سننه، ص: ۲۱۳، قديمي)

(۲) (في الحضر) لإمام ومنفرد، ذكره الحلبي، والناس عند غالفلون (طوال المفصل) من الحجرات إلى آخر البروج في الصبح والظهر)" (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ۱/ ۵۳۰، سعيد)

(وكذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ۱/ ۵۹۳، ۵۹۴، رشيديه)

الفصل الرابع في تكرار السورة والآية وتعددها وترتيبها

(رکعت میں ایک سورت وآیت کا تکرار وتعدد اور ترتیب کا بیان)

خلافِ ترتیب پڑھنا

سوال [۴۰۳۰]: [illegible] خلافِ ترتیب آیات پڑھ لیں اور سجدہ کیے بغیر رکوع میں چلے گئے، [illegible] تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] خلافِ ترتیب آیات پڑھنا مکروہ ہے، اس میں [illegible] سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۲۰/۵/۹۰ھ۔

نماز میں خلافِ ترتیب پڑھنا

سوال [illegible]: [illegible] خلافِ ترتیب پڑھ لیں [illegible] سجدہ کیے بغیر رکوع میں چلے گئے [illegible] سجدہ واجب ہے یا نہیں؟ [illegible] خلافِ ترتیب آیات پڑھنے

[illegible] وبجب سجدتان في سجدة وتسقط بترك واحدة

قال الشرنبلالي: [illegible] وفي الفتح: [illegible] الصلاة لا لسجدة التلاوة، صحح وهو [illegible] الصلاة، وصححه الطحطاوي على مراقي الفلاح، باب سجود السهو، ص: ۲۰۰، قديمي)

وفي صورة ما لو قرأ في الثانية سورة قبلها ساهيا [illegible] سجدة التلاوة، لأن مراعاة الترتيب [illegible] وفي واجبات الصلاة من واجبات الصلاة، فلو تركها لا يجب سجود السهو، [illegible] كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۲/ ۶۰۰، زكريا)

وتجب في الجهر الخافت، باب سجود السهو، ۱/ ۴۴۳، زكريا)

ہوگی یا ترتیب واجب ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ترتیب تلاوت واجب ہے مگر واجبات نماز سے نہیں کہ اس کے چھوڑنے سے سجدۂ سہو واجب ہو، بلکہ ترتیب تلاوت سے ہے کہ چھوڑنے سے سجدۂ سہو نہیں ہوگا، کذا فی ہی یا خطا یاتی ہے(۱)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲/۵/۱۴۰۱ھ۔

نماز میں قرأت معکوس

سوال [۴۲۱۰]: اگر نماز میں قرأت میں سورہ قرآن کو الٹا پڑھ دیا جائے تو کیا حکم ہے؟ مثلاً پہلی رکعت میں سورۂ فلق، دوسری میں سورۂ اخلاص؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس سے سجدۂ سہو لازم نہیں ہے(۲)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود، دارالعلوم دیوبند، ۹/۸/۸۶ھ۔

الجواب صحیح: عبدالرؤف غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

مغرب کی نماز میں سورہ کافرون وسورہ لہب پڑھنا

سوال [۴۲۱۱]: امام نے مغرب کی نماز میں پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرون پڑھ کر دوسری رکعت میں

---

(۱) (ویجب (سجدتان بتشهد وسلم لترک واجب)

قوله (لترک واجب) أي من واجبات الصلاة لا صلبية فخرج واجب ترتيب القراءة حتى لو قرأ سورة على عكس ما في الفلاح. كتاب الصلاة باب سجود السهو. ص ۴۹۰ (قديمي)

"لو قرأ سورة على عكس ما في القرآن سورة قبلها ساهيا لا يجب عليه السجود، لأن مراعاة ترتيب السور من واجبات نظم القرآن لا من واجبات الصلاة، فتركه لا يوجب سجود السهو" (المحيط البرهاني، كتاب الصلاة، باب سجود السهو ۲/۱۰۶، رشيديه)

(وكذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو ۲/۳۲۳، رشيديه)

(۲) تقدمة تخريجه تحت العنوان السابق

www.ahlehaq.org

۱۵ ۔۔۔ ۹ ۔۔۔ ج ۔۔۔ قرآن کریم کی تلاوت کی نیت سے ہاتھ میں لینا اور پڑھنا بلاشبہ ثواب کا موجب ہے اور ایسا کرنے والوں کو ہم بھی ثواب کی نیت سے پڑھتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ صورت مذکورہ میں بے وضو ہونا بھی بے ادبی ہونا واجب نہیں (۱) ۔۔۔ باب قرأۃ القرآن ص

۲ ۔۔۔ ہدایہ اولین، باب الحدث فی الصلوٰۃ، ۱۱۳ ۔۔۔ ۹۲ھ۔

۳ ۔۔۔ باب الحیض، ج ۱، ص ۱۹۱ ۔۔۔ ۹۲ھ۔

سورۂ فتح کے ختم ہونے سے پہلے رکوع کرنا

مسئلہ (۲۸۲۱): قرآن کریم سے پڑھتے ہوئے سورۂ فتح کے دوسرے رکوع کے آخری الفاظ میں [illegible] ہے [illegible] مقتدی [illegible] کیا مقتدی کو رکوع میں جانا چاہئے یا امام کے ساتھ سورۂ فتح ختم ہونے پر رکوع میں جانا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

امام کو چاہئے کہ سورۂ فتح ختم ہونے پر رکوع کرے (۲) ۔۔۔ فتاویٰ دارالعلوم، ج ۳، ص ۹۲ھ۔

---

(۱) ویکرہ التفضل بسورۃ قصیرۃ وقولہ ویکرہ التفضل بسورۃ قصیرۃ أو سورۃ قصیرۃ غیر ملائمۃ بخلاف ما یلیہا لأن الکراھۃ لأجل الملائمۃ اھ کذا فی الکفایۃ وإطالۃ الثالثۃ کالثانیۃ کذا فی الکافی۔ (البحر المحیط مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، فصل یلی باب الإمامۃ، ۱/۵۶۹، سعید)

(۲) ویکرہ تفضیل بعض السور من قراءۃ رکعۃ علی بعض لما فیہ من ہجر البعض والہجر وقال بعضہم لا یکرہ لما کان لسورۃ طویلۃ الخ (حلبی کبیر، علی ہامش الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی المکروہات، ص ۳۵۲، قدیمی)

وکذا فی المحیط (النہر، کتاب الصلاۃ، مقدمات الصلاۃ، تتمات فیما یکرہ فی القرآن، ص ۳۹۰، سہیل اکیڈمی لاہور)

(۳) وھو أقصر سورۃ کالکوثر أو ما یقاربہا وھو ثلاث آیات قصار نحو إذا زلزلت أو خمس وھو ثلاث طوال أو سبع وھو آیتان کالرحمٰن أو ست کالملک أو إحدی عشرۃ کعم یتساءلون عند أبی حنیفۃ (الدر المختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۱/۵۵۲، سعید)

چھوٹی سورت کا چھوڑ دینا

سوال (۱۰۳۱): [illegible] چھوڑ دی جائے یا پہلے اور پچھلی سورت پڑھی جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: [illegible]

الجواب صحیح: [illegible]

درمیان سے ایک آیت کا چھوٹ جانا

سوال (۱۰۳۲): [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: [illegible]

الجواب صحیح: [illegible]

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے طویل کرنا

سوال [۲۱۴۵]: پہلی رکعت سے دوسری رکعت میں قرأت طویل ہونی چاہئے یا برعکس ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

دوسری رکعت پہلی رکعت سے طویل ہونی چاہئے یا برعکس ہونا چاہئے؟ جہاں تک ثابت

www.ahlehaq.org

- والسلام علی المعوذتین" (البحر المحیط، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ۱/۵۳۳، سعید)

"ویکرہ تطویل الرکعۃ الثانیۃ علی الرکعۃ الأولی بثلاث آیات فاکثر"

أقول: ثلاث آیات إنما قید بہا، لأنہ لا کراھۃ فیما دونہا لما ورد أنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صلی الفجر بالمعوذتین والکافرون أطول من الأولی بآیۃ، وکراھۃ الإطالۃ بالثلاث فاکثر فی غیر ما وردت بہ السنۃ تنزیہیۃ" (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی المکروہات الصلاۃ، ص: ۲۵۱، قدیمی)

(وکذا فی البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۱/۵۹، رشیدیہ)

(۱) عن عمیر مولی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان یقرأ فی الصبح یوم الجمعۃ بسبح اسم ربک الأعلی وھل أتاک حدیث الغاشیۃ، قال: وربما اجتمعا فی یوم واحد فقرأ بہما" (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما یقرأ فی الجمعۃ، ۱/۱۶۰، رحمانیہ لاہور)

"وقد یجاب بأن ھذہ الکراھۃ فی غیر ما ورد ت بہ السنۃ، وأما ما ورد تعہ علیہ الصلاۃ والسلام فی شیء من السنوات فلا" (البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۱/۵۹، رشیدیہ)

(وکذا فی رد المحتار، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ۱/۵۳۳، سعید)

باب في مسائل زلة القارئ

(قراءت میں غلطی کرنے کا بیان)

نماز میں "وسيق الذين كفروا" کے بعد "فتحت أبوابها" پڑھنا

مسئلہ (۱۰۲۰۲۰۱): ہندی نمازیں (دورکعتی) [illegible] سورۂ فجر کے بعد [illegible]

[illegible] (۱) اب اس سے آگے [illegible] ہوئی ہے، پڑھنا چاہیے تھا [illegible] (۲) اور پڑھ گئے [illegible] آیت [illegible] آگے [illegible] ہو گئی تھی، وہ باطل نہیں ہوئی۔ [illegible] ہے، اگر صرف یہی آیت پڑھی جاتی تو نماز فاسد ہو جاتی، [illegible] نماز [illegible] ہوئی یا نہیں؟ [illegible] صورت حسب مسئلہ یہ ہے کہ اس صورت میں نماز ہوئی یا نہیں؟ [illegible] نماز [illegible] ضرورت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً:

اس [illegible] سے معنی بگڑ جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس لیے [illegible] پڑھا ہوا [illegible] تھا، اب [illegible] اپنی [illegible] نماز [illegible] (۳) بقیہ آیات پڑھی گئی ہے، وہ سب [illegible] نے [illegible] میں [illegible] غلطی کر دی [illegible]

---

(۱) الزمر: ۷۱

(۲) الزمر: ۷۱

(۳) الزمر: ۷۳

(۴) [illegible] الشافعي أن ما غير المعنى تغيرا يكون استفادة كفراً يفسد في جميع ذلك، سواء كان في الصلاة أو لا. للآتاني (أحمد فيه بقول المتقدمين لانضباط قواعدهم وكون قواعدهم ضوابط)

(۵) [illegible] باب الصلاة، مطلب في مسائل زلة القارئ: ۱/۶۶۳، سعيد)

ان میں غلطی کرتا ہے، تین آیات سے پہلے ہو یا بعد میں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۲/۳/۱۳۹۱ھ۔

آیت کا کچھ حصہ حذف کر دینے سے نماز کا حکم

سوال[۱۳۴۸۷]: سورۂ حشر کا آخری رکوع (لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ سے شروع کیا اور وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تک پڑھا، لیکن غلطی سے قصداً عامداً بھول گئے، بعد ختم نماز ایک مقتدی نے جب کہ نماز نہیں ہوئی دوبارہ پڑھائی جائے، امام صاحب نے یہ کہا نماز ہوگئی، اس لئے کہ چھوٹی ہوئی تین آیت کے علاوہ پڑھ چکا ہوں، لیکن چند لوگوں نے نہیں، امام صاحب کا انکار اور چند آدمیوں کا زور، جماعت دوبارہ پڑھنا درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

واضح رہے درست ہوگی (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۲/۸۹ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین، دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۲/۸۹ھ۔

ایک آیت کے چھوٹ جانے سے نماز کا حکم

سوال[۱۳۴۸۸]: ایک امام نے جہری فرض نماز میں سہواً سورۂ [illegible]

---

(۱) وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارئ، وصححا ذكر كلمة مكان كلمة: ۱/ ۸۰، رشيديه.

(۲) وكذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، تكميل: زلة القارئ من أهم مسائل، ص: ۳۲۰، قديمي.

(۱) "وإن لم يمكن (الحذف) على وجه الإيجاز والترخيص، فإن كان لا يغير المعنى: لا تفسد صلاته". الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارئ، ومنها حذف حرف: ۱/ ۷۰، رشيديه.

(۲) وكذا في الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في حذف حرف من كلمة: ۱/ ۹۶، إدارة القرآن كراچي.

(۳) وكذا في فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، فصل في القراءة: ۱/ ۵۰، رشيديه.

فتاوی محمودیہ جلد بیست و نہم ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

سے چھوٹ جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، نماز بدستور واجب رہتی ہے (۱) ۔۔۔ اس پر امام صاحب کو مبارکباد دینا شیطان کو قیم بنانا ہے، ایسا نہ کیا جائے، تشہیر کردینا ہے (۲) جس سے ایسا گناہ ہے اس سے امام صاحب سے معافی مانگنا واجب ہے، ۱۲ منہ

تین مرتبہ لیا جائے، واللہ

باجیوں کی گھن گھن تو تو تا تا تا

والفتن کا طریقہ ہے، جو کہ حضرات معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث وفی یدی فئۃ کی تشریح میں اور دیگر مواقع میں حضرات اہل العلم بین رحمہم اللہ تعالیٰ کی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے جس کا التزام بھی راقم سطور نے کیا ہے (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۸ / ۹ / ۹۲ھ۔

وفی الحدیث: ما عائشۃ أفسد الناس غداۃ یبعث اللہ تعالیٰ عبدا من عبیدہ القاعد الذی یصف الرجل اللہ تعالیٰ، فأتی عائشۃ فطفقت تحمدہ وتسأل أبویہ حتی یسمیہما: (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان ۲ / ۲۰۴، قدیمی)

وفی ظاہر کلام السروجی فی شرح مسلم الإجماع علی تحریم تصویر الحیوان، وقال سواء صنعہ لما یمتہن، أو لغیرہ فصنعہ حرام بکل حال لأن فیہ مضاہاۃ لخلق اللہ تعالیٰ، وسواء کان فی ثوب، أو بساط، أو دراہم، وحائط، وغیرہا اھ: (رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیہا، مطلب اذا تردد الحکم بین سنۃ وبدعۃ ۱ / ۶۵۹، سعید)

وکذا فی البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیہا ۲ / ۴۹، رشیدیہ)

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "من أحدث فی أمرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد": (صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا علی صلح جور فہو رد ۱ / ۳۷۱، قدیمی)

وعنہا، أن البدعۃ ما أحدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من علم أو عمل وحال نوع شبیہۃ ومحسان، وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما فالفیہ": (رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ ۱ / ۵۶۰، ۵۶۱، سعید)

وروی اللہ طائفۃ من المبتدعۃ فی بعض أقطار الہند، حیث واظبوا علی أن الإمام ومن معہ یقرؤون بعد تسلیمۃ بعد قراءۃ تلیہ "اللہم أنت السلام ومنک السلام الخ" فإذا قرءوا من فعل السنن والنوافل بعد تسلیمۃ الإمام عطف القاعۃ جہرا بدعۃ مرۃ ثانیۃ، والمقتدون یوافقون علی ذلک، وقد جری العمل منہم بہ ہلک فعسی سبیل الاشراع والمواظبۃ حتی إن بعض العوام اعتقدوا أن قراءۃ بعد السنن والنوافل بالجماع الإمام والمتأخرین من ضروری واجب، وإن لم یرض بذلک یعدونہ عن الإمامۃ ویعزلونہ، ولا یصلون خلف من لا یقتدی بمثل فعلہم، وإنہ إن ہذا أمر محدث فی الدین: (علماء السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب الاحرام بعد الصلاۃ وکتبہ بعد البدعۃ والذاکر بعد الصلاۃ ۳ / ۱۶، إفادۃ القرآن کراچی)

زیر، زبر، پیش کی غلطیاں کرنا

سوال [۴۳۴۰]: یہاں جامع مسجد کے امام صاحب قرأت میں زیر، زبر، پیش کی غلطیاں کرتے ہیں، مثلاً: ﴿وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ﴾ میں ﴿إِلَّا اللَّهُ﴾ کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں، جیسا کہ سورۂ زلزال میں ﴿يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ﴾ میں ﴿يَوْمَئِذٍ﴾ کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں، سورۂ مرسلات میں ﴿وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ﴾ میں ﴿أُقِّتَتْ﴾ کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ زیر، زبر، پیش کی غلطی سے نماز میں کوئی فرق آتا ہے یا نہیں؟ اگر نماز میں فرق آتا ہے تو کس قسم کا فرق آتا ہے؟ فاسد یا باطل ہو جاتی ہیں تو ان کو قضا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر قضا پڑھنی ضروری ہے تو کس قدر نمازوں کی قضا پڑھنی ہوگی؟ علاوہ ازیں جو لوگ یہ زیر، زبر، پیش کی غلطیاں نہیں کرتے، ان کے پیچھے ان امام صاحب کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ یہاں تک کہ بعض لوگ یہ غلطیاں ہوتی ہیں، لہٰذا ایسے شخص کو امامت کا مستحق ہونا یا نہ ہونا مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

ان چار دں غلطیوں کی وجہ سے نماز [واجب الاعادہ نہیں (۱)]، ان کی توجیہ ہو سکتی ہے، لہٰذا کوئی وجہ نہ ہونے کے لئے دوری تاویل ہو تو بھی نماز ہو جاتی ہے، لیکن ان غلطیوں سے احتراز ضروری ہے، ہر صاحب علم ان غلطیوں کرتے ہوں گے جن کی توجیہ ہو سکے، ان کے لئے چاہئے کہ ان کو چھوڑ دیں، ہر مسلمان شخص کے ذمہ واقعہ (۲) ہے، پھر نماز میں ویسی سورتیں پڑھا کریں (۳) اور غلطیوں سے بچنے کی کوشش کریں، پھر اگر کوئی شخص ایسا نہ کرے تو وہ شخص گنہگار ہوگا

---

(۱) وإذا لحن في الإعراب لحناً لا يغير المعنى على قراءة لا تؤخذ حينئذ لا تفسد صلاة بالإجماع (۲) الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في إقامة الصلاة، ومهما تحفظ في الإعراب (۱/۷۴، رشيديه)

(۲) وكذا في فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، فصل في قراءة القرآن حفظ الخ (۱/۱۳۴، رشيديه)

(۳) وكذا في الفتاوى الدار خانية، كتاب الصلاة، الفصل العاشر في التحن في الإعراب (۱/۴۹۳، ۴۹۴، إدارة القرآن كراچي)

(۴) "وحفظ فاتحة الكتاب وسورة واجب على كل مسلم ويكره مفصل نبي ومن المواجب"

... (illegible) ...

... (illegible) ...

... (illegible) ...

آیات پر وصل اور غیر آیت کے فصل کرنا

سوال [۱۳۹] : یا امام سے پڑھتے ہیں آیت کے کلمات میں اصل اور فصل پڑھنے سے کہیں کہیں یہاں آیت ہیں وہاں فاصلہ سے اور جہاں آیت نہیں وہاں کہنے سے اور یہ بات ان عادت میں داخل ہوا اور ان کو بچپن سے پڑھتے آئے ہیں اب سمجھائیں جاتے ہیں تو نہیں چھوٹتی کیا یہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جب کہ یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ سے فصل کرنا ثابت ہے تو اقتدا کرنی ہے (قصداً ایسا نہیں کرنا

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد فی الصلاۃ، ۱/۶۳۹، ۶۴۰۔

(۲) الحفظ: حفظ الغنی ما تحرر الصلاۃ، وھو القرآن فی زماننا، حتی لو حفظ جمیع القرآن فی مدۃ کاملۃ لکنہ لا یحسن قراءۃ آیۃ من القرآن، وحفظ جمیع القرآن فی مدۃ کاملۃ لکنہ یحسن قراءۃ آیۃ من القرآن، فالثانی ھو الحافظ دون الاول، کذا فی التبیین، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۱/۵۴۱، رشیدیہ۔

(۳) عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رجلاً من الصحابۃ یقول: سمعت ابا مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بحسب امرئ من الشر ان یشیر باصبعہ الی اخیہ المسلم، الا ان الشر ھھنا، الا ان الشر ھھنا، الا ان الشر ھھنا، ان کان فی الصحراء فصیروا صغیرھم، وکبیرھم، وقلیلھم، وکثیرھم، وادبارھم، الا ان یکون شیء یعلمہ لا یعلمہ غیرہ فیصلحہ

چاہیے (۱) اتقاء واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۸/۱۰/۱۴۰۱ھ

چند آیات موقوف پر وقف وصل کا حکم

سوال [۱۰۴۵۲]: دورانِ تعلیم میں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی آیت پڑھتے ہیں یا سنتے ہیں تو اس کی پانچ چھ آیتوں کے بعد دوسری آیت میں [illegible] پڑھتا ہے یا [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے یا [illegible] پڑھتے ہیں یا [illegible] وہ لوگوں سے پوچھتے ہیں تو کیا کہنا چاہیے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

دورانِ تعلیم [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے

"غیر المغضوب علیہم" کے بجائے "ضیر المغضوب" پڑھنا

سوال [۴۲۹۲]: [illegible] "غیر المغضوب علیہم" کے بجائے "ضیر المغضوب" [illegible] (ض) [illegible] ولا الضالین" [illegible] ولا الضالین" [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] (۱) [illegible] ہے [illegible] ولا الضالین [illegible]

ہ [illegible] ہیں [illegible] ہکذا فی المحیط [illegible] فتاویٰ الھندیۃ کتاب الصلاۃ الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ الفصل الخامس فی زلۃ القاری، ج ۱، ص [illegible]

وکذا فی المحیط البرہانی، کتاب الصلاۃ الفصل الخامس فی الوقف والوصل والابتداء، ج ۱، ص [illegible] مکتبہ غفاریہ کوئٹہ)

وکذا فی الفتاویٰ التاتارخانیۃ کتاب الصلاۃ الفصل الثانی عشر فی زلۃ القاری، ج ۱، ص [illegible]

(۱) فان لم یکن صلتہ فی القرآن والمعنی یتغیر تغیرا فاحشا یفسد ایضا کذا فی الکبری، وان کان التغیر [illegible] وان لم یکن منہ فی القرآن ولا معنی لہ کذا فی التاتارخانیۃ، وان لم یتغیر کذا فی الخلاصۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس فی زلۃ القاری، ج ۱، ص [illegible]

وکذا فی الدر المختار شرح تنویر الابصار وجامع البحار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب فی زلۃ القاری، ج ۱، ص [illegible]

وکذا فی حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مکروہات الصلاۃ، فصل فی زلۃ القاری، ص [illegible]

نماز میں "واللہ خیر الرازقین" کی جگہ "خیر الظالمین" پڑھنا

سوال [۳۴۵۱]: [illegible] نماز میں "واللہ خیر الرازقین" کی جگہ "خیر الظالمین" پڑھ دیا [illegible] نماز کے بعد [illegible] نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی یا نہیں؟ [illegible] نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا [illegible] نماز دوبارہ پڑھی۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے، اور [illegible] نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) وسببها ذكر كلمة مكان كلمة على وجه الدعاء ... وإن كان في القرآن ولو ذكر لا على وجه الدعاء في الصحيح، لو قرأ وعد عليه إن كان في الصلاة لم تفسد وإن لم يكن فسدت، وهو الصحيح من مذهب أبي حنيفة رحمه الله تعالى، هكذا في الخلاصة. (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارئ، ۱/۷۸، رشيديه)

(۲) وإن أخطأ وذكر كلمة مكان كلمة ... وإن كان الكلمة التي قرأ في القرآن فيها نفي وجحد نحو أن كان مكان ما أو مكان لا، وإن كان بخلافه نحو أن قرأ وعد عليه إن كان مكان فعل، أو قرأ الشيطان على العرش سوى الله مكان ثم استوى على العرش أو على العكس في خانية. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة، الفصل الثاني عشر في القراءة، ۱/۵۲۰، رشيديه)

(۳) المسألة الثانية وهي حرف مرتب مع حرف آخر إن كانت الكلمة التي فيها الحرف في القرآن ولم يتغير به المعنى المراد لا تفسد ... وإن خرجت به عن لفظ القرآن ولم يتغير به المعنى تفسد عند محمد خلافاً لأبي يوسف ... وإن لم تخرج به عن لفظ القرآن ويتغير به المعنى فإن كان لا يتأتى بدون الفعل كما لو قرأ ولا تحسبون مكان ما تحسبون ... فالصحيح أنها لا تفسد، وإن كان يتأتى بدون الفعل كما لو قرأ ولا تحسبون مكان ما تحسبون ... فالصحيح أنها تفسد، كذا في التتارخانية عن المحيط. (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارئ، ۱/۷۹، رشيديه)

(۴) قوله كلمة مع نفي إلخ، هذا على إطلاقه ينبغي أن يقيد بما إذا كان الكلمة التي جيء بها مع حرف النفي ... فلا يفسد على ما في الخانية وغيرها. (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في زلة القارئ، ۲/۴۰۳، سعيد)

تھا اس لئے وہ اس کی ذمہ داری سے بری ہو گئے (۱) البتہ اگر ان کو اس کا علم تھا کہ یہ شخص ان کے ساتھ دھوکہ کر رہا ہے تو ان کو اس کی ذمہ داری ہوگی (۲)۔

اگر ان کو اس کا علم نہ تھا اور اپنی طرف سے انہوں نے تحقیق کر لی تھی تو ان کو اس کی ذمہ داری نہیں ہوگی اس لئے کہ وہ اس کے ذمہ دار نہیں ہیں اس کا ذمہ دار وہ شخص ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ صورت میں اگر وہ شخص (۳) ایسی قیمت کہ جس پر وہ بیچنے سے پہلے راضی نہ تھا اس کے ساتھ ایسی مجبوری کی وجہ سے فروخت کرنے پر مجبور ہوا جس سے اس کے ساتھ سخت ناانصافی ہوئی ہے (۴)

---

(۱) لقوله تعالى في القرآن: ولا تزر وازرة وزر أخرى. وقوله في الحديث المتفق عليه: إنما الأعمال بالنيات. وقوله في الحديث الصحيح: فمن غشنا فليس منا. وقوله في القرآن: ولا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، مطلب مسائل زلة القارئ، ۱/۶۳۴، ۶۳۵، سعيد)

(۲) لأن من غش غيره تعالى في أمور الدين كفر. (الفتاوى الهندية، كتاب السير، مراعات الكفر أنواع، وفيه: ما يتعلق بالمعاملات، ۲/۲۵۶، سعيد)

وكذا في المحيط البرهاني، كتاب السير، الفصل الثاني في مراعاة المرتدين وما هو في معناه، ۵/۵۵۳، مكتبه غفاريه كوئٹه.

وكذا في الفتاوى التاتارخانية، كتاب احكام المرتدين، مسائل تتعلق بالمعاملات، ۱۲/۲۲۵، الفاروق اكيڈمي كراچي.

(۳) بقدر ما يحتمل في مثله عادة

(۴) لوجود طرفي الغبن والتغرير فيها القصة

والحاصل أن الغبن الفاحش، وهو أن ينقص الأول الثمن نقصا لا يتغابن الناس فيه عادة، وكذا التغرير الفاحش في كل شيء، وهو ما لا يدخل تحت تقويم المقومين، أو يدخل تحت التقويم لكن بتفاوت فاحش، كما في المحيط السرخسي. (رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ۹/۱۰۰، سعيد)

وكذا في حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ۴/۲۳۲، دار المعرفة بيروت.

وكذا في كتاب الأصل، كتاب الحظر والإباحة، باب خيار الشرط في البيوع، ۷/۲۰۳، مكتبه قاديه فيصل آباد.

(۵) لأنه لا حاجة إليها وهي دون ذلك كله بقدر يخرج المتعارف، وحده أن لا يدخل تحت تقويم المقومين، وحده

ناراضی یک مشت شرعی تحمل تصور کرتے ہوئے رکھنا موجب ثواب ہے اور اس سے رکھنا امامت کا سے تکلیف مل جائے اور صلی پڑ لے سے کوئی نہیں رہ سکتا، یہ تو یا صلی کی قید ہے اصل پاک قلوب و نیات کو دیکھتے ہیں، نیت کے صحیح کر لینے کا وقت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

املاہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۹/ ۵/ ۱۴۰۰ھ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

www.ahlehaq.org

---

* كذا في فتح القدير، كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء والكفارة ۲: ۳۵۲، رشيديه)

(وكذا في مرقاة المفاتيح، كتاب الطهارة، باب السواك، الفصل الأول، رقم الحديث: ۳۷۹، ۲: ۹۳، رشيديه)

باب الوتر

(وتر کی نماز کا بیان)

جماعت فرض پڑھنے کی صورت میں جماعتِ وتر میں شریک ہونا

سوال [۱۰۳۹۵] وتر کی نماز عشاء کے بعد سے فجر تک پڑھ سکتے ہیں، تو کیا جماعت سے پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

کچھ تراویح باقی ہونے کی صورت میں جماعتِ وتر میں شریک ہونا

سوال [۱۰۴۰۰] اگر کوئی شخص عشاء کے بعد تراویح کی جماعت میں شریک ہوا، اور جماعت تراویح ختم ہونے کے بعد وتر جماعت سے پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible] جماعت تراویح ختم ہونے کے بعد وتر کی جماعت میں شریک ہوا، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد علماء نے فرض نماز میں جماعت ثانیہ کی اجازت نہیں دی ہے، وتر کی جماعت میں شریک ہونے والے کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر اپنی باقی نماز پڑھنی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، جماعت صلاۃ التراویح ۲/۴۱۰، سعید

من الترجیح، أو لم یدرك شیئاً منها لو مع الامام فی غیر الرابعۃ علی الصحیح" (عالمگیری، ۱/۱۱۷، ط: ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

وتر کی تیسری رکعت کے رکوع میں شریک ہونے والے کے لئے قنوت کا حکم

سوال [۴۰۳۱]: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں، وتر کی نماز باجماعت ہو رہی تھی، ایک آدمی آیا اور آخری رکعت میں جب کہ امام نے رکوع کر لیا تھا، شامل ہو گیا، اب وہ اپنی نماز کیسے پوری کرے، یعنی اس نماز آخری رکعت میں قنوت پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

ہمارے کہا گیا ہے کہ امام کو پڑھنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اس نے آخری رکعت پالی، قنوت پڑھنے کے متعلق بھی اختلاف ہے، بعض ائمہ فرماتے ہیں کہ سنت ہے اور بعض نے نماز کا ایک واجب ہے، جو لوگ قنوت کو واجب مانتے ہیں، ان کے نزدیک بھی اس صورت میں پڑھنے کی ضرورت نہیں رہے گی، کیونکہ وہ سبق ہے، لیکن قنوت اصل میں امام ہی پڑھے کو کہا گیا ہے۔

آپ سے دریافت یہ کرنا ہے کہ نہ پڑھنے کی صورت میں یا مثل ہے اور پڑھنے کی صورت میں کہاں سے استدلال کرتے ہیں اور دونوں میں مفتی بہ قول کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

قنوت وتر کی تیسری رکعت میں پڑھنا واجب ہے(۱) اگر رمضان المبارک میں جب کہ امام تیسری

---

(۱) (الفتاوی الهندیة، کتاب الصلاة، الباب السابع في النوافل، الفصل الرابع: ۱/ ۱۱۷، رشیدیه)

"إن قنت مع الإمام تربعا أو سر وبحنان لو أكثر، هل يقضيها قبل الوتر، أو بعده فيه تفصيلا ذكره في الذخيرة فقال اختلف مشايخ زماننا قال بعضهم: يؤمر مع الإمام به يقضي ما فاته في التراويح، وقال بعضهم: يقضي التراويح تصير كأنه يوتر" (الحلبي الكبير، ومن فاته شيء من الوتر والتراويح، ص: ۶۰۳، سهيل أكيدمي لاهور)

(وكذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل: ۲/ ۶۳، رشیدیه)

(۲) "قوله: (وقنوت الوتر) أي: وقراءة القنوت في الوتر واجبة" (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب

رکعت میں قنوت پڑھ کر رکوع میں شامل ہوئی، اس رکعت والی مسبوق کو رکوع میں شامل ہونے، اور امام کو سجدہ سہو کرنے کے بعد یہ شخص اپنی رکعت پڑھنے کا، اور قنوت نہ پڑھنے کا، اور قنوت دوسری رکعت میں پڑھنے کا، اب جو امام نے سجدہ سہو کیا ہے، اس میں یہ شخص بھی شریک ہوگیا، اور امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا۔

[illegible]

حکم: (۱) [illegible] (۲) [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۰/۱۲/۱۴۰۰ھ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

= صفة الصلاة، ۲۲۹ (رشیدیہ)

(۱) کما في الدر المختار، کتاب الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ۱/ ۴۹۱، سعید)

(۲) کما في البنایة، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ۲/ ۱۹۹، ۲۰۰، رشیدیہ)

(۳) وفي الخلاصة، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ص ۳۹۵، ۳۹۶، قدیمی)

وإذا المسبوق شفع مع إمامه فقط، وبصر منفردا يأتي بركعتين مع الإمام ثم بركعة بالثناء

(قوله: شفع مع إمامه فقط) ولا يأتي به أيضا لأنه حاضر، وإن قنت مع الإمام قضاه كذلك موصولا به، فلو سها في ثنائي كان كذلك تكرار للقنوت اهـ. قوله: (وبصر منفردا ثم أتى بثلاثي به قنت بمقتضى الأصل حتى لو سها في الأخيرين قضاه قبيد أن الركعتين لكن مؤديا له في غير موضعه) (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ۱/ ۴۸۳، دار المعرفة بيروت)

(۴) کما في البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۶۵، رشیدیہ)

باب السنن والنوافل

الفصل الأول في السنن المؤكدة

(سنن مؤکدہ کا بیان)

جماعتِ فجر کے وقت سنت پڑھنا

سوال (۴۰۳۱): فجر کی سنتوں کے پڑھنے میں بہت اختلاف ہے بعض یوں کہتے ہیں

الف: جس وقت جماعت ہو رہی ہے اس وقت مطلقاً نہ پڑھے چاہے مسجد کے دروازہ پر جماعت ہو رہی ہو تو وہ بھی اسی وقت پڑھے۔

ب: بعض یوں کہتے ہیں کہ جہاں امام صاحب نہ دیکھتا ہو وہاں سنت پڑھ لینی چاہیے۔

ج: بعض یوں کہتے ہیں کہ امام کی آواز جہاں نہ آوے وہاں سنت پڑھ لے۔

د: جو ایک مسجد میں خارج مسجد ہو رہی ہیں صف میں، اگر وہ فرض پڑھ کر سنتیں پڑھنے آویں اور خارج مسجد جو فرض والوں نے بعد مسجد کے فرش سے ہے اور خارج مسجد کی فی صف فرض والے اس پر سنت پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ہ: اور بعض جگہ مسجد میں ادا کی نے معلوم ہوا کہ سنت کی نماز جائز فرش پر ہوتی ہے یا نہ درست ہوتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

صحیح فی المتون نے لئے اصل طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے مکان پر ہی پڑھ کر جائے، اگر اس کا موقع نہیں ملا اور مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ جماعت شروع ہو چکی ہے اور اس کو امید ہے کہ سنتیں پڑھ کر بھی جماعت میں شریک ہو جائے گا تو سنتیں پڑھ لے، مضطر ہے، رہا فجر وغیرہ میں پڑھنا، اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ مسجد جماعت ہو رہی ہو تو مسجد میں ایک طرف کو پڑھ لے، اگر مسجد جماعت ہو رہی ہو اور اندر جانے کا راستہ ہو تو نمازیوں کے پیچھے سے نہ جائے، اور

www.ahlehaq.org

اور نہ پڑھے(۱)، اگر ایک جگہ نہ ہو یا وقت نہ ہو تو مختلف جگہ پر جماعت میں شریک ہو سکے تو جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ایسے شخص سے نہ پڑھے کہ مکروہ ہے(۲)، پھر طلوع آفتاب کے بعد پڑھے(۳)۔

---

(۱) عن عمرة عن عائشة قال سألت عائشة رضي الله تعالى عنها عن صلاة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيتي قبل الظهر اربعا ... وكان يصلي قبل الفجر ركعتين ثم يخرج فيصلي بالناس صلاة الفجر (سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب تفريع ابواب التطوع وركعات السنة، ۱: ۱۷۹، رحمانيه لاهور)

والحاصل ان السنة في سنة الفجر ان يأتي بها في بيته، والا فان كان عند باب المسجد مكان صلاها فيه وإلا صلاها في الشتوي أو الصيفي ان كان للمسجد موضعان، والا فخلف الصف عند سارية لكن قيد إذا كان للمسجد موضعان والاماء في احدهما ... (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، مطلب فيما الإساءة دون الكراهة أو تخلص ۲: ۵۳، سعيد)

وكذا في الحلبي الكبير، كتاب الصلاة، فصل في النوافل، فروع، ص ۴۹۶، سهيل اكيدمي لاهور)

(۲) "وإذا خاف فوت ركعتي الفجر لاشتغاله بسنتها تركها لتكون الجماعة أكمل والا بأن رجا ادراك ركعة لا يتركها بل يصليها عند باب المسجد إن وجد مكانا والا تركها؛ لأن ترك المكروه مقدم على فعل السنة

(قوله عند باب المسجد) فإن لم يكن على باب المسجد موضع لنصلاة يصليه في المسجد خلف سارية من سواري المسجد، وانما كره أن يصليها مخالطا للصف محاذيا للجماعة والذي يبلي ذلك خلف الصف من غير حائل اهـ (قوله والا تركها) وعلى هذا فمن كره صلاتها في المسجد ينبغي أن لا يصلي فيه إذا لم يكن عند بابه مكان؛ لأن ترك المكروه مقدم على فعل السنة وانما يكون كراهة أن يصليها مخالطا للصف كما يفعله كثير من الجهلة" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، مطلب فيما الإساءة دون الكراهة أو تخلص ۲: ۵۴، سعيد)

وكذا في الحلبي الكبير، كتاب الصلاة، فصل في النوافل، فروع، ص ۴۹۶، سهيل اكيدمي لاهور)

وكذا في فتح القدير، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة ۱: ۴۵۳، مصطفى البابي الحلبي مصر)

(۳) "وقال محمد الغدي إذا ارتفعت الشمس قيد الزوال" (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في قضاء السنن ۱: ۳۶۵، دار الكتب العلمية بيروت)

"قال محمد أحب إلي أن أقضيها إذا قامت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال" (الحلبي الكبير، كتاب الصلاة، فصل في النوافل، فروع، ص ۴۹۶، سهيل اكيدمي لاهور)

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

فریضۂ ظہر سے پہلے دو رکعت پڑھنا

سوال [۴۴۴۴] فریضۂ ظہر سے پہلے چار سنتیں ہیں کیا دو سنتیں پڑھی جا سکتی ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

فریضۂ ظہر سے پہلے دو سنتیں پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

"صحیح بخاری میں ہے عن عبیدا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

جمعہ کے بعد کتنی رکعت ہیں؟

سوال [۴۴۴۵] جمعہ کے دن بعد جمعہ [illegible] رکعت مسنون ہیں یا چار رکعت؟ بالتفصیل تحریر فرمائیں۔

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز النافلۃ قائما وقاعدا وفعل بعض الرکعۃ قائما وبعضھا قاعدا، ۱/۲۵۴، قدیمی)

(وسن أربع قبل الظهر وأربع قبل الجمعة وركعتان بعدها بنسمة)

(الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ۲/۲۰، سعيد)

(وكذا في شرح المنية، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ۱/۴۴۱، ط: مكتبة الغزالي، بيروت)

ہے، اس سے پہلے میں مفتی بالقول سے متفق نہ ہوں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس حدیث قولی سے جمعہ سے پہلے چار رکعت کے بعد چار رکعت کا ثبوت ہے، امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مسلک اسی حدیث قولی پر ہے، لیکن جس روایت سے چھ رکعت کا ثبوت ہوتا ہے اس کے راوی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ اور دیگر اکابر ہیں، ان کی روایت پر عمل کرنے سے چھ رکعت ثابت ہوتا ہے، اس وجہ سے ان کے قول پر عمل کرنے میں زیادہ احتیاط ہے۔ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۲/ ۶/ ۹۶ھ۔

---

(۱) وأما السنة قبل الجمعة وبعدها فقد ذكر في الأصل وأربع قبل الجمعة، وأربع بعدها وكذا ذكر الكرخي وذكر الطحاوي عن أبي يوسف أنه قال يصلي بعدها ستا، وقيل هو مذهب علي رضي الله تعالى عنه، وما ذكر أنه كان يصلي أربعا مذهب ابن مسعود رضي الله تعالى عنه وما الأربع قبل الجمعة فلما روي عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يتطوع قبل الجمعة بأربع وكعات، ولأن الجمعة تظير الظهر ثم التطوع قبل الظهر أربع ركعات كذا قبلها، وبعد الجمعة، فوجه قول أبي يوسف أن هيئة قبلها وبعدها سواء فقول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وبين فعله، فإنه روي أنه أمر بالأربع بعد الجمعة، وروي أنه صلى ركعتين بعد الجمعة، فجمعنا بين قوله وفعله، قال أبو يوسف ينبغي أن يصلي أربعا، ثم ركعتين، ومن لا يجمع من يصلي بعدها كم شاء، غير أنا نقول: السنة بعدها أربع ركعات لا غير لما روينا. (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في الصلاة المسنونة، ۱/ ۲۶۶، دارالكتب العلمية بيروت)

والدليل على استثناء الأربع قبل الجمعة ما روى مسلم مرفوعاً من كان مصلياً قبل الجمعة فليصل أربعاً مع ما روى أبو داود عن علي قال: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يركع من قبل الجمعة أربعاً لا يفصل في شيء منهن، وعلى استحباب الأربع بعدها ما في صحيح مسلم عن أبي هريرة مرفوعاً: إذا صلى أحدكم الجمعة فليصل بعدها أربعاً، وفي رواية: إذا صليتم بعد الجمعة فصلوا أربعاً، وذكر في الهداية: أنه ظاهر الرواية، وعن أبي يوسف أنه يصلي أربعا وركعتين، وذكر محمد في كتاب الاعتكاف أن المستحب بمكة في المسجد الجامع مقدار ثلاثين آية أو نحوها (وفي منية المصلي والأفضل عندنا أن يصلي أربعا ثم ركعتين) (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۶۸، رشيديه)

وكذا في الحلبي الكبير، فصل في النوافل، ص ۵۱۹، سهيل اكيدمي لاهور)

الفصل الثاني في النوافل

(نوافل کا بیان)

جمعہ کی سنتوں کے بعد فرض سے پہلے نوافل پڑھنا

سوال [۱۰۰۰۰]: [illegible] پہلے نفل [illegible] ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

مغرب کی اذان کے بعد نفل نماز پڑھنا

سوال [۱۰۰۰۱]: مغرب کی اذان ہونے کے بعد [illegible] نماز سے پہلے میں کتنی رکعت نفل پڑھ سکتا ہوں؟ [illegible] نفل پڑھنے [illegible] مغرب کا وقت [illegible]؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلاۃ اللیل وصلاۃ النہار، باب صلاۃ اللیل، مطبوعہ [illegible] ۱۴۰۱ھ، ج ۱، ص ۱۹۰، وما بعدہ، وفی شرح معانی الآثار

(۱) ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت ۱: ۳۷۱، سعید

(۲) ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب یفت علمہ بدخول الوقت ۱: ۳۷۰، سعید

(۳) البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الاذان والوقت ۱: ۲۵۲، (منطقی الہیبی المطبعۃ مصر)

(۴) ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت ۱: ۳۷۱، سعید

عبادات متعدد ہ کا ثبوت حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے لیکن ان کی تعداد کے متعلق کوئی صحیح حدیث مرفوع نہیں ملتی تاہم اس سلسلہ میں علماء کرام بالخصوص فقہاء کرام اور بعد کے اکابرین مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ کا عمل اور مسلک بیان کیا جاتا ہے۔ آپ نے دریافت کیا ہے کہ کوئی سنت پڑھنا کس وقت افضل ہے اور کس وقت نہیں؟ اس کے متعلق عرض ہے کہ آپ کبھی پڑھ لیں کبھی نہ پڑھیں جب بھی کوئی سنت پڑھیں گے مغرب کا وقت یہاں آئے گا پڑھ لیجئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) کذا في فتح القدير كتاب الصلاة باب الوتر والنوافل (۱: ۴۵۰) مصطفى البابي الحلبي مصر۔
(۲) كذا في البحر الرائق كتاب الصلاة (۲: ۳۹۶) رشيديه۔
(۳) الكلمة التي جمع على عبادات والوسائل في الرتبة صح كما في القاموس وجمعها الصحيح رسائل كما في الكفوي وكتبه بضم الموحدة والتثليث أو الكتبة كما في بعض نسخ المجمع وسنة وسنون وصحيح وكسر ف۔ (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح كتاب الصلاة باب الوتر والنوافل ص ۴۱۶ قديمي)

اشراق کی دو رکعات میں "عبادات متعددہ" کی نیت کرنا

سوال [۴۰۲۲] احادیث پاک میں اشراق کی دو رکعت پڑھنے کا حکم اور ثواب [illegible] حرمین شریفین سے صدقہ دینے کا ثواب اور دو رکعت سے چار رکعت پڑھنے کا حکم اور حرمین شریفین کی حاضری کا ثواب وغیرہ ہے کیا یہاں قیام پڑھنے کی وجہ سے ان تمام عبادات کی دو رکعت پڑھنے سے صرف دو رکعت ادا ہوتی ہیں؟ الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر اشراق میں نیت کرتے وقت دو رکعت ان سب مقاصد کے لئے ان شاء اللہ کافی ہوں گی [illegible]
واللہ اعلم بالصواب فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۲۰/۱/۸۵ھ

اشراق اور تہجد کی رکعات کی تعداد

سوال [۴۰۲۳] اشراق کی کتنی رکعتیں پڑھنی چاہئیں؟ کیا دو سے زیادہ اور کتنی اور کم سے کم پڑھنی چاہئیں تہجد کی کتنی رکعات ہیں؟ تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

واضح رہے کہ نوافل کی دو رکعات میں (۱) تین بار سورۂ اخلاص پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اور نہ ہی اس کی فضیلت

معلوم ہے (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۰ / ۹ / ۹۵ھ۔

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ذهبت إلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عام الفتح فوجده يغتسل وفاطمة بنته تستره قالت: فسلمت عليه فقال: من هذه؟ فقلت: أنا ابنة أبي طالب. قال: مرحبا بك يا بنية. فلما فرغ من غسله، قام فصلى ثمان ركعات ملتحفا في ثوب واحد، فلما انصرف قالت أم هانئ: وذاك ضحى. (صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد ملتحفا به: ۱ / ۵۲، قديمي)

عن معاذة: أنها سألت عائشة رضي الله تعالى عنها: كم كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي صلاة الضحى؟ قالت: أربع ركعات ويزيد ما شاء. (صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى الخ: ۱ / ۲۴۹، قديمي)

ويندب أربع فتتأكد في الضحى، على الصحيح من بعد الطلوع إلى الزوال ووقتها لمختار بعد ربع النهار، وفي السبية أفضلها ركعتان وأكثرها اثنتي عشرة، وأوسطها ثمان، وهو أفضلها كما في الإمداد الأمرية. (الدر المختار، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الضحى: ۲ / ۲۲، ۲۳، سعيد)

ركعتا في مواقي الفلاح: تفعل في فحية المسجد وصلاة الضحى (أحياء الليالي لمن: ۳۹۵، ۳۹۶، قديمي)

(۲) "وفي المبسوط يندب ركعة بسور وصلاة الليل وأقلها على ما في الجوهرة ثمان

أقول: والذي يظهر على ما في الجوهرة ثمان أنه يقول بفعل هذا على ما في الحاوي القدسي قال: يستحب أن يصلي بعد صلاة الليل وقبل الوتر ركعتين وأحب فيهما ثمان ركعات بأربع تسليمات وهذا دليل على أن أقل نهجده صلى الله تعالى عليه وسلم ثمان ركعات، وإن صلى كان تهجدا كذا في ركعات الحدادي في مسعود حسين. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل: ۲ / ۴۵، ۴۶، سعيد)

ويندب صلاة الليل خصوصا آخره كما ذكرناه، وأقل ما يبغي أن يتنفل بامثل ثمان ركعات

كما في الجوهرة

اشراق پڑھنے سے حج وعمرہ کا ثواب کب ملتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اوابین کی رکعات کی تعداد

سوال [ ] [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

www.ahlehaq.org

صلوۃ الحاجت میں استغفار کی نیت کرنا

سوال (۱۰۴۲۰): کیا صلوۃ حاجت میں بھی نوافل کی طرح نیت استغفار وغیرہ کی نیت چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

بوقت (۱۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۱) ۲۳ ۳ ۸۵ھ

فجر کی سنت پڑھ کر جماعت سے پہلے لیٹنا

سوال (۱۰۴۲۱): میں بھی کبھی کبھار فجر کی نماز سے قبل فجر کی سنت پڑھ کر جب جماعت میں دیر ہوتی ہے، یا فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا چاہتا ہوں، کچھ دیر لیٹ جاتا ہوں، کیا ایسا کرنا درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جماعت سے انتظار میں مسجد میں پڑھ کر بیٹھے رہنا افضل ہے، لیکن اگر فجر کی نماز کے لئے لیٹ جائے تو اس میں بھی مضائقہ نہیں، خاص کر جبکہ فجر کی نماز کے لئے لیٹنے کی نیت کرلے (۱)

---

(۱) آداب المسجد والمصلی: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینہن بسوء عدلن لہ بعبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ" رواہ الترمذی وقال: ہذا حدیث غریب. وروی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من صلی بعد المغرب ست رکعات غفرت لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر" رواہ ابن ماجہ. (مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی، فصل فی بیان النوافل، ص: ۲۹۰، قدیمی)

وروی ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من صلی بعد المغرب عشرین رکعۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ" (نصب الرایۃ، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲: ۱۲۰، ریاض)

(۱) کما ہو المعلوم من جمیع ما ذکرہ اہل المسائل فی ہذا الشأن کما لا یخفی علی من لہ ادنی ممارسۃ بکتب الفقہ والحدیث (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، باب شروط الصلاۃ، ص: ۲۰۶، قدیمی)

وروی ابن ماجہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من صلی الفجر فی جماعۃ ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجۃ وعمرۃ تامۃ تامۃ تامۃ" (الترغیب والترہیب، کتاب الصلاۃ، الترغیب فی الجلوس فی المسجد بعد الصبح، ۱: ۲۷۳، قدیمی)

وروی ابن ماجہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من صلی الفجر فی جماعۃ ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجۃ وعمرۃ تامۃ تامۃ تامۃ" (الترغیب والترہیب، کتاب الصلاۃ، الترغیب فی الجلوس فی المسجد بعد الصبح، ۱: ۲۷۳، قدیمی)

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

الفصل الثالث في التهجد

(تہجد کی نماز کا بیان)

رات کے اندھیرے میں نفل نماز پڑھنا

سوال [۱۱۲۰۹]: کیا نفل نماز اندھیرے میں پڑھنی درست ہے؟ مثلاً تہجد کی نماز مسجد میں یا گھر میں اندھیرے میں پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

حدیث شریف میں موجود ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رات کو نماز کو تلاش کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہیں تلاش کرنی پڑی، اندھیرے میں مسجد میں آپ تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ حدیث بخاری و مسلم شریف کتب خانہ میں مذکور ہے(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

۱۲/۹/۷۰ھ

---

(۱) "عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: فقدت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ليلة من الفراش فالتمسته فوقعت يدي على بطن قدميه وهو في المسجد وهما منصوبتان وهو يقول: "اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك، وبمعافاتك من عقوبتك، وأعوذ بك منك لا أحصي ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسك". (صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب مايقال في الركوع والسجود: ۱/ ۱۹۲، قديمي)

(وسنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في الدعاء في الركوع والسجود: ۱/ ۱۳۱، رحمانيه)

(وجامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب ما جاء في عقد التسبيح باليد: ۲/ ۱۹۵، سعيد)

الفصل الرابع في صلاة النفل بالجماعة

(نفل نماز کی جماعت کا بیان)

حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ تہجد پڑھنا اور حضرت مجدد رحمہ اللہ تعالیٰ کا اس کو بدعت کہنا

[illegible] (۱) [illegible] تہجد و وتر جماعت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ (۲) اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ تہجد باجماعت و بدعت بلکہ بدعت الخواص فرماتے تھے۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۲۲ مطبوعہ دہلی (۳)۔

---

(۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible]

تہجد کی جماعت کے بارے میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ

سوال [۴۰۲۰] : حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں رمضان شریف میں بھی صلوٰۃ تہجد باجماعت کی ممانعت لکھی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟ (۱)

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱: حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ نے اپنی تحقیق کے مطابق جو کچھ لکھا ہے وہ اپنی جگہ صحیح ہے، اس کو غلط کہنا یا اس کی تغلیط کرنا صحیح نہیں ہے، ان کا مقام بہت بلند ہے، ان کی تحقیق کو غلط کہنا بڑی جرأت کی بات ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادب سکھائے، آمین۔

۲: حنفی مذہب میں تہجد کی جماعت کے بارے میں جو کچھ تحقیق کی گئی ہے اس کا خلاصہ اوپر لکھ دیا گیا ہے، اس تحقیق کے بعد اس مسئلہ میں کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔

اوابین و تہجد کی نماز جماعت سے ادا کرنا

سوال [۴۰۲۱] : اوابین و تہجد کی نماز جماعت سے ادا کرنا خصوصاً رمضان شریف میں تہجد و اوابین جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱: اوابین و تہجد کی نماز جماعت سے ادا کرنا اگر کبھی کبھی ہو تو مکروہ نہیں ہے، رمضان المبارک میں تراویح کی جماعت ہوتی ہے، اس کے ساتھ اوابین و تہجد کی جماعت بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، اس کو مکروہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (۲)

---

(۱) [illegible] تراویح کے بعد تہجد کی جماعت کرنا مکروہ ہے، [illegible] تراویح کے بعد تہجد کی جماعت کرنا مکروہ ہے، [illegible] تراویح کے بعد تہجد کی جماعت کرنا مکروہ ہے۔

(۲) [illegible] تراویح کے بعد تہجد کی جماعت کرنا مکروہ ہے۔

(۳) [illegible] تراویح کے بعد تہجد کی جماعت کرنا مکروہ ہے۔

تہجد کی نماز باجماعت ادا کرنا

سوال: [illegible] تہجد کی نماز کی جماعت [illegible] تہجد کی نماز باجماعت ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

تہجد کی نماز [illegible] تہجد کی نماز باجماعت [illegible] تہجد کی نماز باجماعت [illegible]

---

۱ [illegible] هذا فيما كان على سنن النفل أو على وتر فقدى وحده لا بأكثر وإن اقتدى بواحد بأكثر واحد خلف قدر ركعتين بعد واحد بأكثر واحد بأكثر واحد [illegible] في الخلاصة. كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج ۱، ص ۹۲، رشيديه.

ولا يصلي الوتر والنفل في جماعة خارج رمضان أي يكره الاقتداء على سنن التداعي من نفل ونحوه بواحد كما في الدر.

الوتر: على سنن التداعي، هو أن يدعو بعضهم بعضاً كما في الشرنبلالية. والدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في كراهة الاقتداء في النفل على سنن التداعي، ج ۲، ص ۴۹۲، سعيد.

وكذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۱، ص ۶۶۲، رشيديه.

وكذا في الحلبي الكبير، كتاب الصلاة، التسنن من الوتر إلى، ص ۴۳۲، سهيل أكيدمي لاهور.

وأما التسنن بالركعتين بعد الوتر وبعد الجمعة وبعد المغرب فالدر المختار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج ۲، ص ۴۹۲، سعيد.

وسنة فيه الليل والأحسن فيه أكثر من نصف الليل. الحلبي الكبير، كتاب الصلاة، مقدار من التسنن، ص ۴۳۲، سهيل أكيدمي لاهور.

وكذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج ۲، ص ۹۲، رشيديه.

۲ ولا يصلي الوتر ولا التطوع بجماعة خارج رمضان أي يكره الاقتداء على سنن التداعي من نفل ونحوه بواحد كما في الدر.

الوتر: على سنن التداعي، هو أن يدعو بعضهم بعضاً كما في الشرنبلالية. والدر المختار مع [illegible]

نوافل کی نماز باجماعت پڑھنا

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً:

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

ہے دونوں میں بڑا فرق ہے۔ انجانے لوگوں کی حالت کو جانے والوں کے عمل کو دلیل بنانے کی کوشش نہ کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۲۱/ ۱۰/ ۱۴۰۰ھ

www.ahlehaq.org

باب صلاة التراويح

(تراویح کی نماز کا بیان)

الفصل الأول في ختم القرآن في التراويح

(تراویح میں قرآن ختم کرنے کا بیان)

معوذتین کو وتر میں پڑھنے سے قرآن پاک تراویح میں ختم ہوگا یا نہیں؟

[illegible]

الجواب حامداً ومصلياً:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الفصل الثاني في التراويحة وتسميتها

(تراویح اور اس کی تسمیہ کا بیان)

تراویح سے متعلق ایک موضوع دعا

www.ahlehaq.org

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علی ہذا القیاس کئی مثالیں ہیں۔

[illegible]

(۱) [illegible]

چونکہ یہ تراویح کے بعد سنن وتر جماعت اور اکثر کا عمل ہیں تو ہم نے وہ کتب شرح معتمد ہیں
ان سے یہاں خلاصۃً نقلیات پیش کیں۔ [illegible] اور قول مفتی بہ کی تائید کے لئے یہ بیان کافی
ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۰ رمضان ۹۲ھ

تراویح میں ہر چار رکعت پر دعا

سوال (۱۰۰۱): تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد جو دعا پڑھی جاتی ہے [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

فی (۲) [illegible]

---

(۱) [illegible] وان شاء اقتصر اجاز وان شاء اقتصر اجاز وان شاء اقتصر اجاز وان شاء اقتصر اجاز
[illegible] واللہ اعلم۔

(۲) [illegible]

ہر ترویحہ کے بعد دعا

سوال [۱۱۰۴]: عورتیں یہاں تین ترویحہ پڑھتی ہیں، ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ پڑھتی ہیں، اس طرح نو بار کلمہ طیبہ پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار درود شریف پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید اور ایک بار کلمہ تہلیل پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید اور ایک بار کلمہ تہلیل اور ایک بار کلمہ تسبیح پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید اور ایک بار کلمہ تہلیل اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید اور ایک بار کلمہ تہلیل اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید اور ایک بار کلمہ تہلیل اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر اور ایک بار کلمہ تعریف پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید اور ایک بار کلمہ تہلیل اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر اور ایک بار کلمہ تعریف اور ایک بار کلمہ توحید پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید اور ایک بار کلمہ تہلیل اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر اور ایک بار کلمہ تعریف اور ایک بار کلمہ توحید اور ایک بار کلمہ تسبیح پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید اور ایک بار کلمہ تہلیل اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر اور ایک بار کلمہ تعریف اور ایک بار کلمہ توحید اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید اور ایک بار کلمہ تہلیل اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر اور ایک بار کلمہ تعریف اور ایک بار کلمہ توحید اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید اور ایک بار کلمہ تہلیل اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر اور ایک بار کلمہ تعریف اور ایک بار کلمہ توحید اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر اور ایک بار کلمہ تعریف پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید اور ایک بار کلمہ تہلیل اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر اور ایک بار کلمہ تعریف اور ایک بار کلمہ توحید اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر اور ایک بار کلمہ تعریف اور ایک بار کلمہ توحید پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید اور ایک بار کلمہ تہلیل اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر اور ایک بار کلمہ تعریف اور ایک بار کلمہ توحید اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر اور ایک بار کلمہ تعریف اور ایک بار کلمہ توحید اور ایک بار کلمہ تسبیح پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ بعض عورتیں ہر ترویحہ کے بعد ایک بار کلمہ طیبہ اور ایک بار درود شریف اور ایک بار استغفار اور ایک بار دعا اور ایک بار کلمہ شہادت اور ایک بار کلمہ تمجید اور ایک بار کلمہ تہلیل اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر اور ایک بار کلمہ تعریف اور ایک بار کلمہ توحید اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید اور ایک بار کلمہ تکبیر اور ایک بار کلمہ تعریف اور ایک بار کلمہ توحید اور ایک بار کلمہ تسبیح اور ایک بار کلمہ تحمید پڑھتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱- البخاری، کتاب الصلاۃ، باب ما یستحب ان یقرأ فی صلاۃ اللیل، ج ۱، ص ۱۵۴ (قدیمی)

ان احدکم اذا قام یصلی یفتتح صلاتہ فیقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک ثم یقول لا الہ الا اللہ ثلاث مرات ثم یقول اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من نفخہ ونفثہ وھمزہ ثم یقرأ

۲- مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الاعتدال فی القراءۃ، ج ۱، ص ۱۷۴ (قدیمی)

عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع رأسہ من الرکوع قال اللھم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد

۳- ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب من رأی الاستفتاح بسبحانک اللھم، ج ۱، ص ۱۰۵ (قدیمی)

عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع رأسہ من الرکوع قال اللھم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد

۴- ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب من رأی الاستفتاح بسبحانک اللھم، ج ۱، ص ۱۰۵ (قدیمی)

عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع رأسہ من الرکوع قال اللھم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

باب قضاء الفوائت

(قضا نمازوں کا بیان)

اگر نماز قضاء ہوگئی تو قضا واجب ہے یا کفارہ؟

سوال [۱۰۱۱۱]: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید رمضان شریف سے پہلے نماز قضا کرتا رہا اب زید کو نماز قضا کا کفارہ دینا چاہیے؟

بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

کیا قضائے عمری میں وقت کی رعایت ضروری ہے؟

اشراق اور تہجد میں قضائے عمری کی نیت کرنا

سوال [۱۰۰۲۱] : یہ صاحب بقیہ ۔۔۔ تہجد سے فارغ ہوئی تو اب جو قضائے عمری ۔۔۔ قضائے عمری کی نیت سے تہجد ۔۔۔ قضائے عمری کی نیت سے اشراق کی نماز ۔۔۔ اشراق کی نماز قضائے عمری کی نیت سے ۔۔۔ یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۔۔۔ (۱) ۔۔۔

(۱) ۔۔۔ وفی حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ۔۔۔ قضاء الصلوات ص ۔۔۔ قضاء الصلوات ۔۔۔

(۲) ۔۔۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ لیلۃ النصف من شعبان ۔۔۔ الحدیث ۔۔۔ قال ۔۔۔ لیلۃ النصف من شعبان ۔۔۔ قضاء الصلوات ۔۔۔

(۳) ۔۔۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ لیلۃ النصف من شعبان ۔۔۔ قضاء الصلوات ۔۔۔

(۱) قال في الشامية:

(۲) وفي الحديث: ترك كفت أسفر ورجاء بيض العدس والنصف من شعبان

قوله والنصف من شعبان: حتف على ليلي نصف شعبان أي رجاء ليلة النصف من شعبان

ليصيبها: وحديث الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ج ۱ ص ۴۱۷،

www.ahlehaq.org

فصل في فدية الفوائت

(قضا نمازوں کے فدیہ کا بیان)

مرض الوفات میں حواس باقی نہ رہنے سے فدیہ کا حکم

سوال [۱۰۰۰] مرض الوفات میں حواس باقی نہ رہنے سے نماز روزہ کا فدیہ ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

ایک دن رات میں چھ نمازوں کا فدیہ

سوال [۱۰۰۱] ایک رات میں چھ نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کا فدیہ کتنا ہوگا؟

---

۱ عن عبد الله بن الحسن الحسني عن جده عن عمر رضي الله تعالى عنهما رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا صلاة لمن عليه صلاة". (كتاب الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر، الحسني، ص ۱۹۱، دار القرآن كراچي)

قال الطحطاوي: لحديث "لا صلاة لمن عليه صلاة" ولو نفلاً من جميع من فاتته صلاة ولو بعذر. (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، باب قضاء الفوائت، ۱/ ۲۰۱، سعيد)

أقول: وعبارته كذا: إن أمكن قضاء على الفور ولا يباح له التطوع إلا بإذن فيه ولا يلزمه الإتيان بالمثل. (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، باب قضاء الفوائت، ۱/ ۲۰۱، سعيد)

الجواب حامداً ومصلیاً:

www.ahlehaq.org

ولیکن صلوات وصلہ صلوات فائتہ الخ وصی بالکفارۃ یعطی لکل صلاۃ نصف صاع من بر کالفطرۃ ورکنہ حکمہ الوتر۔

(۱) کذا حکی الزیلعی: وانہ فرض عملی عندہ خلافا لھما (البحر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، مطلب فی سقوط الصلاۃ عن المیت ۲/ ۶۶، ط: سعید)

(۲) ھذا ھو الراجح وعلیہ صلوات فائتہ وصی بان یعطی کفارۃ صلاتہ یعطی لکل صلاۃ نصف صاع من بر وللبر نصف صاع (البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت ۲/ ۱۲۶، رشیدیہ، وکذا فی فتاویٰ عالمگیریہ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت ۱/ ۱۲۵، رشیدیہ)

باب سجود السہو

(سجدۂ سہو کا بیان)

کیا سجدۂ سہو کے لئے دو سجدوں کا ہونا ضروری ہے؟

س [illegible] ۱۔ [illegible] کے مسئلہ میں [illegible] کیا [illegible] کی نماز میں [illegible] سے [illegible] پایا [illegible] پڑھنے والی نماز میں [illegible] سے [illegible] کی [illegible] سجدۂ سہو [illegible] ایک [illegible] سجدۂ سہو [illegible] ایک [illegible] سجدۂ سہو [illegible] ایک

سورۂ فاتحہ میں ایک دو لفظ چھوٹنے سے سجدہ سہو کا حکم

سوال [۵۰۲۰]: نماز فرض پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ میں ایک لفظ چھوٹ گیا یا دو لفظ چھوٹ گئے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہوگئی یا نہیں؟ شروع کی تین آیت صحیح پڑھ لیں "ایاک" چھوٹ گیا یا "صراط الذین" ایک چھوٹ گیا بلا قصد دینے سے نماز صحیح ہوگئی یا نہیں؟ یہ سورۂ فاتحہ نماز کی پہلی دو رکعت میں فرض ہے یا واجب ہے؟ سجدۂ سہو سے یا قصد دینے سے امام کا اقتدا لینے سے نماز ہوتی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر سورۂ فاتحہ میں پہلی یا دوسری رکعت میں امام سے ایک دو لفظ چھوٹ گیا اور مقتدی نے قصداً یا امام نے اس کو پڑھا یا قصداً نہیں دیا امام سے سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہوگئی (۱) پہلی اور دوسری رکعت فرض نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے (۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۳/ ۱۰۰۰ھ۔

---

(۱) وكفاه في الدر المختار: كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۲/ ۷۵، ۸۰، سعيد)

(۱) "ولو ترك الإمام السهو فسجد له تابعه، فإن لم يسهو، فالأشبه الفساد لالتزامه في موضع الانفراد

(قوله: فالأشبه الفساد) وفي الفيض وقيل لا تفسد وبه يفتى وفي البحر عن المجتبى قال الفقيه أبو الليث في زماننا لا تفسد - لأن الجهل في القراءة غالب". (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، قبيل باب الاستخلاف، ۱/ ۵۹۹، سعيد)

(وكذا في الحلبي الكبير، فصل في سجود السهو، ۵۹۵، ۵۹۹، سهيل أكيدمي لاهور)

(وكذا في الفتاوى التاتارخانية: كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، نوع آخر في المتفرقات، ۱/ ۵۳۱، إدارة القرآن كراچي)

(۲) (وهي) على ما ذكر أربعة عشر (قراءة فاتحة الكتاب) للمسجد للسهو بترك أكثرها لا أقلها"

(الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ۱/ ۵۵۸، سعيد)

(وكذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ۱/ ۵۱۰، ۵۱۱، سعيد)

(وكذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجب الصلاة، ص ۴۲۹، قديمي)

www.ahlehaq.org

صرف ایک رکعت میں سورۃ پڑھنے کا حکم

سوال (۲۰۲۲): جو شخص کسی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنا بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

نماز ہوگئی (۱) لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم

رواہ عبداللہ بن احمد فی زوائد المسند ۵/۴۳۶

لکن یستحب سجود السہو لترک الواجب

قرأت میں کوئی لفظ چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو کا حکم

سوال (۲۰۲۳): امام نے قرأت میں کوئی لفظ چھوڑ دیا جس سے نماز میں کوئی خلل نہیں آتا ہے تو امام پر سجدۂ سہو ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] (۱) لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

(۱) لكن لا يخفى أن ترك السورة في الركعتين الأخيرتين ليس بواجب بل هو سنة كما في الدر المختار وغيره، وفي الأوليين من فرائض الأوضح والبرهان حتى لو ترك السورة في الأوليين أو في إحداهما ولم يقرأ شيئا من السورة في الأخريين لا يجب عليه سجود السهو. [illegible] (۲) نور الكوكب المضيء شرح الدر المختار للعلامة الأصبحي في الصلاة باب سجود السهو. [illegible] رشيدية.

(۱) لقوله صلى الله عليه وسلم إذا قرأ أحدكم في الصلاة فلم يدر كم صلى ثلاثا أم أربعا فليطرح الشك وليبن على ما استيقن ثم يسجد سجدتين قبل أن يسلم. رواه أحمد في مسنده والنسائي في السنن الكبرى كذا في الزيلعي. (۲) الشرنبلالي في مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح باب سجود السهو [illegible] رشيدية.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تیسری چوتھی رکعت میں صرف بسم اللہ پڑھنا

سوال [illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بھول کر رکوع میں جانا اور پھر کھڑے ہو کر قنوت پڑھنا اور رکوع کرنا

سوال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

[illegible] جواب لکھئے اور ثواب پائیے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا تو قنوت کا اعادہ نہیں کیا جائے گا اور سجدۂ سہو بھی نہیں ہے، اور اگر قنوت کے [illegible] یاد آیا تو قنوت پڑھ لے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر رکوع میں یاد آیا تو رکوع میں قنوت پڑھنا صحیح نہیں، نماز فاسد ہوجائے گی، اور اگر سجدہ میں یاد آیا تو قنوت نہ پڑھے۔

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند۔

دعائے قنوت کا بھول جانا

سوال (۴۰۲۵): [illegible] قنوت بھول جاتا ہے یا قنوت نہیں پڑھتا ہے تو نماز کا اعادہ کرنا چاہئے یا نہیں؟ اگر سجدۂ سہو کرلیا جائے تو کافی ہے یا اعادہ کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس صورت میں جبکہ قنوت پڑھنا بھول گیا ہو اعادہ کی ضرورت نہیں ہے، سجدۂ سہو کرلینا کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۹/۲/۸۶ھ۔

الجواب صحیح: عبدہ نعمت اللہ عفی عنہ دارالعلوم دیوبند۔

---

(۱) حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ص ۲۰۲، قدیمی۔

(۲) کذا فی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل ۱/۴۵۹، سعید۔

(۳) کذا فی البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل ۲/۵۷، رشیدیہ۔

(۴) [illegible] قنوت فی الوتر نسیہ فی رکوعہ لا یعود ولا یسجد لہ لفوات محلہ [illegible] للصغیر حلبی کبیر

قعدہ اولیٰ ترک ہوا تو تدارک کا کیا حکم ہے؟

سوال [۱۰۲۳۳]: مقتدی نماز میں امام سے قعدہ اولیٰ کو نہیں پایا اور مقتدی نے التحیات پڑھ لی تو کیا حکم ہے، مدرسہ میں ایسا تو کثرت سے ہوتا ہے، بہرحال بعد میں امام نے قعدہ اولیٰ کے نماز پوری کرلی، تو اس صورت میں امام کی نماز ہوگئی یا نہیں؟ اور کیا حکم ہے؟ اس پر یقین ہے کہ قعدہ اولیٰ کا ترک ہوا ہے، دراصل لفظ میں نے التحیات کہا یا اللہم صل علی محمد پڑھا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

سب کی نماز ہوگئی (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۷/۹۵ھ۔

مقتدی کا قعدۂ اولیٰ سہواً ترک کرنا

سوال [۱۰۲۳۴]: اگر مقتدی قعدہ اولیٰ سے واقف ایک آدمی ہو تجدہ سے کھڑا ہوا، جب تک

= حل الترک الواجب أو تحریمة الصلاة بعد سنة ساهیا أو علی ما في الفلاح» (حاشیة الطحطاوي علی مراقي الفلاح، باب سجود السهو، ص: ۲۱۱، قدیمي)

"وسببها الحقیقي ترک واجب ولو تحریمة الصلاة بعد سنة ساهیا أو علی ما في الفلاح" (حاشیة الطحطاوي علی مراقي الفلاح، باب سجود السهو، ص: ۲۱۱، قدیمي)

"وسببها الحقیقي ترک واجب ولو تحریمة الصلاة بعد سنة ساهیا أو علی ما في الفلاح" (تبیین الحقائق، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۱/۱۳۰، دار الکتب العلمیة بیروت)

وکذا في الحصکفي الدر المختار، فصل في سجود السهو، ص: ۴۲۰، سهیل أکیدمي لاهور)

(۱) عن عبد الله بن بحینة رضي الله تعالیٰ عنه أنه قال: إن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قام من اثنتین من الظهر ولم یجلس بینهما فلما قضی صلاته سجد سجدتین وهو جالس ثم سلم بعد ذلک. (صحیح البخاري، کتاب التهجد، باب ما جاء في السهو إذا قام من رکعتي الفریضة، ۱/۱۶۳، قدیمي)

"وسببها ترک القعود الأول من الفرض حتی لو ترک قعود الأخیر والتشهد ولا سهو علیه في الأصح وهو أنه یستقیم قائما في ظاهر المذهب وهو الأصح وإلا أي وإن لم یستقم قائما لا یسجد للسهو".

قوله في ظاهر المذهب الخ: وقیده في الهدایة بما إذا کان إلی القعود أقرب، فلو لا سهو علیه في الأصح، ولو إلی القیام أقرب لزمه السهو، وهو مروي عن أبي یوسف رحمه الله تعالیٰ. واختاره مشایخ بخاری واختاره قاسم" (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۲/۱۳، ۱۴، سعید)

وکذا في البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۲/۹۸، رشیدیه.

امام نے قعدہ اولیٰ میں تشہد پڑھی پھر کھڑا ہو گیا اور تیسری رکعت کے سجدے بھی کر لئے اب مقتدی امام کے سلام پھیرنے کے بعد قعدہ اولیٰ میں تشہد پڑھ کر امام مقتدی کی نماز ہو گئی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس کی نماز درست ہوئی قعدہ اولیٰ ترک ہونے سے مقتدی نے جو اس کے واجب ہے نہیں سجدہ سہو نہیں کیا (کما ہو المعلوم)۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم، حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۸/۸/۸۵ھ

دو رکعت والی نماز میں بجائے قعود کے قیام کرنا

سوال [۴۲۳۲]: نماز ظہر کی دو رکعت پڑھ کر امام تشہد کے لئے بیٹھنے کے بجائے کھڑا ہو گیا، مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا، امام نے توجہ نہیں کی اور کھڑا رہا، مقتدیوں نے بیٹھ کر امام کا انتظار کیا، امام نے سلام پھیرا تو مقتدیوں نے بھی سلام پھیرا، امام نے سجدہ سہو کیا یا نہیں؟ مقتدیوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جب امام نے نماز میں دو رکعت پڑھ لی تو قعدہ کیلئے بیٹھنا واجب تھا، اس کو چھوڑ کر کھڑا ہو گیا یا کسی مقتدی نے کہا سبحان اللہ یا قعدہ کیلئے بیٹھنا بھول گیا، اس کے بعد امام نے قیام کی طرف لوٹنا جائز نہیں تھا، اس کو لوٹنا نہیں چاہئے تھا، اس کو سجدہ سہو کرنا چاہئے تھا، مقتدیوں کو بھی سجدہ سہو کرنا چاہئے تھا، مقتدیوں کی نماز ہو گئی۔

قال ابن عابدین: [illegible]

[illegible]

[illegible]

---

۱ وإن سها عن القعود الخامسة وسجد للسهو فقعد وسجد وسجدة كان محافظا لأنه لم يعد إلى الإقامة إنما عاد إلى القعود الذي هو فرض فلم يكن عائدا إلى الفرض بعد الشروع في النفل بخلاف ما إذا عاد إلى القعود الأول حيث تفسد صلاته لأنه عاد إلى فرض قد سقط عنه (البحر الرائق كتاب الصلاة باب سجود السهو ۲/۱۰۰ سعيد)

۲ وكذا في رد المحتار، كتاب الصلاة باب سجود السهو ۲/۷۲ سعيد)

۳ وكذا في حاشية الطحطاوي على الدر المختار، باب سجود السهو ۱/۳۰۳ دار المعرفة بيروت)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تبویب: درمختار، دارالفکر، ج ۱، ص ۴۹۱

غلطی سے سجدہ سہو کرنے کی صورت میں نماز کا حکم

سوال[۴۰۲۳]: نماز میں اپنی غلطی سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، اس کے باوجود اگر سجدہ سہو کرلیا تو نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ ایک صاحب نے کہا کہ نماز کو فاسد نہیں ہوتی، نماز ہوجاتی ہے، اس لئے اعادہ نہیں، اور بعض نے کہا کہ فاسد ہوتی ہے، دوبارہ پڑھنی چاہئے، کیا حکم ہے؟ سجدہ سہو کرنے کے بعد نماز ہوتی یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

نماز ہوتی ہوجاتی ہے، فساد کی صورت نہیں ہے، البتہ کمی بیشی کی وجہ سے کراہت آتی ہے۔

[illegible]

تبویب: درمختار، دارالفکر، ج ۱، ص ۴۹۵

الجواب صحیح: العبد نظام الدین، دارالعلوم، ج ۴، ص ۹۵

---

(۱) الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۱: ۵۴۱، سعید

وکذا فی الحبی الکبیر، فصل فی سجود السہو، ص ۲۶۵، سہیل اکیڈمی لاہور)

وکذا فی الفتاوی الہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الفصل السابع عشر فی سجود السہو، ج ۱، ص ۱۲۷، فی الزلات ۱: ۱۲۷، دارالفرقان کراچی)

(۲) الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۱: ۵۴۱، سعید

سجدۂ سہو بھول سے رہ گیا

سوال [۱۹۰۰]: [illegible] کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے نماز پڑھی اور سجدۂ سہو بھول گیا، اب اس کو کیا کرنا چاہیے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر سجدۂ سہو بھول گیا ہو اور ابھی وقت نماز کا باقی ہو تو سجدۂ سہو ادا کر لے اور اگر وقت نماز کا ختم ہو چکا ہو تو اب سجدۂ سہو ادا نہیں کر سکتا، اس لئے اس کا ترک معاف ہو گیا، [illegible] اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

بغیر سلام پھیرے نماز توڑنے کا حکم

سوال [۱۹۰۱]: [illegible] کسی شخص نے نماز پڑھی اور سلام پھیرنا بھول گیا اور مسجد سے چلا گیا [illegible]

---

(۱) کذا في الدر المختار، فصل في سجود السهو، ص ۱۰۲، ط: سهيل، كذا في الفتاوى الهندية، الباب الثامن عشر في سجود السهو، ص ۱۳۰، ج ۱، ط: دار الفكر، بيروت.

(۲) [illegible] كذا في الدر المختار، فصل في سجود السهو، ص ۱۰۲، ط: سهيل، كذا في الفتاوى الهندية، الباب الثامن عشر في سجود السهو، ص ۱۳۰، ج ۱، ط: دار الفكر، بيروت.

(۳) [illegible] كذا في الدر المختار، فصل في سجود السهو، ص ۱۰۲، ط: سهيل، كذا في الفتاوى الهندية، الباب الثامن عشر في سجود السهو، ص ۱۳۰، ج ۱، ط: دار الفكر، بيروت.

(۴) [illegible] كذا في الدر المختار، فصل في سجود السهو، ص ۱۰۲، ط: سهيل، كذا في الفتاوى الهندية، الباب الثامن عشر في سجود السهو، ص ۱۳۰، ج ۱، ط: دار الفكر، بيروت.

(۵) [illegible] كذا في الدر المختار، فصل في سجود السهو، ص ۱۰۲، ط: سهيل، كذا في الفتاوى الهندية، الباب الثامن عشر في سجود السهو، ص ۱۳۰، ج ۱، ط: دار الفكر، بيروت.

(۶) [illegible] كذا في الدر المختار، فصل في سجود السهو، ص ۱۰۲، ط: سهيل، كذا في الفتاوى الهندية، الباب الثامن عشر في سجود السهو، ص ۱۳۰، ج ۱، ط: دار الفكر، بيروت.

(۷) [illegible] كذا في الدر المختار، فصل في سجود السهو، ص ۱۰۲، ط: سهيل، كذا في الفتاوى الهندية، الباب الثامن عشر في سجود السهو، ص ۱۳۰، ج ۱، ط: دار الفكر، بيروت.

www.ahlehaq.org

[illegible] پوچھا کہ آپ نے [illegible] مولانا صاحب نے جواب دیا کہ [illegible] آپ نے [illegible] کی طرف سے کچھ [illegible] مولانا صاحب نے جواب دیا کہ [illegible] آپ حضرات [illegible] سے دریافت کیا ہے [illegible] الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible]

تنبیہ: [illegible] (۳) [illegible]

---

(۱) وفرض قعدة (الصلاة) مقدار التشهد وإن قعد قدر أداء الفرض ولم يقرأ التشهد لم تجز عند الثاني وعليه الفتوى (الدر المختار) وفي الشامية: (قوله وإن قعد قدر أداء الفرض) أي بأن قرأ الفاتحة وسورة قصيرة (قوله ولم يقرأ التشهد) أي بأن سكت أو قرأ آية أو آيتين (قوله لم تجز عند الثاني) وعند الإمام الثلاثة تجزئه وعليه الفتوى (الدر المختار وحاشية ابن عابدين) ج ۱ ص ۴۱۲ ط: سعيد

(۲) [illegible] (۳) [illegible]

---

(۱) وفرض قعدة (الصلاة) مقدار التشهد وإن قعد قدر أداء الفرض ولم يقرأ التشهد لم تجز عند الثاني وعليه الفتوى (الدر المختار) وفي الشامية: (قوله وإن قعد قدر أداء الفرض) أي بأن قرأ الفاتحة وسورة قصيرة (قوله ولم يقرأ التشهد) أي بأن سكت أو قرأ آية أو آيتين (قوله لم تجز عند الثاني) وعند الإمام الثلاثة تجزئه وعليه الفتوى (الدر المختار وحاشية ابن عابدين) ج ۱ ص ۴۱۲ ط: سعيد

(۲) [illegible] (۳) [illegible]

سجدہ سہو کے بعد امام کے ساتھ شریک ہونا

سوال [۱۲۲۹] ایک آدمی سجدہ سہو سے بعد امام سے ساتھ شریک میں شریک ہوا یا نہیں ہوا اقتداء امام سے ساتھ درست ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ اقتداء صحیح ہے امام کے بعد دو رکعت پڑھ لینی چاہئے (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) وإذا فرغ المقتدي قام وقضى ركعتين بقراءة ولا يقعد إلا في آخرهما. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۲: ۹۳، سعيد)

نماز میں غلطی پر متنبہ کرنا

سوال [۱۲۳۰] ایک شخص نماز میں پڑھتا ہے کسی دوسرے کو معلوم ہوا معلوم ہوجاتا ہے، تو وہ اس کو معلوم نہ ہونے دے۔ جو شخص پڑھتا ہے اس کو بتلانا کیسا ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

ٹھیک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: حبیب اللہ عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۹۶۲ھ۔

---

(۲) وكذا في البحر العمائي، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ۱: ۴۹۴، (شبيه به)

(۱) والمسبوق يسجد مع إمامه مطلقا سواء كان لسبوه في الافتتاح أو بعده، ثم يقضي ما فاته

الحاصل أن المسبوق يسجد مع إمامه لهذا السجود، لأنه لما بقائه في الصلاة، ثم يسجد بعد قضاء ما فاته، سواء سلم الإمام قبل السجود أو لا، وسواء كان المسبوق أول الافتتاح أو بعده، وسواء كان للإطلاق، وشمل ما لو سجد الإمام لواحدة به اقتدى به فإنه يسجد في الأخرى ولا يتقيد قضاء الأولى كما لا يخفى، ولو اقتدى به بعد ما سجدها. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۲: ۹۲، ۹۳، سعيد)

(۲) وكذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۲: ۸۰، (شبيه به)

(۳) وكذا في تبيين الحقائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۱: ۱۷۰، (دار الكتب العلمية بيروت)

www.ahlehaq.org

باب سجود التلاوۃ

(سجدۂ تلاوت کے احکام وتفاصیل)

نماز میں آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ بھول جانے کا حکم

سوال [۱۰۰۰۰] امام نے فرض نماز میں [illegible] آیت سجدہ [illegible] آیت پڑھی [illegible] سجدہ تلاوت نہیں کیا اور رکوع وسجود کرکے نماز پوری کرلی [illegible] سجدہ تلاوت ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

سجدۂ تلاوت نماز میں پڑھی جانے والی آیت کے [illegible] پڑھنے کے بعد [illegible] آیت پڑھنے کے بعد [illegible] سجدہ تلاوت ادا کرنا چاہئے [illegible] وقت میں [illegible] وعلیٰ الواسی ان کان غیر عذر

قال الشیخ الامام احمد الطحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] وظاهره [illegible] وكذا [illegible] الطحطاوی مع مراقی الفلاح باب سجود التلاوۃ فصل [illegible]

وأما من ترك [illegible] في الصلاة لو [illegible] في الصلاة حتى لو [illegible] ولو [illegible] الصلاة حتى لو [illegible] سجدة [illegible] في الصلاة [illegible] الصلاة [illegible] الصلاة [illegible]

رہے کہ استفتاء (۱) اور (۲) کا جواب نہیں لکھا گیا، بتادیا جائے تاکہ نماز کامل ہوجائے، اقتصار نہ کیا جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح: محمد ظفیر الدین ۱۹-۴-۸۲ء

ایک آیت سجدہ کو بار بار پڑھنا

سوال (۴۰۰۱): اس بارے میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں:

الف۔ کسی معلم صاحب علم کو سجدہ کی آیت پڑھاتے ہیں، آیت خود بھی پڑھتے ہیں اور طالب علم سے سنتے ہیں، یہ معلم صاحب علم سجدہ کی آیت کتنی بار پڑھتے ہیں؟ ایک بار یا دو بار یا تین بار یا زیادہ بار؟

ب۔ مدرسہ میں کسی طالب علم کو سجدہ کی آیت دو بار پڑھائی، پھر دوسری تعلیمات میں مشغول ہوگئی، پھر اس طالب علم کو وہ آیت یاد آئی، اس طرح متعدد بار ہوئی، کتنی بار سجدہ کی تعلیم جاری

سے پڑھ لیا ساجدا، ثم عاد إلى مكانه وبعيده استحسانا، وإن لم يعد جازت صلاته" (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ۱/۱۳۶، رشيديه)

"وإذا أخر سجدة التلاوة عن موضعها أو السجدة الصلوية كان عليه السهو" (علامة الفتاوى، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، ۱/۷۹، المجد الأكيدمي لاهور)

وكذا في منحة الخالق على البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۲/۱۹۷، رشيديه)

(۱) وفي البدائع وإذا لم يسجد لم تفرغ الذمة.

(قوله وإذا لم يسجد الخ) أفاد أنه لا يتقيدها، قال في شرح المنية: وكل سجدة وجبت في الصلاة ولم تؤدها فيه، سقطت، أي لم يبق السجود لها مشروعا لفوات محله" (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ۲/۱۱۱، سعيد)

(قوله لأنه لا يزداد الواجب ولم يمكن قضاؤها، وفيه يتضرر الآتي على المكلف) البحر، لما عليه السهو لتأخير السجود الخ، بحر" (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ۱/۳۰۵، دار المعرفة بيروت)

وكذا في الحلبي الكبير الفرع، ذكر في الصلاة ص ۵۰۰، سهيل اكيدمي لاهور)

رکعتی نماز میں ایک آیت کی تکرار سے سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟

۲۔ مجلس ایک ہی ہے، آیت مختلف ہیں، کیا حکم ہے؟ (۳) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۴) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۵) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۶) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۷) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۸) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۹) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۱۰) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۱۱) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۱۲) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۱۳) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۱۴) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۱۵) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۱۶) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۱۷) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۱۸) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۱۹) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۲۰) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۲۱) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۲۲) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۲۳) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۲۴) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۲۵) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۲۶) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۲۷) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۲۸) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۲۹) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۳۰) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۳۱) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۳۲) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۳۳) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۳۴) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۳۵) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۳۶) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۳۷) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۳۸) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۳۹) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۴۰) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۴۱) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۴۲) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۴۳) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۴۴) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۴۵) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۴۶) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۴۷) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۴۸) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۴۹) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۵۰) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۵۱) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۵۲) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۵۳) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۵۴) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۵۵) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۵۶) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۵۷) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۵۸) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۵۹) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۶۰) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۶۱) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۶۲) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۶۳) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۶۴) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۶۵) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۶۶) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۶۷) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۶۸) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۶۹) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۷۰) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۷۱) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۷۲) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۷۳) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۷۴) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۷۵) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۷۶) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۷۷) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۷۸) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۷۹) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۸۰) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۸۱) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۸۲) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۸۳) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۸۴) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۸۵) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۸۶) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۸۷) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۸۸) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۸۹) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۹۰) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۹۱) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۹۲) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۹۳) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۹۴) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۹۵) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۹۶) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۹۷) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۹۸) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۹۹) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (۱۰۰) ایک آیت کی تکرار سے ایک ہی مجلس میں سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

الجواب صحیح: واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۲۱/۸/۸۲ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند، ۲۱/۸/۸۲ھ۔

---

(۱) "وإذا كرر آية في المجلس مكررة وفي مجلس واحد إلا مكررة من قعد واحد والأصح أن سجد على الفور في الكل وقد أخر سجود المجلس" (الدر المختار)

(قوله من قعد واحد) ولا يتعدد بتكرار القارئ بخلاف القراءة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كما يأتي (قوله فقط) أي لا في المجلس (قوله مكررة) أي ولو في مجلس آخر على المعتمد للمجلس والمستمع وهو ما في البحر (قوله بشرط اتحاد الآية والمجلس) أي بأن تكون المكررة في مجلس واحدة في مجلس، فلو تلا بين في مجلس وحضر آية واحدة في مجلس لم تتداخل ولم يشترط اتحاد المستمع؛ لأنه إنما يكون باتحاد المسموع فمتى تغير أحدهما تغير الاتحاد، وإنما لم تتداخل الآية في المجلس لانتكرر الوجوب؛ لأن اجتماع الأمثال في المحل يوجب تداخلها على المعتمد لسكون ولم تتداخل الآية في مجلسين؛ لأن اجتماع الأمثال في المحل لا يوجب تداخلها سمعها أو لم تسمع وتكرر الوجوب فيما إذا قرأ في المزارة مسجدة من الحرير ومن الجوخ وقرأ كلتيهما مجلسة واحدة في المجلس لاتحاد الآية والسماع إشارة إلى الوحدة في الجنسية، ففي هذا لو قرأ أحدهما مجلسة من معنى كتفسير وحمدا والآخر لم يتداخل مع ز (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ۲/۱۲۰، ۱۲۱، سعيد)

وكذا في المجلس الكبير، لتعدد المجلس بتكرر من القارئ في الصلاة وخارجها، وفي سجدة التلاوة ص ۵۰۲، ۵۰۳، سهيل أكيدمي لاهور)

وكذا في حاشية الطحطاوي مع مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ص ۴۰۲، قديمي)

آیت سجدہ پڑھ کر کیا ناواقف کو بتانا چاہیے؟

سوال [۴۰۱۰]: سجدہ کی آیت پڑھنے والوں میں کچھ ناواقف بھی ہوتے ہیں، ایسوں کو سجدہ کی آیت پڑھنے کے بعد بتلانا چاہیے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

ناواقف کو بتلانا چاہیے، تاکہ وہ بھی سجدہ کرلیں، واقف کو بتلانا ضروری نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: محمد سعید عفی عنہ، ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

سجدۂ تلاوت کے لئے رکوع میں نیت کرنا

سوال [۴۰۱۱]: ایک شخص نے نماز میں سجدۂ تلاوت کیا، اس کی نیت تھی، امام نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا، اب امام سے علیحدہ ہوا تو آپ نے سجدۂ تلاوت نہیں پڑھا، کیا اس سے نماز میں کوئی نقص تو نہیں ہوا؟ پہلے سے طریقہ معلوم نہیں، اس لئے یہ خطا ہوئی۔

اب دوسرے صاحب نے کہا کہ امام صاحب نے رکوع میں نیت کرلی اور مقتدیوں نے نہیں کی، تو سجدۂ تلاوت امام و مقتدیوں پر لازم ہوا یا نہیں؟ اور اگر امام نہیں پڑھتا تو آپ کو پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جو صاحب رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرلیتے ہیں، تو ان کا یہ کہنا کہ آپ نے نیت نہیں کی، تو سجدۂ تلاوت نہیں ہوا، یہ صحیح نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

۱ ولو سجد سامعہ بسجود تالیہ ولم یسجد التالی لم یسجد السامع ولو سجد التالی خارج الصلوٰۃ بسجدۃ فسجد سامعہ فی الصلوٰۃ لم یسجد التالی ولو سجد التالی فی الصلوٰۃ بسجدۃ فسجد سامعہ خارج الصلوٰۃ لم یسجد التالی (الجامع الکبیر مع الشیبانی)

www.ahlehaq.org

باب صلاة المريض

(مریض کی نماز کا بیان)

اشارہ سے نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال [۱۰۰۰۰] [illegible] کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ [illegible] شخص کس طرح نماز پڑھے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] اشارہ سے نماز پڑھے۔ [illegible] کا قول [illegible] کرکے [illegible] چھوڑے۔

[illegible] (۱) [illegible]

[illegible]

---

(۱) عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال يصلي المريض قائما إن استطاع وإن لم يستطع صلى قاعدا وإن لم يستطع صلى على جانبه وإن لم يستطع صلى مستلقيا رجلاه مما يلي القبلة فإن به مشقة مع الإيماء. (كتاب الصلاة، باب المريض ج ۲ ص ۱۰۰، دار إحياء القرآن كراچي)

وإن لم يستطع القعود استلقى على ظهره وجعل رجليه إلى القبلة ورأسه مرتفعا كي لا يصير وجهه إلى القبلة ويكون عليه الصلاة والسلام على المريض قائما فإن لم يستطع فقاعدا فإن لم يستطع فعلى الجانب الأيمن بالإيماء فإن لم يستطع فله مستلقيا هو المختار عند الفقهاء. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض ج ۲ ص ۱۲۰، مكتبه شركت علميه)

وإن تعذر القعود وهو الركوع والسجود مستلقيا على ظهره وجعل رجليه إلى القبلة (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة الباب الرابع عشر في صلاة المريض ج ۱ ص ۱۳۹، رشيديه)

ایضاً

سوال [۴۰۲۱]: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کو قرآن شریف یاد ہے اور وہ تراویح میں سناتا ہے اور ایک شخص کو قرآن شریف یاد ہے اور وہ تراویح میں سناتا ہے تو ان دونوں میں کون افضل ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ایک ختم سنانا دونوں کو برابر ہے (۱) کذا فی الدر المختار وغیرہ

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

قیام پر قدرت نہ رکھنے والے حافظ قرآن کا بیٹھ کر تراویح اور تہجد پڑھنا

سوال [۴۰۲۲]: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک حافظ صاحب جن کو قیام پر قدرت نہیں ہے تراویح بیٹھ کر سناتے ہیں اور تہجد کی نماز بھی بیٹھ کر پڑھتے ہیں، کیا ان کی اقتداء میں تراویح اور تہجد پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جب کہ حافظ صاحب کو بیٹھ کر پڑھنے سے ختم قرآن تراویح میں اور تہجد میں سنانا ہو تو ان کو بیٹھ کر پڑھنا درست ہے، ان کی اقتداء میں تراویح اور تہجد دونوں میں ایسا ہی ہے (۲) کذا فی الدر المختار وغیرہ

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

---

(۱) (قوله ولو قدر على بعض القيام) ... (قوله ولو قدر على بعض القيام) ... (قوله ولو قدر على بعض القيام) ...

برسات میں جب زمین خشک نہ ملے تو نماز کس طرح پڑھے؟

سوال (۱۰۴۸۱) برسات کے دنوں میں زمین برسات کے پانی سے اس قدر گیلی ہوجاتی ہے کہ جب کامل پر پانی ہوتا ہے تو سجدہ میں پانی میں ڈوبنے کی صورت میں نماز کس طرح ادا ہو؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جب زمین خشک نہ ملے پانی میں پانی ہو یا کیچڑ ہو تو اشارہ سے نماز پڑھ لے، لیکن سجدہ کے لئے پانی سے اونچا بقدر [illegible] ہونا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۲۸/ ۹/ ۹۱ھ۔

الجواب صحیح: العبد کلیم اللہ عفی عنہ دارالعلوم دیوبند۔

www.ahlehaq.org

ه قلنا و نقرأ كذا هنا نظير عادة قالت لم يقعد لا يجوز، قال شمس الأئمة الحلواني رحمه الله تعالى: هو الصحيح الصحيح ولو ترك هذا حتى أن لا يجوز صلاته هكذا في الخلاصة. (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ۱/ ۱۳۶، رشيديه)

(۱) "الذي لا يمكنه يصلي قاعدا في الطين بالإيماء، كما في التجنيس والمزيد، هذا هو الصحيح." (كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۵۹۳، رشيديه)

باب صلاة المسافر

(مسافر کی نماز کا بیان)

ہمیشہ مسافر رہنے والے کی نماز

www.ahlehaq.org

باب صلاة الجمعة

الفصل الأول في خطبة الجمعة

(جمعہ کے خطبہ کا بیان)

منبر پر آ کر سلام کرنا اور "ان اللہ وملئکتہ" پڑھنا

سوال (۱۳۰۰): [illegible] جمعہ کے خطبہ کے [illegible] منبر پر آ کر سلام کرنا اور "ان اللہ وملئکتہ" پڑھنا [illegible] جمعہ کے خطبہ کے [illegible] جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] سے ثابت نہیں [illegible] کتاب [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور

خطبہ میں "قال اللہ تعالیٰ فاعوذ باللہ" پڑھنا

سوال [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

www.ahlehaq.org

الفصل الثاني في احتياط الظهر

(احتیاط الظہر کا بیان)

احتیاط الظہر

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

نماز جمعہ کے بعد احتیاطی الظہر پڑھنا

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

باب صلاة العيدين

الفصل الأول في وجوب صلاة العيد على النساء

(عورتوں کے نماز عید کا بیان)

کیا عورتوں پر نماز عید واجب ہے؟

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

www.ahlehaq.org

الفصل الثاني في صلاة العيد في المسجد وغيره

(عیدین کی نماز مسجد میں یا اور کہاں)

عید کی نماز مسجد میں ہو یا میدان میں؟

سوال [۶۵۲۴]: زید بخیریت تمام ہونے کے بعد عرض ہے کہ عیدین کی نماز مسجد میں پڑھنی ضروری ہے یا میدان میں؟ کیا کسی کی روایت ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱ اصل تو یہ ہے کہ عیدین کی نماز میدان میں پڑھنا سنت ہے کما ثبت بالتواتر العملی[۱] اور عیدین کی نماز کا مسجد میں پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے[۲] اور اگر کسی عذر کی وجہ سے مسجد میں پڑھی جائے تو بھی

---

[۱] قال الله تعالى: «وهل أتاك حديث موسى إذ رآى نارا فقال لأهله امكثوا إني آنست نارا لعلي آتيكم منها بقبس أو أجد على النار هدى فلما أتاها نودي يا موسى إني أنا ربك فاخلع نعليك إنك بالواد المقدس طوى وأنا اخترتك فاستمع لما يوحى إني أنا الله لا إله إلا أنا فاعبدني وأقم الصلاة لذكري إن الساعة آتية أكاد أخفيها لتجزى كل نفس بما تسعى فلا يصدنك عنها من لا يؤمن واتبع هواه فتردى وما تلك بيمينك يا موسى قال هي عصاي أتوكأ عليها وأهش بها على غنمي ولي فيها مآرب أخرى قال ألقها يا موسى فألقاها فإذا هي حية تسعى قال خذها ولا تخف سنعيدها سيرتها الأولى واضمم يدك إلى جناحك تخرج بيضاء من غير سوء آية أخرى لنريك من آياتنا الكبرى اذهب إلى فرعون إنه طغى قال رب اشرح لي صدري ويسر لي أمري واحلل عقدة من لساني يفقهوا قولي واجعل لي وزيرا من أهلي هارون أخي اشدد به أزري وأشركه في أمري كي نسبحك كثيرا ونذكرك كثيرا إنك كنت بنا بصيرا قال قد أوتيت سؤلك يا موسى ولقد مننا عليك مرة أخرى إذ أوحينا إلى أمك ما يوحى أن اقذفيه في التابوت فاقذفيه في اليم فليلقه اليم بالساحل يأخذه عدو لي وعدو له وألقيت عليك محبة مني ولتصنع على عيني إذ تمشي أختك فتقول هل أدلكم على من يكفله فرجعناك إلى أمك كي تقر عينها ولا تحزن وقتلت نفسا فنجيناك من الغم وفتناك فتونا فلبثت سنين في أهل مدين ثم جئت على قدر يا موسى واصطنعتك لنفسي اذهب أنت وأخوك بآياتي ولا تنيا في ذكري اذهبا إلى فرعون إنه طغى فقولا له قولا ليّنا لعله يتذكر أو يخشى قالا ربنا إننا نخاف أن يفرط علينا أو أن يطغى قال لا تخافا إنني معكما أسمع وأرى فأتياه فقولا إنا رسولا ربك فأرسل معنا بني إسرائيل ولا تعذبهم قد جئناك بآية من ربك والسلام على من اتبع الهدى إنا قد أوحي إلينا أن العذاب على من كذب وتولى قال فمن ربكما يا موسى قال ربنا الذي أعطى كل شيء خلقه ثم هدى قال فما بال القرون الأولى قال علمها عند ربي في كتاب لا يضل ربي ولا ينسى الذي جعل لكم الأرض مهدا وسلك لكم فيها سبلا وأنزل من السماء ماء فأخرجنا به أزواجا من نبات شتى كلوا وارعوا أنعامكم إن في ذلك لآيات لأولي النهى منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة أخرى» (طه: ۹-۵۵)

[۲] عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «صلاة الرجل في بيته تفضل على صلاته في مسجدي هذا إلا المكتوبة» (صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، رقم الحديث: ۶۷۳، ص: ۱۰۰، ج: ۱، ط: قديمي)

وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «صلاة الرجل في بيته تفضل على صلاته في مسجدي هذا وصلاته في مسجدي هذا تفضل على صلاته في المسجد الأقصى بخمسين صلاة وصلاته في المسجد الأقصى تفضل على صلاته في مسجده بخمسمائة صلاة» (صحيح ابن خزيمة، رقم الحديث: ۱۲۰۱، ص: ۲۳۹، ج: ۲، ط: المكتب الإسلامي)

مسجد میں نماز عید پڑھنا کیسا ہے؟ (۱) عیدگاہ میں نماز عید ادا کرنے سے کتنا ثواب زیادہ ملتا ہے؟ (۲) بینوا توجروا۔

الجواب صحیح: حبیب اللہ غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۹/۱/۹۱ھ۔

الجواب صحیح: محمد ظفیر الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۹/۱/۹۱ھ۔

عیدگاہ چھوڑ کر میدان میں نماز عید

سوال (۱۰۱۵): عیدگاہ کے بجائے میدان میں نماز عید ادا کرنے کی وجہ سے عیدگاہ کی آمدنی کم ہو جاتی ہے، اس لئے عیدگاہ کے متولی کا یہ حق ہے یا نہیں کہ وہ میدان میں نماز عید ادا کرنے سے روکے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

نماز عید کا افضل مقام عیدگاہ ہے، اور اگر عیدگاہ کے علاوہ کسی اور جگہ میدان میں نماز عید ادا کرنے کی وجہ سے عیدگاہ کی آمدنی کم ہو جاتی ہے (۳) تو عیدگاہ کے متولی کو میدان میں نماز عید ادا کرنے سے روکنے کا حق ہے۔

- کذلک ہذا الخروج فی الصحراء لصلاۃ العید فضل من صلاتہا فی المسجد لمواظبۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ذلک مع فضل مسجدہ۔ (فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین، باب الخروج الی المصلی، ۲/۵۰، قدیمی)

"والخروج الی الجبانۃ فی صلاۃ العید سنۃ الخ" (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی بیان وقت الصلاۃ، ۱/۵۹۰، رشیدیہ)

(۱) عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اخبرہ مطر فی یوم عید فصلی بنا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاۃ العیدین فی المسجد۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب یصلی بالناس العید فی المسجد اذا کان یوم مطر، ۱/۱۶۵، احسن المطابع)

"اذا کان یوم مطر فلا یخرج الی المصلی فصلی فی المسجد یخرج ذلک" (مدنی المحیود، کتاب الصلاۃ، باب یصلی بالناس العید فی المسجد اذا کان یوم مطر، ۲/۲۱۲، عبدیہ ملتان)

"وقیدہ الخروج الی المصلی فی العید وان صلاتہا فی المسجد لاتکون الا عن ضرورۃ" (فتح القدیر، کتاب العیدین، باب الخروج الی المصلی، فتح، ۲/۵۰، قدیمی)

(۲) فقدہ فخر بحسب تحسین [illegible]

(۳) فی ای شروح الصلاۃ فرصۃ [illegible] وہکذا فی موضع فقدہ او =

www.ahlehaq.org

اندیشہ فساد کے وقت نماز عید محلوں کی مساجد میں

www.ahlehaq.org

ہے، مثلاً (۱) وبائی امراض کے لئے انجکشن لگوا رہے ہیں لیکن قوم پر بہت جگہ کے تعصبانہ جذبات ابھار رہے ہیں، آج بھی مسلمانوں کو چین نصیب ہو تو در کنار، لانے والے کی گھنٹہ محنت کے لئے بے حفاظت جان و مال، عزت و آبرو اپنے نوامیس تک محفوظ نہیں سمجھ رہا ہے، عیدالاضحی کے موقع پر عیدگاہ میں نماز عید پڑھ کر واپس آکر مسلمانوں کو تین یوم قربانی کا مذہبی فریضہ ادا کرنا ہوتا ہے، گزشتہ چودہ سو سال سے مسلسل بلاشبہ لاکھوں کروڑوں آبروریزی، انسانوں کا قتل حالات، واقعات اور تجربات کی بنا پر اس موقعہ کے لئے بھی مسلمان اپنے کو غیر محفوظ یقین کر رہے ہیں، حالات پر غور فرما کر اطلاع سے متعلق سوالات پر فتویٰ صادر فرمائیں۔

۱ جو حالات اوپر مسطور ہیں، ان کے پیش نظر یا مسلمان شہر اپنے اپنے محلوں کی مساجد میں نماز عید الاضحی پڑھ سکتے ہیں؟

۲ یہ بھی اندیشہ ہے کہ حکومت (نگران) گورنمنٹ (حفاظت) کے نام سے محلوں کی مساجد پر بھی سپاہ پولیس اور فوجی دستے بھیجے، مسلمان حکومت کے کل کارندوں سے بھی خطرہ محسوس کرتے ہیں، تو کیا نماز عید الاضحی جو واجب ہے، ترک کی جا سکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱ ان حالات میں محلوں کی مساجد میں نماز عید ادا کرنی چاہئے (۲) باقی الامر ہے، اللہ تعالیٰ محکوم سے محفوظ ہے، اللہ پاک حفاظت فرمائے۔

---

(۱) [illegible]

(۲) "عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه: "أنه أصابهم مطر في يوم عيد فصلى بهم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صلاة العيد في المسجد" (سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب يصلي بالناس العيد في المسجد إذا كان يوم مطر ۱: ۱۷۰، رحمانيه لاهور)

"إذا كان يوم مطر فلا يخرج إلى المصلى ليصلي في المسجد يحرز ذلك" (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، باب يصلي بالناس في المسجد إذا كان يوم مطر ۱: ۲۷۲، فاروقيه كوئٹه)

او مسجد من مساجد، ... صلاة العيد في المسجد إذا كان مطر، ص: ۶۳، قديمي)

۲ جن جانے کا اثر ہونا تو نماز عید اتنی جانے سے خالت ہیں ہوتی (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

الاولاد المحمودیہ فقیر راحت اللہ عفی عنہ ۵ ۱۳۰۰ھ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

www.ahlehaq.org

(۱) وسر فد لا ینبغی ان یصلیها فی ذلک المکان وعنده حسن وعنده حوله

(قوله وعنده حوله) ای فی مسقف او نحو، صح، الدر المختار مع رد المحتار، باب صلاة الجمعة ۳ ۵۳ ۱۵۶ معید،

"والمسقف المشید والاصح ان المسقف لطالبه مسقط فلو فی المصلی "وسر فد وحوله الاقامة والذکوة وعنده الحسن والصحوة والمطر الشدید لکان افضل" البحر الرائق، کتاب الصلاة باب صلاة الجمعة ۲ ۲۲۶ رشیدیہ،

"والخامس الامن من ظالم لا یخاف علی من اختفی من ظالمه وسجن به المعلن العابث فی الحبس کما جاز له السعی" حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ص ۵۰۵، سهیل،

الفصل الثالث في تكبيرات التشريق

(تکبیراتِ تشریق کا بیان)

نمازِ عید کے لئے جاتے ہوئے اور واپسی پر تکبیرِ تشریق پڑھنے کا حکم

سوال [۴۰۰۱]: نمازِ عیدین کے لئے آواز سے عیدگاہ جاتے وقت تکبیر پڑھتے ہوئے چلنا چاہئے یا آہستہ؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

واپسی میں بھی [یعنی نمازِ عید پڑھ کر واپس ہوتے وقت] اسی حکم کا جواب ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حررہ العبد محمود غفی عنہ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

الجواب صحیح: بندہ محمد اعزاز علی عفی عنہ

---

(۱) [۴۰۰۱] ... اس مسئلہ کے جواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا مدار اس پر ہے کہ تکبیرِ تشریق کا وجوب عیدگاہ جانے اور آنے کے وقت ثابت ہے یا نہیں؟ اگر ثابت ہے تو اس وقت تکبیر پڑھنا واجب ہوگا اور اگر ثابت نہیں ہے تو واجب نہیں ہوگا۔ اور اس کا ثبوت اس طرح ہے کہ عیدگاہ جانے اور آنے کے وقت تکبیر پڑھنا عید کی نماز کے تابع ہے اور عید کی نماز کا وجوب ثابت ہے، اس لئے اس کے تابع ہونے کی وجہ سے تکبیر کا وجوب بھی ثابت ہوگا۔ اور اس کا عدم وجوب اس طرح ہے کہ عید کی نماز کے تابع ہونے کی وجہ سے تکبیر کا وجوب ثابت نہیں ہوگا۔ اور اس کا عدم وجوب اس طرح ہے کہ عید کی نماز کے تابع ہونے کی وجہ سے تکبیر کا وجوب ثابت نہیں ہوگا۔

(۲) [۴۰۰۱] ... اس مسئلہ میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ عیدگاہ جانے اور آنے کے وقت تکبیر پڑھنا واجب ہے یا نہیں؟ اگر واجب ہے تو اس کے ترک کرنے سے نماز میں نقص آئے گا اور اگر واجب نہیں ہے تو ترک کرنے سے نماز میں نقص نہیں آئے گا۔ اور اس کا ثبوت اس طرح ہے کہ عیدگاہ جانے اور آنے کے وقت تکبیر پڑھنا عید کی نماز کے تابع ہے اور عید کی نماز کا وجوب ثابت ہے، اس لئے اس کے تابع ہونے کی وجہ سے تکبیر کا وجوب بھی ثابت ہوگا۔ اور اس کا عدم وجوب اس طرح ہے کہ عید کی نماز کے تابع ہونے کی وجہ سے تکبیر کا وجوب ثابت نہیں ہوگا۔ اور اس کا عدم وجوب اس طرح ہے کہ عید کی نماز کے تابع ہونے کی وجہ سے تکبیر کا وجوب ثابت نہیں ہوگا۔

(۳) [۴۰۰۱] ... اس مسئلہ میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ عیدگاہ جانے اور آنے کے وقت تکبیر پڑھنا واجب ہے یا نہیں؟ اگر واجب ہے تو اس کے ترک کرنے سے نماز میں نقص آئے گا اور اگر واجب نہیں ہے تو ترک کرنے سے نماز میں نقص نہیں آئے گا۔ اور اس کا ثبوت اس طرح ہے کہ عیدگاہ جانے اور آنے کے وقت تکبیر پڑھنا عید کی نماز کے تابع ہے اور عید کی نماز کا وجوب ثابت ہے، اس لئے اس کے تابع ہونے کی وجہ سے تکبیر کا وجوب بھی ثابت ہوگا۔ اور اس کا عدم وجوب اس طرح ہے کہ عید کی نماز کے تابع ہونے کی وجہ سے تکبیر کا وجوب ثابت نہیں ہوگا۔ اور اس کا عدم وجوب اس طرح ہے کہ عید کی نماز کے تابع ہونے کی وجہ سے تکبیر کا وجوب ثابت نہیں ہوگا۔

www.ahlehaq.org

باب صلاۃ الاستسقاء

(نماز استسقاء کا بیان)

صلوٰۃ استسقاء تین روز سے زائد نہیں

مسئلہ ۱۰۴۵۱ | سوال [illegible] لیکن یہاں پر یہ کہا جاتا ہے [illegible] نہیں کیا جاتا ہے [illegible] ہے [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] کیا جاتا

کیا صلاۃ استسقاء کے لئے یہ ضروری ہے کہ آسمان پر بادل نہ ہو

سوال [۱۰۲۵۹]: نماز استسقا کی شرائط کیا کیا ہیں؟ آیا آسمان پر بادل ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ کیا بادل ہونے کی صورت میں نماز استسقاء ادا کریں؟ بادل ہو یا نہ ہو ان دونوں صورتوں میں نماز ادا کرنا کیسا ہے؟ لیکن یہاں جو مسئلہ پیش آیا ہے وہ بادل نہیں کہ (۱) آسمان پر چھایا ہوا تھا، اس صورت میں نماز ادا کرنے کی ضرورت پیش آگئی، اس طرح مکمل درست ہوا یا نہیں؟ کیا بادل کا ہونا شرط ہے یا بادل ہو یا نہ ہو؟ اس صورت میں ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

بادل ہونے نہ ہونے کے دونوں میں فرق نہیں، یہ خلاف سنت ہے۔

وفي حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (وشرط لها) أي للصلاة (ما يشترط لصلاة العيد) من المصر والجماعة والوقت وعدم مانع كغيم (وليس فيها أذان ولا إقامة) ولا تكبير (ولا خطبة بعدها) بل بعد الدعاء يستقبل الناس ويحولون أرديتهم ويجعلون اليمين على اليسار والعكس ويستغفرون ويتوبون ويتصدقون (ولا بأس بتقديمها على الزوال) خلافاً لهما (ولا بتأخيرها) عن الزوال (خلافاً لهما) (حاشية الطحطاوي، ص: ۴۹۰)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۲۶/۲/۷۶ھ۔

صلوۃ استسقاء کے لئے اگربتی وغیرہ ساتھ لے جانا

سوال [۱۰۲۶۰]: نماز استسقا کو جب وقت راستے سے تین میل فاصلہ میں پیدل جانا آیا ہے، بلند ناجات و رقت اور گریہ وزاری کرتے ہوئے گئے، وہاں جس طرح سے عمل پیش آرہا ہے، یا یہ عمل شریعت کے

---

(۱) [ایسا ہونا خلاف سنت ہے، اس لئے کہ اس میں بارش کے دفع ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ (فتح باب الاستسقاء)]

(۲) (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، باب الاستسقاء، ص: ۴۹۰، قديمي)

"(وشرط) طلب بدال (مطر) كفيمة محصوصه عند الحاجة بأن يحس المطر، وله بكر نهر أرضه، وآبار، (أشهار يشربون منها، ويسقون مواشيهم، وزرعهم، أو كان ذلك إلا أنه لا يكفي فإذا كان كذلك لا يستسقى كما في المحيط." رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ۲/ ۶۶۴، سعيد)

وكذا في حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ۱/ ۴۵۹، دار المعرفة بيروت)

مباح ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ [illegible] یا آیا ہوا [illegible] نے پرانے کپڑے پہننے کے اور نئے کپڑوں کو خصوصاً نئے سفید کپڑوں کو پسند فرمایا ہے اور شروع سردی سے نکال کر پہننا چاہئے۔

[illegible]

منحۃ الخالق علی البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الاستسقاء، ۲/ ۲۶۵، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲/ ۸/ ۸۵ھ۔

نمازِ استسقاء کے بعد ترنم سے دعا کرنا

سوال [۱۰۹۱]: نمازِ استسقاء میں آپ کی مسجد میں جو خطیب اور امام ہے شخص نے نماز و خطبہ ہو چکنے کے بعد بیٹھ کر ترنم میں آواز بلند دعا مانگی، سامعین کا ایک مجمع ہونے کی وجہ سے دعا میں شور و غل ہوا، دعا میں ترنم کی ہونی چاہئے یا نہیں اور بہتر حال میں دعا مانگنا خلاف ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ دعا آگے خطبہ کے بعد ہونا چاہئے [illegible] نہیں چاہئے، [illegible] امام کو [illegible]

---

(۱) البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ۲/ ۲۶۵، ايچ ايم سعيد كمپنى كراچى.

المنحة الخالق على البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ۲/ ۲۶۵، ايچ ايم سعيد كمپنى كراچى.

(۲) "ويخرجون للاستسقاء ثلاثة أيام متتابعات مشاة في ثياب غسلة أو مرقعة متذللين متواضعين خاشعين غير متطيبين ولا متزينين ويقدمون الصدقة في كل يوم قبل خروجهم، ويحدثون التوبة، ويستغفرون للمسلمين، ويتصدقون بالحنطة والشعير، والعجائز والصبيان، ويمتنعون الأنعام عن مواضعها الخ"

الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ۲/ ۱۶۵، سعيد.

وكذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ۲/ ۲۶۵، ايچ ايم سعيد.

(۳) قال الله تعالى: ﴿ادعوا ربكم تضرعا وخفية انه لا يحب المعتدين﴾ الاعراف: ۵۵.

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲/۴/۹۱ھ۔

نمازِ استسقاء کو جاتے ہوئے ناجائز اُمور سے نہ روکنا

سوال [۱۰۴۶۲]: نمازِ استسقاء کو جاتے وقت جو بعض عمل اور باتیں ایسی ہیں جو ممانعت کی موجب تھیں، بعض عالم جاہل سنتی بھی موجود تھے، ان حضرات نے ان میں کچھ بھی نہیں بتایا، بعض شریر مسلمان بتایا، تو ان کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ان عالم وسنتی ان سے ہر وقت کریں، ہوسکتا ہے کہ وہ خود خشوع وخضوع میں خلل ہوں، ہو چکتا ہو، بالخصوص جبکہ ان کی چیزوں کی خلاف شریعت ہونے کی وجہ سے ممانعت عوام کے نہ ماننے کا وہم ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۶/۴/۹۱ھ۔

- "عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أنه قال: خير الدعاء الخفي" عن سعد رضي الله تعالى عنه مرفوعا: "الدعاء في السر تعدل سبعين ضعفا في العلانية" (إعلاء السنن، أبواب الوتر، باب استحباب القنوت في الوتر، ج ۷، ص ۹۳، إدارة القرآن كراچی)

"وأما الأدعية والأذكار فالخفية أولى، قلت: ويحتمل في الدعاء أيضا أن يخفي سره بقوله تعالى: "ادعوا ربكم تضرعا وخفية" (رد المحتار، كتاب الحج، مطلب في شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ج ۲، ص ۵۷۰، سعيد)

(۱) "(و) إذا فرغ الإمام من الخطبة جعل ظهره إلى الناس ووجهه إلى القبلة، ويستقبل عند الاستسقاء الناس فعود مستقبلين وجوههم إلى القبلة في الخطبة والدعاء" (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في صلاة الاستسقاء، ج ۱، ص ۲۱۳، دار الكتب العلمية بيروت)

"(ويكره) للإمام مسح الصلعة حالة دعائه (رفع يديه) لما روى عن عمر رضي الله تعالى عنه أنه رأى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يستسقي عند أحجار الزيت قريبا من الزوراء فأشار برفع يديه فيما وجهه لا يجاوز بهما رأسه" (والناس قعود مستقبلين القبلة يؤمنون على دعائه) (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، كتاب الصلاة، باب الاستسقاء، ص ۵۵۰، قديمي)

نماز استسقاء کے بعد کھانا کھلانا

سوال [۴۲۰۴]: پیش نظر مسئلہ میں یہ واضح فرمائیں کہ یا چند افراد سے چندہ وصول کرکے گاؤں کے تمام بچوں کو ملا کر کھلوانا یا ہر ایک نے اپنے اپنے بچے کو دینے کے بارے میں کھلوانا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

مروجہ صورت میں مستحب ہے، وہ بھی یہاں تک ہو سکے اخفاء کے ساتھ افضل ہے، اس میں اپنی شان دکھانے کا طلب خفاء کے پیش نظر نہ ہونا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۶/۹/۹۱ھ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

www.ahlehaq.org

---

(۱) وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في الاستسقاء: ۱/۱۵۲، رشيديه.

(۲) قال الله تعالى: ﴿فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه أحدا﴾ الكهف: ۱۱۰.

عن عكرمة رضي الله تعالى عنه عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما، أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن طعام المتباريين أن يؤكلوا، سنن أبي داود، كتاب الأطعمة، باب في طعام المتباريين: ۲/۵۲۰، مكتبه دار الحديث.

(۳) [إن يتوكل] واضح أكثره لك لما قدمه من الاستعانة والريبة، وقد ذهبي بعض العلماء إلى تحريم الحلف كاذبا بهذين فيحرمون قال: لأن ذلك فيه للاستخفاف والمهانة، وهذا ممكن للمكافأة والمجازاة. مرقاة المفاتيح، كتاب النكاح، باب الوليمة، الفصل الثاني: ۶/۲۳۱، رشيديه.

باب الجنائز

الفصل الأول في تكفين الميت

(میت کے کفن کا بیان)

کفن کا کپڑا کس رنگ کا ہونا چاہیے؟

سوال [۴۲۱۳]: پرانی کے شہر رتی ہی سے مردوں کو لال کپڑے میں رکھنا کیسا؟ لال جھنڈا کس کا شعار ہے؟ "لال جھنڈے کی ہے" (۱) کہنا کیسا؟

الجواب حامداً ومصلياً:

کفن کے لیے سفید کپڑا مستحب و مستحسن ہے، حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کفن سفید ہی تھا اور آپ نے سفید کفن کی ترغیب و تاکید بھی فرمائی ہے۔

"وكفن صلى الله تعالى عليه وسلم في ثلاثة أثواب بيض سحولية" (مراقي الفلاح، ص: ۴۷۵)

"قوله صلى الله على عليه وسلم: البسوا من ثيابكم البياض فإنها" (طحطاوي، ص: ۴۷۵)(۲)

---

(۱) "لال رنگ بھی بہت پسند تھا، نظر نہ لگے، رتی، مرزا پور، اتر پردیش" (فیروز اللغات، ص: ۵۳۰، فیروز سنز، لاہور)

(۲) (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، أحكام الجنائز، ص: ۴۷۵، قديمي)

"ولا بأس في الكفن بسروة وكتان وفي النساء تجوز بكله ما يجوز لبسه حال الحياة واجبه البياض" (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ۲: ۲۴۵، سعيد)

"وأما صفة الكفن: "فالأفضل أن يكون الكفن بالثياب البيض" (بدائع الصنائع، كتاب =

کسی پارٹی کی خاطر ہدایات ہوں صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کا ثابت نہ ہونا ظاہر ہے، اول جملہ بھی کسی خاص پارٹی کا شعار ہے، اگر وہ پارٹی حضرات انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہو تو اس میں شامل ہونا بھی خطرناک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

۲۲ ۲۲ ۲۲ ۲۲ ۲۲

www.ahlehaq.org

الصلاۃ: جمعۃ الکلی و کیفیۃ التکوین ۳۹۰۲ رشیدیہ

الفصل الثاني في الصلاة على الميت

(جنازہ کی نماز کا بیان)

خودکشی کرنے والے اور نشہ کی حالت میں مرنے والے کی نماز جنازہ

سوال[۱۰۶۰۵]: خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ دار العلوم دیوبند میں پڑھی گئی یا شراب پینے کی نشہ کی حالت میں مرنے والے کی نماز جنازہ ہوئی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جس مسلمان نے خودکشی کرلی اس پر بھی نماز جنازہ پڑھی جائے گی (۱) اور جس مسلمان کا نشہ کی حالت میں انتقال ہوا اس کی بھی نماز جنازہ پڑھی جائے گی (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند۔

---

(۱) "ومن قتل نفسه عمدا يصلى عليه وهو عاصٍ وعند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى وهو الأصح كذا في التبيين" (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة على الميت ۱/۱۶۳، رشيديه)

وكذا في تبيين الحقائق، كتاب الصلاة، باب الشهيد ۱/۴۹۱، دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) "عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الجهاد واجب مع كل امير برا كان أو فاجرا والصلاة واجبة على كل مسلم برا كان أو فاجرا وإن عمل الكبائر" (سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب الغزو مع أئمة الجور ۱/۳۵۰، رحمانيه)

"وهي فرض على كل مسلم مات خلافة وقطاع الطريق إذا قتلوا في المحرب" (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الجنائز ۲/۲۱۰، سعيد)

نمازِ جنازہ کے بعد دعا

سوال [۱۰۲۲۹]: نمازِ جنازہ کے بارے میں کیا لکھتے ہیں؟ لاہور سے الفلاح کے پروگرام میں بتایا کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں۔ "إذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء" (أبو داود شریف، ۲/۴۵۶). (الف) روایت پیش کی، جب کہ ہم نے ہمیشہ اکابرین کا معمول یہ دیکھا کہ بعد جنازہ بعمل کوئی دعا نہیں مانگی جاتی، براہ کرم اس حدیث کی تشریح بھی فرمائیں اور نوعیت سنت بھی۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

فقہ حنفی کی مستند کتاب خلاصۃ الفتاویٰ میں بعد احتمال مذکور ہے کہ نمازِ جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد وہاں دعا کے لئے ٹھہرنا، مروجات شرعیہ مشروعہ میں سے نہیں ایسا ہی ہے، نمازِ جنازہ درحقیقت دعا ہی ہے، اس کے بعد مستقل دعا ثابت نہیں (۱) اور جس مسند پر مستقل ایسا سوال ہے جس پر ہندوستان کے بہت سے علماء کی تائیدات ہیں جن کا نام ہے دلیل الخیرات (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

املاہ الحقیر محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۶/۱۴۰۰ھ

مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا

سوال [۱۰۲۳۰]: مسجد میں نمازِ جنازہ کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

= وكذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، أحكام في الجنائز، فصل الصلاة عليه، ص: ۵۸۰، (قديمي)

(۱) "ولا يدعوا للميت بعد صلاة الجنازة؛ لأنه يشبه الزيادة في صلاة الجنازة" (مرقاة المفاتيح، كتاب الجنائز، باب المشي بالجنازة والصلاة عليها، ۳/۳۰۰، (رشيديه)

"ولا يقوم ما لم يدفنه بعد صلاة الجنازة"، (خلاصة الفتاوى، الفصل الخامس والعشرون في الجنائز، ۱/۲۴۵، (رشيديه)

وكذا في الفتاوى التاتارخانية على هامش الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الخامس والعشرون في الجنائز، ۲/۸۰۲، (رشيديه)

(۲) دليل الخيرات في تركك المنكرات، للمفتي محمد كفايت الله رحمه الله تعالى، مكتبه لهاتوى كراچى،

الجواب حامداً ومصلیاً:

مکروہ ہے(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۲/۱۰/۸۸ھ۔

☆ ... ☆ ☆ ☆ ... ☆

www.ahlehaq.org

---

(۱) "عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "من صلى على جنازة في المسجد فلا شيء له" (سنن ابي داود، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الجنازة في المسجد: ۲/ ۹۸، إمداديه)

"وتكره الصلاة على الجنازة في مسجد عندنا" (الحلبي الكبير، كتاب الصلاة، فصل في الجنائز، الرابع في الصلاة عليه، ص: ۵۴۸، سهيل اكيدمي لاهور)

"وصلاة الجنازة في المسجد الذي تقام فيه الجماعة مكروه" (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الخامس في الصلاة عليه: ۱/ ۱۶۵، رشيديه)

الفصل الثالث فیما یتعلق بالقبر والدفن

(قبر اور دفن کا بیان)

عورت کی میت کو قبر میں رکھنے کا طریقہ

سوال [۴۰۱۸]: [illegible] جب کسی عورت کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر کے پاؤں کی طرف سے اس کو [illegible] چادر وغیرہ کے ذریعہ اس طرح کیوں میت کو اتارتے ہیں [illegible] سنت صحابہ سے ثابت ہے یا اس کی کوئی اور وجہ ثابت ہے؟ نیز مرد کی میت کس طرح دفن کی جاتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

میت کو پانی سے الگ رکھنے کے لئے [illegible] یا تختہ سے محفوظ کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے، پھر دفن کیا جاتا ہے، میت کے محرم ہونے کی وجہ ظاہر ہونے کی ہے، اس وجہ سے چادر وغیرہ کی طرف سے اتارنے کی جاتی ہے، تاکہ اجنبی کی نگاہ اس پر نہ پڑے، یہ مسلمانوں کی عام رائج الوقت تعامل کی وجہ ہے، [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم، حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۹/۱۳۰۰ھ۔

---

(۱) حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب احکام الجنائز، فصل فی حملہا ودفنہا، ص: ۵۱۱، قدیمی)

(ویستحب ای یعقد لہا ... قولہ ویستحب فیہا ای یستر وجوبا ... ویحتمل ان یکون ذلک حال الوضع فی اللحد علی ما یعتاد الآن علی ما ذکرہ الشیخ فی شرح المنیۃ والامداد) (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ۲/۲۴۱، سعید)

(ویستحب فوق المرأۃ ثوب حتی یستر الماء ... لان میت حائض علی الاصح) (مجمع الانہر، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ۱/۵۰۲، مکتبہ عبدالرحیم کوئٹہ)

الفصل الرابع في البناء على القبور

(قبر پکی کرنے اور اس پر قبہ بنانے کا بیان)

روضۂ اقدس پر گنبد کیوں ہے؟

سوال [۱۱۱۱۵]: [illegible] جو حضرات روضۂ اقدس پر گنبد بنانے کو ناجائز کہتے ہیں انہوں نے تو حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر بھی گنبد نہیں دیکھا ہوگا، مگر ان حضرات کو [illegible] حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی قبور پر گنبد بنے ہوئے ہیں، [illegible] حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں بنائے گئے ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

قبروں پر قبہ (روضۂ اقدس پر [illegible] قبہ) بنانے کے بارے میں عرض ہے کہ اس کے جواز کی وجہ یہ ہے کہ اپنے مال کو بلا وجہ ضائع کرنا منع ہے، اور جس نے بلا ضرورت قبر پر قبہ بنایا اس نے بلا فائدہ مال ضائع کیا، اس لئے ناجائز ہوا، اور حدیث شریف میں جو قبر پر قبہ بنانے کی ممانعت آئی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ حدیث شریف میں جو

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

(۲) صحیح مسلم کتاب الحیض باب النہی عن تخصیص البول والقعود علیہ ۱/۱۳۲ قدیمی۔

(۳) سنن ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب فی البول یصیب الارض ۱/۴ بلفظہ

وسنن النسائی کتاب الطہارۃ باب البول فی الماء الدائم ۱/۴۱ قدیمی۔

وسنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ باب النہی عن البول فی الماء الدائم ص ۲۶ قدیمی۔

(۴) صحیح البخاری کتاب الحیض باب ترک الحائض الصوم والصلاۃ ۱/۴۴ رقم الحدیث ۳۱۳ و ۳۱۵ قدیمی کارخانہ تجارت کتب۔

الفصل الخامس في إلقاء الرياحين وغيرها

(قبروں پر پھول، چادر، غیرہ ڈالنا)

مزار کی اگربتی کی قسم

سوال [۱۰۴۲۱]: آج کل مزاروں میں اگربتی کی راکھ کو متبرک سمجھ کر لوگ اپنے پاس رکھتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگربتی قبر پر جلانا منع ہے، اس کی راکھ کو متبرک سمجھنا اور بھی زیادہ برا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

احقر محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۸/ ۱۰/ ۹۹ھ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

---

(۱) عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه قال: "لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسراج". (سنن ابن داود، كتاب الجنائز، باب في زيارة النساء القبور، ۲/ ۷۵، ايچ ايم سعيد)

وفي مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثاني، رقم الحديث ۷۳۰، ۱/ ۲۲۵، دار الكتب العلمية بيروت

"السراج للمتخذ عليها في الفتوى الأولى هذا". (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الكراهية، الباب السادس عشر في زيارة القبور، ۵/ ۳۵۱، زكريا)

www.ahlehaq.org

باب إهداء الثواب للميت

(میت کے لئے ایصالِ ثواب کا بیان)

ایصالِ ثواب کا طریقہ

[illegible] ہے اس میں [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

ایصالِ ثواب کے لئے مجلس منعقد کرنا

سوال [۱۰۰۱۰]: ہمارے یہاں تین دن لوگوں کو جمع کرکے قرآن خوانی کرا کے ساتھ ہی مساجد مدارس وغیرہ میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے، پھر کھانا وغیرہ کھلایا جاتا ہے، یہ عمل ثواب سمجھا جاتا ہے؟ الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ کھانا بظاہر ایصالِ ثواب کی نیت سے بن جاتا ہے جس سے ثواب نہیں ہوتا، ایصالِ ثواب کے کھانے سے احتیاط کی حاجت ہے(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۸/۱۰/۸۰ھ۔

دفن کرنے سے پہلے ایصالِ ثواب کے ایک مخصوص صورت کا حکم

سوال [۱۰۰۱۱]: ما قولکم فی عادۃ مستمرۃ: الصدیق بار وحبر وبور ومیع وقد مر علی المقبرۃ وأراد أن یقرأ شیئاً من القرآن عند القبر، فیقبل الباب عند رؤس المستحقین الذی

---

(۱) والأصل فیہ أن للإنسان أن یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلاۃ أو صوماً أو صدقۃ أو قراءۃ أو ذکراً أو طوافاً أو حجاً أو عمرۃ أو غیر ذلک عند أصحابنا کذا فی الکنز والبحر الرائق، کتاب الحج ۳/۱۵۵، رشیدیہ)

وکذا فی بدائع الصنائع، کتاب الحج، شرائط الأرکان والوقت ۲/۱۲۳، رشیدیہ)

(۱) ویکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الأول والثالث وبعد الأسبوع، ونقل الطعام إلی القبر فی المواسم واتخاذ الدعوۃ لقراءۃ القرآن وجمع الصلحاء والقراءۃ للختم أو لقراءۃ سورۃ الأنعام أو الإخلاص والحاصل أن اتخاذ الطعام عند قراءۃ القرآن لأجل المیت وعند الأکل کلہم المستحقون والبادی فالحرج علیہم لأنہم لا یریدون بذلک وجہ اللہ تعالیٰ (رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی کراہۃ الضیافۃ من أہل المیت ۲/۲۴۰، سعید)

وکذا فی الفتاویٰ البزازیۃ علی ہامش الفتاویٰ العالمکیریۃ، کتاب الصلاۃ، الفصل السادس والعشرون فی أحکام المسجد ۴/۱۰، رشیدیہ)

وکذا فی الحلبی الکبیر، فصل فی المجاز، ص ۲۰۹، سہیل أکیدمی لاہور)

[illegible]

الجہر حالۃً أو مصلیاً:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

---

(۱) الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر ۶: ۴۹۵، (سعید)

(۲) تبیین الحقائق، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر ۲: ۴۲۱، (دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۳) فتح القدیر، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر ۳: ۱۳۱، (رشیدیہ)

(۴) مجموعۃ الرسائل للمکنوی رحمہ اللہ تعالیٰ، سباحۃ الفکر فی الجہر بالذکر، الباب الاول فی حکم الجہر بالذکر ۲: ۲۴۰، (ادارۃ القرآن کراچی)

(۱) حاشیة الشلبي على تبيين الحقائق، كتاب الصلاة، باب احكام الجنائز، فصل في حملها ودفنها، ص ۲۲۹، ج ۱ (قديمي)

الترجمة سوال آپ کا ارشاد اس مسئلہ میں کہ ہم لوگ ایصال ثواب کے لئے جو کھانا پکاتے ہیں اس کو کھانے کے لئے کچھ لوگوں کو بلاتے ہیں یا کھانا گھر پر بھیج دیتے ہیں اور کچھ صدقہ کرتے ہیں جب کہ ہمارے گھر میں کھانے کی عادت ہے اور ہمارے گھر کے لوگ کھانا کھاتے ہیں اور ہم لوگ کھانا کھاتے ہیں اور ہم لوگ کھانا کھاتے ہیں اور ہم

ایصالِ ثواب کا طریقہ

سوال [۴۰۲۴]: زید کا انتقال ہوگیا اور اس نے اپنے باب کفن دینے، قرضہ ادا کرنے، مساکین، فقراء، بیوہ، یتامیٰ کو بجز ان کھانا پکا کر کھاتے ہیں اور صرف ایصالِ ثواب مقصود ہوتا ہے اور ختم قرآن بھی ہوتا ہے اور کچھ رقم بھی تقسیم کی جاتی ہے، تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں، چھ ماہی، برسی وغیرہ کا اہتمام نہیں کیا جاتا ہے اور بسا اوقات چہلم وغیرہ کا اجتماع بھی ہوتا ہے، اب یہ دریافت طلب امر ہے کہ شرعی کیا ہے، شرط جواز کھانے کی کیا ہے؟ کن کو کھانا دینا چاہئے؟ اور ایصالِ ثواب کا صحیح اور بابرکت طریقہ کیا ہے؟ مفصل و مدلل مع حوالہ تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

"وقال أيضاً: وكره اتخاذ الضيافة من الطعام من أهل الميت، لأنه شرع في السرور، لا في الشرور، وهي بدعة مستقبحة. وفي الإمداد: أخذه وليس ماجة بإسناد صحيح عن جرير بن عبد الله قال: كنا نعد الاجتماع إلى أهل الميت وصنعة الطعام من النياحة اهـ.

وفي الخلاصة: ويكره اتخاذ الطعام في اليوم الأول والثالث وبعد الأسبوع، ونقل الطعام إلى القبر في المواسم، وبعد الدفن لقراءة القرآن، وجمع الصلحاء والقراء للختم أو لقراءة سورة الأنعام أو الإخلاص.

والحاصل أن اتخاذ الطعام عند قراءة القرآن لأجل الأكل يكره، وفيها من كثرة الاجتماعين وإن اتخذ عند ما تقدم ذكره كان حسناً"

"وأما الذي يفعل في بعض البلاد من الصدقة على القبر ليلة الدفن، وبعد الأسبوع، وبعد الشهر، وبعد السنة، وفي كل جمعة، وفي كل سنة، وفي كل عشر، وفي كل عشرين، وفي كل أربعين، وفي كل سنة، وفي كل سنتين، وفي كل ثلاث سنين، وفي كل أربع سنين، وفي كل خمس سنين، وفي كل ست سنين، وفي كل سبع سنين، وفي كل ثمان سنين، وفي كل تسع سنين، وفي كل عشر سنين، وفي كل عشرين سنة، وفي كل أربعين سنة، وفي كل مائة سنة، وفي كل ألف سنة، وفي كل ألفي سنة، وفي كل ثلاثة آلاف سنة، وفي كل أربعة آلاف سنة، وفي كل خمسة آلاف سنة، وفي كل ستة آلاف سنة، وفي كل سبعة آلاف سنة، وفي كل ثمانية آلاف سنة، وفي كل تسعة آلاف سنة، وفي كل عشرة آلاف سنة، وفي كل عشرين ألف سنة، وفي كل أربعين ألف سنة، وفي كل مائة ألف سنة، وفي كل ألف ألف سنة، وفي كل ألفي ألف سنة، وفي كل ثلاثة آلاف ألف سنة، وفي كل أربعة آلاف ألف سنة، وفي كل خمسة آلاف ألف سنة، وفي كل ستة آلاف ألف سنة، وفي كل سبعة آلاف ألف سنة، وفي كل ثمانية آلاف ألف سنة، وفي كل تسعة آلاف ألف سنة، وفي كل عشرة آلاف ألف سنة، وفي كل عشرين ألف ألف سنة، وفي كل أربعين ألف ألف سنة، وفي كل مائة ألف ألف سنة، وفي كل ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألفي ألف ألف سنة، وفي كل ثلاثة آلاف ألف ألف سنة، وفي كل أربعة آلاف ألف ألف سنة، وفي كل خمسة آلاف ألف ألف سنة، وفي كل ستة آلاف ألف ألف سنة، وفي كل سبعة آلاف ألف ألف سنة، وفي كل ثمانية آلاف ألف ألف سنة، وفي كل تسعة آلاف ألف ألف سنة، وفي كل عشرة آلاف ألف ألف سنة، وفي كل عشرين ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعين ألف ألف ألف سنة، وفي كل مائة ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألفي ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثلاثة آلاف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعة آلاف ألف ألف ألف سنة، وفي كل خمسة آلاف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ستة آلاف ألف ألف ألف سنة، وفي كل سبعة آلاف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثمانية آلاف ألف ألف ألف سنة، وفي كل تسعة آلاف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرة آلاف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرين ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعين ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل مائة ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألفي ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثلاثة آلاف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعة آلاف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل خمسة آلاف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ستة آلاف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل سبعة آلاف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثمانية آلاف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل تسعة آلاف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرة آلاف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرين ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعين ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل مائة ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألفي ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثلاثة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل خمسة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ستة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل سبعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثمانية آلاف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل تسعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرين ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعين ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل مائة ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألفي ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثلاثة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل خمسة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ستة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل سبعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثمانية آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل تسعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرين ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعين ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل مائة ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألفي ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثلاثة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل خمسة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ستة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل سبعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثمانية آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل تسعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرين ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعين ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل مائة ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألفي ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثلاثة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل خمسة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ستة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل سبعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثمانية آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل تسعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرين ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعين ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل مائة ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألفي ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثلاثة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل خمسة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ستة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل سبعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثمانية آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل تسعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرين ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعين ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل مائة ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألفي ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثلاثة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل خمسة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ستة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل سبعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثمانية آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل تسعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرين ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعين ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل مائة ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألفي ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثلاثة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل خمسة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ستة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل سبعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثمانية آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل تسعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرين ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعين ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل مائة ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ألفي ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثلاثة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل أربعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل خمسة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ستة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل سبعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل ثمانية آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل تسعة آلاف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف ألف سنة، وفي كل عشرة آلاف أل

و لم يرد فيه نص، لأنهم لا يريدون بها وجه الله تعالى، إلا بقوله ولا سيما إذا كان في القرية صغير، أو خاف مع قطع النظر عما يحصل عند ذلك عادة من ارتكاب المحرمات الكثيرة كإيقاد الشموع، والمفاسد التي لا تخفى في الاجتماع وكضرب الطبول ونحوه بالأصوات المختلفة، و جمع النساء و تبرجهن وأخذ الأجرة على الذكر وقراءة القرآن، وغير ذلك مما يشاهد في هذه الأزمان وما كان كذلك فالظاهر أنه لا يجوز، وقد علم أن الرخصة لا تحل ولا تجوز إلا لما لم ينه عنه الشارع قطعا".

"ومن هذا يعلم ما في بعض الكتب من أنه يصح عن الغير، بأن للإنسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلوة أو صوما أو صدقة أو غيرها كما في الهداية، وفي غيرها من الكتب المشتملة على المسائل المعتمدة الأقصى ما يمكن حمله أن يجوز لجميع ما ذكر من حيث ذاته، لأنها أعمال له ولا يظهر من أجره شيء، لما تقرر قوله وليه ما سعى، إذ ثبت منافاتها في الدعاء للميت أو جعل ثواب عامل لغيره إلى ذلك، وأما عند ما تقام على الوجه المذكور، وقد تجرد من جميع ما يحظى أو يخشى تضاعفه وجمع ثوابه لغيره من الأموات والأحياء حتى نفسه، وإنما يريد عند أهل السنة والجماعة كما في البدائع، وفي شرح المشكوة وغيره من الكتب صالحة لهم فيقبل الله منهم أحسن ثوابه، فالمقرر أنه إذا أهدى له شيء بعمل بعبادة بغير مال، نحو الصلوة والصدقة والصوم والحج ونحوها، وصل إليه ذلك"

---

(۱) (ورد المحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ۲: ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، سعيد)

"ويكره اتخاذ الضيافة ثلاثة أيام وأكلها لأنها منهي عنها لمسرور ... ويكره اتخاذ الطعام في اليوم الأول والثالث وبعد الأسابيع والأعياد". (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصلاة، الخامس والعشرون في الجنائز، ۲: ۸۰، رشيديه)

"ولا يباح اتخاذ الضيافة عند ثلاثة أيام كذا في التاتارخانية". (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، ۱: ۱۶۶، رشيديه)

عبارت نہ ہو تو آپ نے جو ان کا تخیل ہو اب صحیح ہو یا غلط اس

www.ahlehaq.org

ماں کے انتقال کے بعد ان کو خوش کرنے کی صورت

سوال [۴۰۰۲]: [illegible] انتقال ہو چکا ہے اب وہ جنت میں آرام کی زندگی گزار رہی ہیں [illegible] ہم سے کوئی ایسا کام ہو جائے جس سے ان کی روح خوش ہو اور ہم ان کی طرف سے کوئی ایسا کام کریں جس سے ہم ان کو خوش رکھ سکیں اور ان کی انتقال کے بعد بھی ہم سے خوش رہیں [illegible] ان کی زندگی میں ان کی بیوی کا بہت خیال رکھتے تھے یہاں تک کہ ان کی بیوی کے لئے کھانا بھی پکاتے تھے اور ان کی بیوی کے لئے ہر ماہ کچھ رقم بھی دیتے تھے اور ان کی بیوی کے لئے ہر ماہ کچھ رقم بھی دیتے تھے اور ان کی بیوی کے لئے ہر ماہ کچھ رقم بھی دیتے تھے اور ان کی بیوی کے لئے ہر ماہ کچھ رقم بھی دیتے تھے

لیکن اب کسی وجہ سے ان کی بیوی کا انتقال ہو چکا ہے اور ان کی صورت میں ان کی بیوی کی خدمت نہیں کر سکتے ہیں اس لئے ان کی بیوی کی خدمت کرنے کی ہر ماہ کچھ رقم بھی دیتے تھے اور ان کی بیوی کے لئے ہر ماہ کچھ رقم بھی دیتے تھے اور ان کی بیوی کے لئے ہر ماہ کچھ رقم بھی دیتے تھے اور ان کی بیوی کے لئے ہر ماہ کچھ رقم بھی دیتے تھے

الجواب حامداً ومصلیاً:

آپ کی والدہ مرحومہ کا انتقال ہو چکا ہے اب آپ کو ان کی خوشی کے لئے کوئی کام کرنا ہے تو ان کے لئے ایصال ثواب کا کام کریں [illegible] ان کی روح خوش ہو گی تو آپ کو بھی ثواب ملے گا [illegible] ان کی روح خوش ہو گی [illegible] ان کی روح خوش ہو گی [illegible] ان کی روح خوش ہو گی

کلمہ طیبہ کتنی مرتبہ پڑھنے سے مردوں کی مغفرت ہوتی ہے؟

س ۔ ۔ ۔

فرائض وواجبات کا ثواب بخشنا

مسئول [سوال]: [illegible] فرائض واجبات کا ثواب بھی غیر کو بخش دیا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس کا سبب کیا ہے؟ کیا نفلی کا ثواب فرض و واجب والے کو بخش دیا جاتا ہے؟ اگر فرض و واجب والے کو نفلی کا ثواب بخشا جاتا ہے تو فرض و واجب والے کو نفلی کا ثواب بخشنے میں کیا حکمت ہے؟ [illegible] فرض و واجب کا ثواب بخشنا چاہیے یا نہیں؟ اگر بخشنا چاہیے تو کیا وجہ ہے کہ فرض و واجب کا ثواب بخشنے کا رواج نہیں ہے؟ [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ قول کہ نفلی عبادت کا ثواب فرض و واجب والے کو بخشا جاتا ہے اور فرض و واجب کا ثواب نہیں بخشا جاتا، صحیح نہیں ہے، فرض و واجب کا ثواب بھی بخشا جاتا ہے اور نفلی کا ثواب بھی بخشا جاتا ہے، فرض و واجب کا ثواب بخشنے کا رواج نہ ہونا [illegible]

= تعالى لي أجعل سعيدا الف لا إله إلا الله وحده. ولم يطلع على ذلك إلا الله تعالى. فظن في نفسي اللهم إن كان هذا الذكر حقا فاغفر لي. وقد غفر الله لجميعهم. اللهم إن هذا الذي في نفسي انما قاله هذا الرجل في هذا المجلس فاغفر له ولا تؤاخذ هذا الجالس في نفسي لأنه قال لنفسه يا نفسي انما حرمت من الخير ببركة ما قاله فهو يحسب انه تعالى على ذلك. (رسائل ابن عابدين، مع الحاشية لكن باستظهار: على الذمة من كثير وقلل: ۲ ۲۲۹، سهيل اكيڈمي لاہور)

(۱) وهذا صريح بخلافهم هنتشي أن لا فرق بين الفرض والنفل، فإن نفلي فرضه وجعل ثوابه لغيره لابد يصح لكن لا يعود الفرض في ذمته لأن هذه الثواب لا يستوجبه عليه السيد على عبده، وإن أراده سيده لا

وفي منحة الخالق على البحر الرائق: وظاهر اطلاقهم هنتشي أنه لا فرق بين أن يريد نفسه المفروض في الزمن الماضي وبين أن يجعل ثوابه لغيره فيصح إلى بعض الحنفية وبه يفتي لكن في شرح نحفة الملوك لبيدة ما نقله حسن أنه لا يصح أن يجعل الإنسان ثواب عبادته الواقعة لغيره سواء أراد بعبادته أو قراءة القرآن أو صدقته أو الأذكار أو غيرها من أنواع البر. (البحر الرائق، كتاب الحج، باب الحج عن الغير: ۲ ۳۱۳، رشيديه)

وكذا في حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الحج، باب الحج عن الغير: ۱ ۵۲۵، دار المعرفة بيروت)

وكذا في رد المحتار، كتاب الحج، باب الحج عن الغير: ۲ ۵۹۵، سعيد)

کا ثواب تمام اہل ایمان کو بخش دیا جاتا ہے اللہ پاک کے دربار میں کوئی بات حاضر ہوں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حررہ العبد محمود غفی عنہ، دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین، دارالعلوم دیوبند۔

ہر قسم کی نیکیوں کا ثواب بخشنا

سوال [۱۰۳۵۶]: ہر مسلمان کی خدمت کی ہر قسم مثلاً پر سے ایصال ثواب کی چیز بنا کر یا کھانا وغیرہ پکا کر یا نماز روزہ کی نیکی سے ہیں، بلکہ کتاب سے چندہ بھی نیکی ہے تو کیا ہر قسم کی نیکی کا ثواب مردہ کو پہنچایا جا سکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جب کہ ثواب پہنچایا جا سکتا ہے (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حررہ العبد محمود غفی عنہ، دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین، دارالعلوم دیوبند۔

کیا پرانے کپڑے اور نئے کپڑے کے صدقہ میں فرق ہے؟

سوال [۱۰۳۵۷]: میں پرانے کپڑے غریبوں کو دیتی ہوں تو کیا اتنا ہی ثواب ملتا ہے؟ نئے کپڑے میں اور پرانے کپڑے میں فرق ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

پرانے کپڑے اور نئے کپڑے میں جیسا فرق ہے، ایسا ہی دونوں کے ثواب میں فرق ہے، تاہم

---

(۱) "الأصل أن كل من أتى بعبادة ماله جعل ثوابها لغيره" (الدرالمختار) "وقيل بعقده مهما أي سواء كانت صلاة أو صوماً أو صدقة أو قراءة أو ذكراً أو طواف أو حجاً أو عمرة أو غير ذلك من زيارة القبور للأنبياء عليهم الصلاة والسلام والشهداء والأولياء والصالحين وتكفين الموتى وجميع أنواع البر". (رد المحتار، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ۵۹۵/۲، سعيد)

وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ۲۵۰/۱، رشيديه)

(وكذا في البحر الرائق، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ۱۰۵/۳، رشيديه)

شہادت متدلی شہادت اس سے پوری ہوتی ہے اس کا بھی ثواب ہے قال (۱) اللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۱ ۱۰ ۸۳ھ

www.ahlehaq.org

(۱) قال اللہ تعالیٰ ﴿ولن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون﴾ (آل عمران ۹۲)

"لن تنالوا البر الذی ھو فی أعلی مراتب الفرض حتی تنفقوا مما تحبون علی وجہ المبالغۃ فی الترغیب فیہ لأن الانفاق فی مما یحب یدل علی صدق سعۃ" (احکام القرآن للجصاص، آل عمران ۹۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

فصل في أطعمة الاسبوع والأربعين وغيره

(میت کے ساتویں، چالیسویں وغیرہ کے کھانوں کا حکم)

ساتویں، چالیسویں وغیرہ کا حکم

سوال[۱۰۲۱۰] اصل سوال ان لفظوں سے ہے: ما قولكم في ما يفعله الناس في يوم السابع والأربعين من الطعام وغيره هل هو جائز أم لا؟ بينوا توجروا. (کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ لوگ ساتویں اور چالیسویں دن جو کھانا وغیرہ کرتے ہیں وہ جائز ہے یا نہیں؟ بیان فرمائیں اجر پائیں۔)

الجواب حامداً ومصلياً

[illegible] ۱۲ [illegible] ۳ [illegible]

---

۱ داود سلیمان بن عوض اللہ، کتاب الصلاۃ، باب عدۃ الحامل، مقصد في كراهة الضيافة من أهل الميت ۲: ۲۰۴، ۲۰۵، سعید۔

۲ وصححه الإمام أحمد في حنبل، مسند عبد اللہ بن عمرو رضي اللہ تعالیٰ عنہما ۵: ۲۰۴، دار الفكر، الطبعة الثانية ۱۹۷۸، دار إحياء التراث العربي بيروت۔

۳ ابن عابدين، رد المحتار، باب الحضانة، مطلب في ليس على الاحتماع إلى أهل الميت وإصلاح الطعام

قال صاحب الدر المختار: ثالثها الصدقة للفقير، وهي أفضل القربات، وفي أمور متعددة، أطلقها فشمل الكل، وهي على الغني لكن في الفقير أفضل، وهذا كثيرة، فذكر أعظمها وأنها وديعة، العبد مطلقها وتصدق بوجه ولو بعده بإعظام، فلم يعط مفروضة لمن يتوارث لزوجه أو يسع له أن يشتري أو يسأل بيت عند قبر، وحال بعضي لينة أو أكثر أو أقل أو بأن يبني على قبر، وكل هذه بدع ومكروهات والوقف والوصية بالثلاثة، فالخلاصة منه حرام، والأخوة منه حرام، والأخوة وهو حي بالتلاوة والذكر لأحي الذي لا.

وأما ما ذكره بعض من قال بالجواز من حديث امرأة مات ابنها عن أمه فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لها: رجع في دينه وليه، أوصى بالثلث"، الخ

فقد أجاب عنه العلامة ابن عابدين(۱) حيث قال بعد ذكره الحديث بعد ذكره: أقول: فيه نظر، فإنه واقعة حال لا عموم لها، مع احتمال أن يكون ذلك من خاص بخلاف ما في حديث جرير المذكور، فإنه عام، على أنه بحث في المنقول في مذهب ومذهب غيرها كالشافعي والحنابلة، فلا يخالف حديث جرير المذكور على أنكر هذه ولا سيما إذا كان في أمور لله صعبة، أو خلف مع قطع النظر عما يحصل عند ذلك عادة من المنكرات الكثيرة كإيقاد المشاعل التي توجد في الأفراح، وكدق الطبول، واللغط بالأصوات الحسان، واجتماع الرجال والنساء، وأخذ الأجرة على الذكر وقراءة القرآن، وغير ذلك مما هو مشاهد في هذه الأزمان، وما كان كذلك فلا شك في حرمته وبطلان الوصية به، ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم، وصلى الله تعالى خير خلقه سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين(۲)

= ۱۱۶، قديمي)

(۱) رد المحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب في كراهة الصلاة عن أهل الميت، ۱: ۸۳۳، سعيد)

(۲) **الترجمة سوال** ... یہ ہے اور واللہ اعلم نے وقف پر تحریر ان پر ہوتا ہے اور وقف کی تحریر ایصال ثواب کی نیت سے لازم

مرحمۃ جواب [illegible]

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

باب أحكام الشهيد

(شہید کے احکام کا بیان)

شہادت کی ایک صورت اور قاتل کی مدد

سوال [۱۰۸۸۱]: زید اور عمر دو بھائی تھے، زید بالغ اور عمر نابالغ عمر نے اپنے چچا خالد کا قتل مشتبہ کر دیا، میں نے اور ایک اور شخص نے عمر کو پکڑا لیکن زید کی تلوار کی ضرب سے ہاتھ چھوٹ گئے، اب چھ ماہ کے بعد زید بالغ شہید ہو گیا اور عمر کے حصہ میں کچھ نہیں آئی، اس کے آدھے حصہ میں عمر کا دعویٰ ہے اور آدھے حصہ میں زید کی بیوہ کا، زید کی بیوہ نے ہم سے مطالبات شہید ہونے کے بعد کیے، عمر کم عمر نے زید کے قتل کی تائید میں پچیس بیوں سے قتل کی گواہی چاہی، عمر کے دو گواہوں نے گواہی دی، زید کے دو گواہوں نے گواہی نہیں دی، زید کی عورت نے شوہر کی تلوار بھی ختم کر دی، اب اس صورت میں زید اور اس کی بیوی کو شہید ہونے کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ اور عمر کی قید سے خلاصی کے لئے مدد دی جائے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً:

زید اور اس کی عورت دونوں شہید ہیں (۱) اور عمر نے اپنی حرکت پر نادم ہو کر توبہ کر لی (۲)، اس پر

---

(۱) عن سعيد بن زيد رضي الله تعالى عنه رسمعته قال: "من قتل دون دينه فهو شهيد، ومن قتل دون دمه فهو شهيد، ومن قتل دون ماله فهو شهيد، ومن قتل دون أهله فهو شهيد" (سنن أبي داود، باب في قتال اللصوص ۲: ۳۱۳، رحمانيه)

"وإذا قتل الرجل في المعركة أو غيرها وهو يقاتل أهل الحرب، أو قتل مدافعا عن نفسه أو ماله أو أهله، أو واحد من المسلمين أو أهل المدينة فهو شهيد" (قال عليه الصلاة والسلام: "من قتل دون ماله فهو شهيد" (بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، من يكون شهيدا ومن لا يكون ۲: ۶۰، رشيديه)

وكذا في الدر المختار، كتاب الجنائز، باب الشهيد ۲: ۲۴۱، سعيد)

[illegible] (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] دارالافتاء محمودیہ، ۱۲ [illegible]

الجواب صحیح: [illegible] دارالافتاء محمودیہ، ۱۲

کیا گاڑی کے حادثہ میں مرنے والا شہید ہے؟

سوال [۶۸۲۱]: زید نے عمرو سے [illegible] کی بائیک کا حادثہ ہوا، جس سے عمرو کی موت واقع ہوگئی، عمرو نے مرنے سے پہلے کلمہ پڑھا تھا، کیا عمرو شہید کہلائے گا؟ اور اس کو غسل دینے کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] (۲) [illegible]

[illegible] دارالافتاء محمودیہ، ۱۲

---

(۱) لا تزالوا تقاتلون حتى يقتل منكم واحدة أن يؤتوا أولى القرنين والنسمة كبير والنبي حرص في سبيل الله ولبعوا فيقتلوا إلا تحسبون أن يغفر الله لكم وإنه عفور رحيم" الآية

قوله تعالى: "إلا تحسبون أن يغفر الله لكم" يعني رجعة، أي كما تحسبون عفو الله عن ذنوبكم لكم لكم اغفروا لي ذنوبكم، ويشهد لي هذا المعنى قوله عليه السلام "من لا يرحم لا يرحم". (أحكام القرآن للقرطبي ۱۲ / ۲۱۰ ۱۲۹، دار إحياء التراث العربي بيروت)

عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لا يحل لرجل أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال.

فإن هجرة أهل الأهواء والبدع واجبة على مر الأوقات مالم يظهر منه التوبة والرجوع إلى الحق. (مرقاة المفاتيح، كتاب الآداب، باب ما ينهى عنه من التهاجر والتقاطع وترك الحق عند الفتن، الفصل الأول، ۷ / ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، رشيديه)

وأخذه في تكملة فتح الملهم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الهجر فوق ثلاث، ۳ / ۳۵۲، ۳۵۳، مكتبه دار العلوم كراچی)

(۲) غير من قتله في الحرب والعمى قيد بكونه مقتولا لأنه لو مات حتف أنفه أو مردى من موضع

شہیدانِ وطن کون ہیں؟

سوال [۱۰۲۷۴]: [illegible] شہید ان لوگوں کے بارے میں [illegible] شہید کا [illegible] شہید [illegible] شہید کا اطلاق صحیح ہے یا نہیں؟

شہید وطن کون ہے؟

سوال [۱۰۲۹۸]: [illegible] ہندوستان کو انگریزوں سے آزادی ملی، اس کے بعد ہندوستان کی [illegible] شہید کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں؟ [illegible] ہندوستان کی آزادی کے لئے [illegible] ہوئے ہیں، ان کو شہید کہنا صحیح ہے یا نہیں؟ [illegible] ہندوستان کی آزادی کے لئے [illegible] ہوئے ہیں، ان کو شہید کہنا صحیح ہے یا نہیں؟ [illegible] ہندوستان کی آزادی کے لئے [illegible] ہوئے ہیں، ان کو شہید کہنا صحیح ہے یا نہیں؟

[illegible] شہید [illegible] شہید [illegible] شہید [

الجواب حامداً ومصلیاً:

جن لوگوں نے وطن کی حفاظت اور آزادی کے لئے جان دی قتل ہوئے ان کو عرفاً شہید وطن کہتے ہیں، اور اگر امام اسلام کے پیش نظر وہ مقتول ہوئے تو ان پر آیت شریفہ صادق آئے گی اور ان کو شرعی شہید کہنا چاہئے گا(۱)۔

۲ اگر وہ جنگ امام اسلام کے تحت نہیں کی انگریز کا تسلط ختم کرنے امام کو ہٹا دیا جائے تو اس میں مقتول ہونے والے شرعی شہید ہیں(۲)، غیر شہیدوں کو شہیدوں کے ساتھ ملا دیا جائے، جب وہ عالم صاحب شہید نہیں تو کیوں کہا جائے کہ وہ شہیدان وطن سے بڑھ کر شہیدان وطن سے مراد غیر مسلم ہیں تو اس میں ان عالم صاحب سے تعلق بہت تنگ ہے(۳)۔

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "من قتل دون مظلمة فهو شهيد". (مسند الإمام أحمد، مسند ابن عباس رضي الله تعالى عنهما، رقم الحديث: ۲۰۵۰، دار إحياء التراث العربي بيروت)

"هو وأبي الشهيد وقتل مكابر مسلم ظالم ... وقتل الظالم يغير حق (رد المحتار على الدر المختار مع درر المختار، كتاب الصلاة، باب الشهيد، ۲: ۲۴۳، ۲۴۸، سعيد)

وكذا في البحر الرائق، كتاب الحدود، باب صلاة الشهيد، ۲: ۳۶۳، رشيديه)

وكذا في فتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، ۱: ۱۶۷، ۱۶۸، (رشيديه)

(۲) "قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "ما تعدون الشهيد فيكم؟" قالوا: يا رسول الله من قتل في سبيل الله فهو شهيد، قال: "إن شهداء أمتي إذا لقليل" قالوا: فمن هو يا رسول الله قال: من قتل في سبيل الله فهو شهيد، ومن مات في سبيل الله فهو شهيد، ومن مات في الطاعون فهو شهيد، ومن مات في البطن فهو شهيد". (صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب بيان الشهداء، ص: ۸۵۱، دار السلام)

"قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "من قاتل لتكون كلمة الله أعلى فهو في سبيل الله". (صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا، ص: ۸۵۲، دار السلام)

(۳) مشكاة المصابيح، كتاب الجهاد، الفصل الأول: ۲: ۳۰، دار الكتب العلمية بيروت)

(۳) عن أبي ذر رضي الله تعالى عنه، أنه سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول: "لا يرمي رجل =

کہ مسلمان دین کو بیچا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(روزنامہ الجمعیۃ، دہلی، دارالعلوم دیوبند، ۲۴، ۹، ۱۳۵۰ھ)

www.ahlehaq.org

---

۱ رجلا بالفسوق، ولا یرمیہ بالکفر إلا ارتدت علیہ إن لم یکن صاحبہ کذلک۔ (صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب ما ینہی عن السباب واللعن، ۲/ ۹۰۳، قدیمی)

(وصحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان حال إیمان من قال لأخیہ المسلم یا کافر، ۱/ ۵۷، قدیمی)

(ومشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان، ص ۴۱۱، قدیمی)

کتاب الزکاۃ

(زکوٰۃ کا بیان)

منکر زکوٰۃ و تارک زکوٰۃ کا حکم

س (۱) [illegible] زکوٰۃ کی فرضیت کا قائل نہیں ہے [illegible] کے کہنے کے مطابق [illegible] ایسے شخص کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ کیا ایسے شخص کا ذبیحہ کھانا جائز ہے؟ کیا ایسے شخص کے ساتھ مسلمانوں والا برتاؤ کرنا جائز ہے؟

ب ایک مسلمان کے لڑکے نے اسلام کی صریح ضروریات میں سے زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کیا ہے اور کہتا ہے کہ زکوٰۃ کی آیات صرف اس زمانہ کے لئے تھیں اب نہیں ہیں کیا ایسا شخص مسلمان رہا یا کافر ہو گیا؟ کیا ایسے مسلمان کا ذبیحہ کھانا اور اس کے ساتھ مسلمانوں والا برتاؤ کرنا جائز ہے؟

ج زید نے اپنے بیٹے بیٹیوں کی شادی اور دیگر ضروریات میں خرچ کرنے کے لئے اپنی زمین کا کچھ حصہ بیچ دیا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے زکوٰۃ کی رقم خرچ کر دی ہے اب میرے پاس زکوٰۃ کی رقم نہیں ہے کیا زید کا یہ کہنا درست ہے؟

د زید نے زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کیا ہے اور کہتا ہے کہ زکوٰۃ کی آیات صرف اس زمانہ کے لئے تھیں اب نہیں ہیں کیا زید کا یہ کہنا درست ہے؟ کیا زید کے ساتھ مسلمانوں والا برتاؤ کرنا جائز ہے؟

ہ زید نے زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کیا ہے اور کہتا ہے کہ زکوٰۃ کی آیات صرف اس زمانہ کے لئے تھیں اب نہیں ہیں کیا زید کا یہ کہنا درست ہے؟ کیا زید کے ساتھ مسلمانوں والا برتاؤ کرنا جائز ہے؟

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

الف ۔ اسلام جن بنیادی تین چیزوں پر قائم ہوا ہے ان میں زکوٰۃ بھی ہے (۱)، اس کی فرضیت اس قطعی ہے ثابت ہے (۲)، اس کا انکار کفر ہے، جس سے ایمان (اسلام) باقی نہیں رہتا ہے (۳)، فرضیت کا انکار کئے بغیر اس کو ادا نہ کرنا معصیت نہیں ہے (۴)، جیسے نماز کا تارک ہونے سے کفر اس

---

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بني الإسلام على خمس، شهادة أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله، وإقام الصلاة، وإيتاء الزكاة، والحج، وصوم رمضان. (صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب قول النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ... (۱/ قديمي)

(صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أركان الإسلام ... (۱/ قديمي)

(مشكاة المصابيح، كتاب الإيمان، الفصل الأول، ص ۱۲ (قديمي)

(۲) قال الله تعالىٰ: ﴿وأقيموا الصلاة وآتوا الزكوة واركعوا مع الراكعين﴾ (البقرة: ۴۳)

وقال الله تعالىٰ: ﴿وأقيموا الصلوة وآتوا الزكوة وما تقدموا لأنفسكم من خير تجدوه عند الله إن الله بما تعملون بصير﴾ (البقرة: ۱۱۰)

وقال الله تعالىٰ: ﴿وأقيموا الصلوة وآتوا الزكوة وأطيعوا الله ورسوله﴾ (النور: ۵۶)

(۳) "وإذا استخفها فهي فرشه محكمة، يكفر جاحدها، وتقبل توبته" (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الزكاة، الباب الأول ۱/ ۱۷۰، رشيديه)

"وهي فرشه محكمة لا بد منها، ويكفر جاحدها" (مجمع الأنهر، كتاب الزكاة ۱/ ۱۹۲، المكتبة العثمانية)

"واجمع المسلمون في جميع الأعصار على وجوب الزكاة، وأنها انضمت إلى الشهادة والصلاة في الكتاب والسنة، فمن أنكر فرضيتها كفر إن كان مسلما ناشئا ببلاد الإسلام بين أهل العلم" (الفقه الإسلامي وأدلته، الباب الرابع، الفصل الأول، المبحث الأول، المالية، فريضة الزكاة ۳/ ۱۸۴۲، رشيديه)

(۴) "أجمعوا على جميع الزكاة كثيرها وقليلها أجمعوا عليه" (الوجيز على المذاهب الكبار، كتاب الزكاة، الكبيرة السابعة والعاشرون بعد المائة، ترك الزكاة وشاهيرها ۱/ ۲۸۹، دار الفكر بيروت)

"الكبيرة الخامسة منع الزكاة" (الكبائر، ص ۱۱، قديمي)

www.ahlehaq.org

زکوۃ کو تاوان اور حج کو تجارت سمجھنا

سوال [۱۰۳۸۱]: زکوۃ کو تاوان (۱) اور حج کو تجارت کے خیال سے کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر یہ فریضہ اس طرح ادا کیا جائے کہ خالق تعالیٰ سے ثواب کی امید نہ رکھی جائے (۲) تو یہ سب قیمتی عبادتیں ضائع ہیں (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ ابو محمد عبداللہ۔

---

(۱) [illegible]

(۲) وقال العلامۃ الحصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ فی شرح المختار: "لا خلاص فی الظاہر ترک الریاء وسعد الفساد وجدہ النیۃ لاحتمال الوجہ الا بصحۃ العمل" الی الصحۃ بتعلق الحساب والثواب کی والنیۃ التی ھی شرط لصحۃ الصلاۃ مثلاً ان یصلی بطلب ای صلاۃ تصلی وھذا ان من یؤدی الصحیح و المجزۃ لاتوجد الا نادراً" (الدر المختار مع رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع ۶/۴۲۵ سعید)

"لایلزم من صحۃ العمل قبولہ وجود ثواب لقولہ تعالیٰ انما یتقبل اللہ من المتقین" (مرقاۃ المفاتیح حدیث انما الاعمال بالنیات باب النیۃ ۱/۱۰۱ رشیدیہ)

قال العلامۃ ظفر احمد العثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ تحت حدیث انما الاعمال بالنیات: "فعلت ولا یخفی ان جمیع ما صح عن غیر قصد وجہ اللہ تعالیٰ فلیس لہ ثواب یدل علیہ اخبار کثیرۃ فی ثواب الاعمال وکسائھا لا علی توقف صحتھا علیہ" (اعلاء السنن کتاب الطہارۃ باب ان النیۃ لیست واجبۃ فی الوضوء ۱/۱۰۱ ادارۃ القرآن کراچی)

۳: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "ان اللہ تعالیٰ یقول انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملاً اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ" (مشکوۃ المصابیح کتاب العلم باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص ۳۲ قدیمی)

(رواہ الترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی الریاء والسمعۃ ۲/۵۴ سعید)

(وکذا فی صحیح الاشراک والریاء فی الصحیحین ۲/۱۲۹۵ رقم الحدیث ۷۶۶۴ دار ابن حزم الاسلامی)

www.ahlehaq.org

باب وجوب الزکاۃ

(وجوب زکوۃ کا بیان)

وجوب زکوۃ کے لئے قمری سال کا اعتبار ہے یا شمسی؟

سوال [۱۰۲۹]: سال تجارتی یا عیسوی سے تقریباً پانچ روز قبل زکوۃ ادا کرنے سے زکوۃ ادا ہو جاتی ہے یا واجب ہے؟ جس شخص نے پانچ [۵] اگست کو مال نصاب آنے پر ۲۰ اگست کو گذشتہ سال زکوۃ واجب ہونے پر ۱۵ اگست کو ادا کی۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

سال قمری پورا ہونے پر زکوۃ لازم ہوتی ہے، اسلئے اگر قمری تاریخ کے اعتبار سے واجب قمری سال پورا ہو جانے کے دو یا تین دن قبل ادا کی جائے تو (۱) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ علم بالصواب۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۳/۳۲۳ ۱۸ھ۔

زکوۃ انگریزی سال سے ادا کرے یا قمری سے؟

سوال [۱۰۳۰]: میں اپنی زکوۃ قمری مہینوں سے حساب سے مارچ میں ادا کرتا ہوں، اب یعنی زیادہ تر رمضان المبارک میں زکوۃ دی جاتی ہے، جو غلط و غیر صحیح ادا کی جاتی ہے، اصل تو یہ ہے کہ انگریزی

---

(۱) "الصوف في الزكاة للمحمول للقسري كما في الخلاصة" (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الزكاة، الباب الأول، ۱/۱۷۵، رشيديه)

"وحول الزكاة قمري لا شمسي" (الدر المختار، كتاب الزكاة، ۲/۱۰۳، رشيديه)

(۲) كذا في البحر الرائق، كتاب الزكاة، ۲/۲۵۲، رشيديه)

[illegible] سے قرض لیا ہو تو کیا اس کو [illegible] سے منہا کر کے باقی رقم پر زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر واقعی مجبوراً قرض لیا ہے تو اس قرض کو منہا کر کے باقی رقم پر زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے، اور اگر قرض لینا مجبوری کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اپنی خوشی سے لیا ہے تو اس قرض کو منہا کر کے زکوٰۃ ادا کرنا واجب نہیں ہے، اور اگر قرض لینا مجبوری کی وجہ سے تھا لیکن

الجواب حامداً ومصلیاً:

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

زکوٰۃ کی فرضیت سے بچنے کے لئے حیلہ کرنا

سوال [۶۹۱۰]: [illegible]

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

(۷) [illegible]

(۸) [illegible]

(۹) [illegible]

(۱۰) [illegible]

(۱۱) [illegible]

(۱۲) [illegible]

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً:

محض زکوٰۃ سے بچنے کے لئے یہ حیلہ کرنا کہ زکوٰۃ کی رقم(۱) اگر چند روز کے لئے زکوٰۃ دینے والے کو دیدی جائے(۲) تو زکوٰۃ ساقط ہو جاتی ہے، درست نہیں۔

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

یاقوت وغیرہ پتھر پر زکوٰۃ

سوال [۵۷۲۹]: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ یاقوت وغیرہ پتھر جن کی زکوٰۃ

---

(۱) لأن الزكاة عبادة تتنافى بالوجوب، كذا في الصلب، كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء والكفارة، وهو واجب على المكلف، وفي التحفة: الأصح أن الواجب عليه أحد الأمرين لا بعينه، وفي الخانية: وهو الصحيح، كذا في التبيين، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم، وما لا يفسده، وفي الدر المختار: وفي الخانية: وهو الصحيح

ان اصول کے مطابق زیور پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اپنے پاس زیور زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی (۱) ان سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یا نہیں زکوٰۃ ادا کی جائے (۲) واللہ اعلم بالصواب

حررہ العبد محمد عبداللہ غفرلہ ۲۳ ۹ ۹۹ھ

بیوی کے زیور کی زکوٰۃ کس پر ہے؟

سوال [۴۰۲۰] زید کہتا ہے کہ میری بیوی کے زیور پر زکوٰۃ میرے ذمہ ہے اور بکر کہتا ہے کہ زکوٰۃ بیوی کے ذمہ ہے۔ زید کا یہ قول کہ زکوٰۃ میرے ذمہ ہے کس صورت میں درست ہے اور کس صورت میں غلط ہے اور بیوی کے زیور پر زکوٰۃ کس پر واجب ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جس کے نام نصاب ہو اسی پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ بیوی کے زیور پر زکوٰۃ شوہر کے ذمہ نہیں ہے۔

---

(۱) ... کما فی الدر المختار ولا یجب فی الحلی المعد للاستعمال والجواهر کاللئالی المعد للبیع والتجارة کذا فی الهدایة۔ قلت: قوله المعد للبیع یؤید ما فی الخانیة من وجوب الزکوٰة فی حلی المحترفات کالصوّاغات (۲ ۔ ۱۰ ۔ ۳ منه)

وکذا فی الدر المختار مراقی کتاب الزکوٰة باب الزکوٰة (۲ ۔ ۲۱۰ ۔ ۲ ناشره)

وکذا فی الهدایة المعلی کتاب الزکوٰة باب الزکوٰة (۱ ۔ ۱۵۲ ۔ ۱ ناشره)

(۲) ... وفی الدر المختار وکل مشغول بنصف نصاب من جنسه وعروض تجارة بقیمته فالمضموم ح لا تصح ولا فی المختار یؤخذ من الصحیح بقدر ما علیه کتاب الزکوٰة باب زکوٰة المال (۲ ۔ ۲۶ ۔ ۲ منه)

وفی الدر المختار فی الذهب والفضة مصروفة کحلی مباح وتبر وضرب للتجارة لا لنفقة ولا لتجمل ولا لاستعمال ولا لعاریة ولا لصنعة ولا لکفایة عیال ولا لدین له مطالب من العباد کتاب الزکوٰة باب زکوٰة المال (۲ ۔ ۲۸۳ ۔ ۲ ناشره)

لأن الزکوٰة فی الحلی المعد للاستعمال لا تکون للتجارة والأصل أن ما خلق للتجارة ففیه الزکوٰة وما لا فلا کما فی الدر المختار کتاب الزکوٰة (۲ ۔ ۲۱۰ ۔ ۲ منه)

وزکوٰة فی الحلی المعد للاستعمار کتاب الزکوٰة باب زکوٰة المال (۲ ۔ ۲۸۳ ۔ ۲ ناشره)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

(۱) الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الترکہ ۱۰ / ۵۱۲ ۔ ۵۱۳ ۔ سعید)

والترکۃ واحدۃ حتی لحجر الغائب لا یدفع للحاضر ادا ثبت غیبتہ ولا یقضی دینہ ولا تنفذ وصیتہ (تحول ۔ الفتاوی التاتارخانیہ، کتاب الترکہ ۱۰ / ۱۲۲ ۔ قدیمی)

(۲) الاشباہ والنظائر، کتاب الترکہ ۱ / ۵۲۳ ۔ ۵۲۴ ۔ ادارۃ القرآن)

باب الزكاة في الذهب والفضة والفلوس الرائجة

(سونے چاندی اور رائج پیسوں کی زکوٰۃ کا بیان)

جیولری کے زیور پر زکوٰۃ

[illegible] زیور کی زکوٰۃ میں [illegible] کے زیورات [illegible] کی زکوٰۃ [illegible] زکوٰۃ [illegible] زیور کی زکوٰۃ [illegible] زکوٰۃ [illegible] زیور کی زکوٰۃ [illegible] زکوٰۃ [illegible] زیور کی زکوٰۃ [illegible] زکوٰۃ [illegible]

www.ahlehaq.org

الحجاب حاجباً ومصنفاً:

[illegible] زکوٰۃ [illegible] زکوٰۃ [illegible] زکوٰۃ [

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جیز کی گھریلو چیزوں پر زکوٰۃ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

واللہ تعالیٰ علم

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ۹/۱۹ الجواب

دو دینار سرخ کا وزن

[illegible] دینار سرخ [illegible] وزن [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible] تین ماشہ چھ رتی [illegible] دینار سرخ [illegible]

[illegible] دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ۲۱/۲ ۹۶ ھ

www.ahlehaq.org

---

۱ کتاب الزکاۃ باب زکاۃ المال ۲ ۳۹۳ رشیدیہ

۲ الفتاوی الہندیۃ کتاب الزکاۃ الباب الثالث ۱ ۱۷۸ رشیدیہ

۳ الفتاوی الہندیۃ کتاب الزکاۃ الباب الحادی عشر ۱ ۱۷۵ رشیدیہ

۴ البحر الرائق کتاب الزکاۃ باب زکاۃ المال والعروض ۲ ۳۳۱-۳۳۲ رشیدیہ

۵ الدر المختار مع رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ ۶ ۳۲۱ سعید

باب زکاۃ العروض

(سامان تجارت پر زکوٰۃ واجب ہونے کا بیان)

ضرورت سے زائد اشیاء پر زکوٰۃ کا حکم

[illegible] ہے کہ ان کی قیمتوں کی [illegible] سے زائد ہو اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے اور ضرورت سے زائد اشیاء میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے مثلاً رہنے کے مکان اور خدمت کے غلام اور سواری کے جانور اور پہننے کے کپڑے اور استعمال کے برتن اور ہتھیار اور کتابیں جو علم کی ہوں یا علم کے سوا ہوں اور پیشہ ور کے اوزار اور کھیتی کے آلات اور مویشی اور کھیتی اور پھل اور درخت اور عمارتیں اور کھیت اور باغ اور ان کے علاوہ جو چیزیں ہیں ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

انجوف حامداً ومصلیاً

[illegible] ہے کہ ان کی قیمتوں کی [illegible] سے زائد ہو اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کمپنی کے حصص پر زکوٰۃ

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک لاکھ کی آمدنی سے تین لاکھ کی لاریاں خریدنے پر زکوٰۃ کا حکم

کرایہ پر لگے ٹرکوں کی زکوٰۃ کا حکم

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

۲ ... [illegible]

۳ ... [illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible]

واللہ اعلم بالصواب [illegible] ۲۵ / ۹۸ ۱۰ ھ

شیئرز کی زکوٰۃ

سوال [۱۰۰۰۰] [illegible] کہتے ہیں [illegible] ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر ہوتی ہے تو کس طرح ادا کی جائے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

---

۱ ... [illegible] الدر المختار مع رد المحتار [illegible] ۲ / ۲۹۲ [illegible]

وفي كتاب الزكاة من المحيط: وإذا كان لرجل دين على رجل [illegible] وعلى المديون [illegible] وكذا في البدائع [illegible] ۲ / ۵۳ [illegible]

وكذا في بدائع الصنائع، كتاب الزكاة ۲ / ۵۳ [illegible]

۲ ... [illegible] الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة ۲ / ۲۹۲ [illegible]

شيئ في الوجود [illegible] ۱ / ۱۱۱ [illegible]

[illegible] الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة ۲ / ۲۹۲ [illegible]

[illegible]

مال تجارت کی زکوٰۃ

[illegible] مال تجارت [illegible] ہے [illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

باب العشر والخراج

(عشر اور خراج کا بیان)

زمین کی پیداوار میں عشر کا حکم

۔۔۔ ان ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فصل في أراضي الهند

(ہندوستان کی زمینوں کے متعلق بیان)

اراضی ہندوستان میں عشر کا حکم

[illegible]

الحواس حامداً ومصلياً.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

اگر زمین پر رائی ہے، تو سوائی (سوئی) اور اگر تیز ہے تو کاٹ دیتا ہے۔ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ۔

www.ahlehaq.org

---

(۱) عن ابی عمرو قال: حدثنی الله سبحانه عند قول رسول الله صلی الله علیه وسلم: من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب ... الحدیث. کذا یربیها لصاحبه، کما یربی احدکم فلوه، حتی تکون مثل الجبل" (مشکاة المصابیح، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة، الفصل الاول، ۱۶۶، قدیمی)

(۲) قال الله تعالیٰ: ﴿وانزلنا الحدید فیه بأس شدید﴾ (الحدید: ۲۵)

"وانما السنة فما روینا وهو قول النبی صلی الله علیه وسلم: ... ما سقته السماء ففیه العشر، وما سقی بغرب، او دالیة ففیه نصف العشر" (بدائع الصنائع، کتاب الزکاة، باب الفرائض وسهام الخلفا ۲: ۲۰۲ رشیدیه)

"وتجب العشر فی عشری مما سقی بماء السماء او بغیر" (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکاة، باب العشر ۲: ۳۲۱ سعید)

باب أداء الزكاة

(زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان)

زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے نائب بنانا

www.ahlehaq.org

بذریعۂ غیر مسلم زکوٰۃ ادا کرنا

[illegible] www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تملیک کا حکم اور طریقہ

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

دیکھیں سے کہا جائے کہ یہ تم کہیں سے قرض لے کر اس قدر روپیہ مدرسہ کے اندر ڈالدو میں اسے وہ تمہارا قرض ادا کردوں گے پھر اس کا قرار کرنے پر زکوٰۃ مصدقات کا مال اس کو دے کر اس سے قرض ان سے ادا کرایا جائے۔

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب نوراللہ مرقدہ نے ملفوظات میں اس طرح سے اشرفیہ کا ذکر فرمایا ہے زکوٰۃ کے مصرف میں ہے کہ کسی غریب آدمی سے کہے کہ یہ مقدمہ کا ثواب لے لو چاہو تو تم کسی سے روپیہ قرض لے کر لاؤ میں ٹیکہ کا میں پندرہ میں دے دوں تم ہمارا قرض ادا کردو اس کے بعد وہ قرض لے کر روپیہ چندہ میں دے دے تو پھر تم اس کو اپنی زکوٰۃ یا قربانی کی کھال کا روپیہ دے دو کہ اس سے قرض ادا کر دو یہ طریقہ بالکل صحیح ہے۔

فتاویٰ محمودیہ، فاروقی دار الاشاعت، ج ۸، ص ۲۱۰، ۲۱۱ ج ۱۹۔

کتاب النوازل، ج ۱۲، ص ۳۰۰، ۳۰۱ ج ۱۹۔

حیلہ تملیک، متعین رقم غریب کو دینا

سوال [۱۰۵۰۱]: زکوٰۃ کی رقم ۲۵ روپے ہمارے امام صاحب کو دینی ہے، ان کے لئے کپڑا وغیرہ کی ضرورت ہے، ہمارے یہاں ہوا کرتا ہے کہ ہم کپڑے وغیرہ کی فرمائش کرتے ہیں، موصوف نے مذکورہ اشیاء کی قیمت ایک ہزار روپے لگائے اور وہ روپے زکوٰۃ کے روپے سے دینے کا وعدہ فرمایا، کیا ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں لگا سکتے، اس سے کسی زکوٰۃ کھانے والے غریب کے نام پر پانچ یا دس روپے کا سوٹ لیں اور وہ روپے غریب کو دستیاب ہونے پر غریب کو ۲۵ روپے دے دیئے جائیں اس سے ۷۵ روپے بچے کو مسجد میں لگا دیں، چنانچہ اس مشورہ کے تحت ایک غریب آدمی کا نام ان کو دیا، انکی نیت یہ ہے کہ مذکورہ روپیہ ارسال کرنے سے قبل موصوف کا انتقال ہو گیا، میں نے موصوف کی اہلیہ کے پاس خط لکھا کہ موصوف نے جو وعدہ کیا تھا اس وعدے کے روپے ارسال فرمائیں، مگر ان کی اہلیہ نے مذکورہ رقم کی زکوٰۃ کی رقم اس غریب کے نام پر ارسال کرنے کے بجائے میرے بچوں مسجد کے نام پر ارسال کیا اور موصوفہ نے یہ بھی لکھا کہ یہ زکوٰۃ کا روپیہ ہے اس لئے جیسا مناسب سمجھیں فرق کریں۔ میں نے مرحوم کے مشورے کے مطابق یہاں کے چند معتمد حضرات سے مشورہ کر کے ان میں سے ۲۵/

---

(۱) [illegible] (طبع زکریا) ۱۹۰، ۱۹۱ ج ۱، (طبع قدیمی)

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

[illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ

[illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ

گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ کا حکم

سوال [۵۲۱۲] [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ

[illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ

[illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ

الجواب حامداً ومصلیاً:

چاندی سونا خواہ زیور کی شکل میں ہو یا سکہ کی شکل میں اور روپیہ خواہ استعمال میں ہو یا نہ ہو بہر صورت میں زکوٰۃ لازم آتی ہے (۱) اور جب سے ملکیت میں آنے کا سال کامل پورا ہوجائے اس سال کی زکوٰۃ ادا

---

(۱) [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ

[illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ

[illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ

[illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ

[illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ [illegible] ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ

www.ahlehaq.org

ہے (۱) پانچ روپے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے (۲) یا قطعاً اس کی زکوٰۃ واجب (۳) یا قطعاً واجب نہیں ہے۔

(۱) واجبۃ ونحوہ في الدر المختار وغیرہ (۲) ۱۵ ۲ ھ۔

قرض پر زکوٰۃ اور اس کی ادائیگی کا طریقہ

سوال [۱۰۵۲]: زید نے بکر کو ۱۰۰ روپے قرض دیئے تھے، بکر نے زید کو ۱۰۰ روپے واپس کر دیئے، اب زید سال کے بعد زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو ۱۰۰ روپے واپس کرنے کے بعد زید پر زکوٰۃ کتنی واجب ہوگی؟ ۱۰۰ روپے یا ۱۰۰ روپے کا منافع؟

---

(۱) الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ المال ۲ / ۲۹۱ (سعید)

"لا یجب في نصاب الذهب الخ نصاب واحد فلو كان له دون النصاب فتجب الزكاة في المتجر وإن نقص وإن لم يبع شيء" (مجمع الضمانات، كتاب الزكوٰة ۲ / ۱۰۲ رشيديه)

وكذا في فتاوى قاضيخان على هامش الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثالث ۱ / ۸۰ (رشيديه)

(۲) وهو في سبب الفراهيا ملكه نصاب حولي نصف المجن بخلاف عكسه فلا زكاة في الزائد على المطالب من جهة الحول (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكوٰة ۲ / ۲۹۵-۲۹۶ سعيد)

"وإن زكاة وجب عليه المجن لما مضى السابع المستفاد ملكا تاما وحال عليه الحول" (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الزكاة ۲ / ۱۰۲ فيصل)

وكذا في المجن لابن نجيم، كتاب الزكاة ۲ / ۲۵۳ رشيديه.

(۳) "وإذا كان لرجل مائتا درهم وعشرون مثقال ذهب فحال عليه الحول زكاه عن ذلك كله ثم إن كان الذهب هو الذي استفاد في أول السنة بأن كان له مائتا درهم فقط فاستفاد في أول السنة عشرين مثقالا ذهبا فحال عليها حول فإنه يجب في الذهب في آخر السنة ثلاثة أمثال خمسة وعشرين يجب في السنة الأولى نصف مثقال وفي الثانية ثلاثة أرباع مثقال" (مجمع الضمانات، كتاب الزكوٰة ۲ / ۱۰۲ رشيديه)

وهو في الفراهيا ملكه نصاب حولي ناقص عكسه فلا زكاة في الزائد على المطالب من جهة الحول (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكوٰة ۲ / ۲۹۵ سعيد)

وكذا في المجن لابن نجيم، كتاب الزكوٰة ۲ / ۲۵۳-۲۵۴ رشيديه.

وكذا في إعلاء السنن، كتاب الزكاة، باب لا زكوٰة في مال المستفاد ۸ / ۳۴ (إدارة القرآن كراچي)

[illegible]

الجواب بعون الوہاب

[illegible]

قرآن مجید واجب شدہ زکوٰۃ کے فضائل میں

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

باب مصارف الزکاۃ

(زکوٰۃ کے مصارف کا بیان)

زکوٰۃ کا مستحق کون ہے؟

سوال (۵۲۱۲): قریبی اعزہ زکوٰۃ لے سکتے ہیں یا نہیں، اس بارے میں شدید اختلاف ہے، براہ کرم تحریر فرمائیں کہ کن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے، اس میں بالغ اور نابالغ کی تخصیص ہے یا نہیں، اگر ہے تو کس طرح ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

(۱) زکوٰۃ کا مستحق وہ شخص ہے جو اپنی ضروریات اصلیہ کے لئے کافی مال نہ رکھتا ہو، اس لئے جو شخص اپنی ضروریات اصلیہ کے لئے کافی مال رکھتا ہو اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، اور جو شخص اپنی ضروریات اصلیہ کے لئے کافی مال نہ رکھتا ہو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، اور ایسا شخص زکوٰۃ کا مستحق ہے، اور ضروریات اصلیہ سے مراد وہ ضروریات ہیں جن کے پورا نہ ہونے سے انسان کو تکلیف لاحق ہو، مثلاً کھانا، پینا، کپڑا، مکان، علاج، سواری، اوزار، کتابیں، جو اس کی حاجت اصلیہ سے زائد نہ ہوں، اور جو شخص ان ضروریات کے لئے کافی مال رکھتا ہو وہ زکوٰۃ کا مستحق نہیں ہے، اگرچہ اس کے پاس مال نامی نہ ہو، بلکہ ضروریات اصلیہ سے زائد اسباب ہو، جو اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہو، اگر اس کی قیمت سے نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے تو ایسا شخص صاحب نصاب ہے، اس پر زکوٰۃ واجب ہے، اور اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، اور اگر اس کی قیمت سے نصاب کی مقدار کو نہ پہنچے تو ایسا شخص مستحق زکوٰۃ ہے، اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، اور اس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ لینا درست ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا حلال ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا حرام نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا مکروہ نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا ناجائز نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا گناہ نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا عیب نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا ذلت نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا کمزوری نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا بے غیرتی نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا بے حیائی نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا بے شرمی نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا بے عزتی نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا بے آبروئی نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا بے حمیتی نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا بے غیرتی نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا بے حیائی نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا بے شرمی نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا بے عزتی نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا بے آبروئی نہیں ہے، اور اس کے لئے زکوٰۃ کا مال لینا بے حمیتی نہیں ہے،

---

(۱) وأما الذي تحل له الزكاة فهو الفقير وهو من لا يملك نصابا ولا قيمته من أي مال كان ولا يملك من السوائم الراعية إلا النصاب أو قيمته ولا يملك من الثياب إلا ما يتجمل به عادة ولا من الدور إلا ما يسكنه ولا من الأثاث إلا ما يحتاج إليه في منزله ولا من الكتب إلا ما يحتاج إليه لدرسه ولا من الآلات إلا ما يحتاج إليه لصنعته ولا من الدراهم والدنانير إلا ما يحتاج إليه لنفقته ولا من الطعام إلا ما يحتاج إليه لقوته وقوت عياله يومه وليلته ولا من الثياب إلا ما يحتاج إليه لستر عورته ولا من الدور إلا ما يحتاج إليه لسكنى أهله وولده ولا من الأثاث إلا ما يحتاج إليه لمن

www.ahlehaq.org

[illegible]

زکوٰۃ فطرہ کی رقم غیر مصرف میں خرچ کرنا

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

[illegible]

فنی کارکردگی استعمال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

کارخانے کے مستحق زکوٰۃ بنایا اور ان سے کہا کہ تم تنخواہ میں سے کچھ روپے زکوٰۃ کے ادا کرو تو ان کا یہ کہنا درست ہوگا یا نہیں؟ اور اگر ان کا یہ کہنا درست ہے تو ان کو زکوٰۃ کا روپیہ دینا کیسا ہے؟ اور اگر ان کا یہ کہنا درست نہیں ہے تو ان کو زکوٰۃ کا روپیہ دینا کیسا ہے؟ اور اگر ان کا یہ کہنا درست نہیں ہے تو ان کو زکوٰۃ کا روپیہ دینا کیسا ہے؟ اور اگر ان کا یہ کہنا درست نہیں ہے تو ان کو زکوٰۃ کا روپیہ دینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً: اگر ان مستحقین زکوٰۃ کو تنخواہ میں سے زکوٰۃ کی رقم کاٹ کر دینا ان کی رضامندی سے ہے تو ان کا یہ کہنا درست ہے اور ان کو زکوٰۃ کا روپیہ دینا کیسا ہے؟ اور اگر ان کا یہ کہنا درست نہیں ہے تو ان کو زکوٰۃ کا روپیہ دینا کیسا ہے؟ اور اگر ان کا یہ کہنا درست نہیں ہے تو ان کو زکوٰۃ کا روپیہ دینا کیسا ہے؟

واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹/۴/۹۲ھ۔

زکوٰۃ سے تنخواہ دینا

سوال [۱۲۱۱۱]: ایک صاحب نے ۱۳۵ روپیہ ماہوار پر ایک مدرسہ کا آدمی رکھا ہے، اس کو ان صاحب نے اس لئے رکھا ہے کہ یہ مدرسہ والی صاحب سے تنخواہ دلوائے گا، لیکن ان صاحب کا کام چلا رہا ہے، اس روپیہ میں تنخواہ میں سے کچھ روپیہ کاٹ کر دیتا ہے، کیا ان صاحب کا ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

ه صلی اللہ علیہ وسلم وشرفہ وکرم، ولم یقبل لہ خبر زادہ من لیب، فقال: "الم أر من هذا لیب لیب" قال: بلی، ولکن ذاک لیب لیب تصدق به علی بریرة وهو لنا هدیة" (مشکاة المصابیح، کتاب الزکاة، باب من لا تحل له الصدقة، ۱/۱۶۱، قدیمی)

(وصحیح البخاری، کتاب الزکاة، باب الصدقة علی موالی أزواج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، ۱/۲۰۲، قدیمی)

(وصحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب إباحة الهدیة للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، ۱/۳۴۵، قدیمی)

(۱) قال الطیبی رحمه اللہ تعالیٰ: "استدل علی المنع بأنه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أبی أن یقبل ما هو لهم هدیة وهو لنا صدقة فدل أن الملک لم یتحول فیما تصدق علی من حرمه علیه مع الهدیة". (مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، کتاب الزکاة، باب من لا تحل له الصدقة، الفصل الأول، ۳/۳۲۹، رشیدیه)

(۲) وحاصله: أنه إذا انتفعا استعمالا من غیر أن یصیر ملکا لهما فلیس بهدیة ولا صدقة، فیحل للنبی صلی اللہ علیه وسلم وآله وصحبه وسلم أکله منها". (عمدة القاري شرح صحیح البخاري، کتاب الزکاة، باب إذا تحولت الصدقة، ۹/۱۳۲، دار الکتب العلمیة بیروت)

(۳) وکذا في فتح الباري، کتاب الزکاة، باب إذا تحولت الصدقة، ۳/۴۱۸، قدیمی)

الجواب حامداً ومصلیاً:

زکوٰۃ کے روپیہ کو برادرست (غیر تملیک) کنواں یا قبر میں خرچ کرنا جائز نہیں (۱) اس روپیہ کا مصرف وہی ہے جو اوپر میں ذکر کیا گیا یعنی مستحق زکوٰۃ کو بطور تملیک دینا (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۵/ ۶۹ ھ۔

زکوٰۃ کا روپیہ مقدمہ میں لگانا

سوال [۱۰۵۱۱]: زکوٰۃ کا روپیہ کسی مدرسے کے مقدمہ میں لگانا یا کسی غریب آدمی کے مقدمہ میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

زکوٰۃ کا روپیہ غریب شخص کو دیا جائے جو وہ اپنی ضرورت سے خرچ کرلے، مدرسے کے مقدمہ میں یا کسی دوکان کے لئے دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، زکوٰۃ کا روپیہ کسی غریب سے مقدمہ دائر کرکے مقدمہ میں صرف کرانا یا قبر میں لگانا تو ظاہر ہے، یہ درست نہیں (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: شبیر احمد عفی عنہ، امداد المفتین، ۲۸۸ ھ دیوبند۔

---

(۱) قولہ: وشرط المعلم للصبيان كونه بحيث يحل له لو له بعطف ح، (الدر المختار) أي للأمر بالدفع بكون بمنزلة القرض (رد المحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف: ۳/ ۳۴۴، سعيد)

وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الزكاة، الباب السابع: ۱/ ۱۹۰، رشيديه)

وكذا في الفتاوى التاتارخانية، كتاب الزكاة، الفصل الثامن: ۲/ ۲۶۷، ادارة القرآن كراچی)

(۲) لأن الحيلة أن يتصدق به المعلم على الفقراء، ثم يدفعونه إلى المعلم، ثم المعلم يصرف إلى ذلك، كذا في الذخيرة، (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الوقف، الباب الثاني عشر: ۲/ ۴۷۳، رشيديه)

"أن الحيلة أن يتصدق على الفقير، ثم يأمره بدفع هذه الأشياء" (الدر المختار، كتاب الزكاة، باب المصرف: ۳/ ۳۴۵، سعيد)

وكذا في البحر الرائق، كتاب الزكاة، باب المصرف: ۲/ ۳۴۲، رشيديه)

(۳) ويشترط أن يكون التمليك تمليكا لا إباحة كما مر، لا يصرف إلى بناء نحو مسجد ولا إلى كفن -

سوال: زکوٰۃ کے پیسے سے مکان بنوانا

۔۔۔ ان [illegible] اپنی [illegible] سے [illegible] اپنے [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

---

۲ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

زکوٰۃ کا کچھ حصہ طلبہ پر خرچ کرنا کیسا ہے؟

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

لئے آپ ظاہر ہیں زیادتی تنخواہ میں بھی زکوٰۃ لازم ہے، دونوں ان کو اپنی زکوٰۃ (۱) ادا ان سے بھائی نہیں، اب ان کا یہ کہنا کہ ہم دونوں کو ادا ان کی زکوٰۃ کی نیت نہیں ہے بلا ضرورت ہے (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۹ ۹ ۹۱ھ۔

الجواب صحیح محمد عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱ ۹ ۹۱ھ۔

بھائی کو زکوٰۃ دینا

سوال [۱۰۵۱۲]: ایک شخص مالدار ہے اور اس کا ایک حقیقی بھائی غریب ہے دونوں ایک ساتھ نہیں رہتے جدا جدا رہتے ہیں مالدار بھائی اپنے غریب بھائی کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یا نہیں؟ ایک ساتھ دو چار ہزار روپیہ دے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

غریب بھائی اور قرابت دار جو شرعاً نفقہ کے مستحق ہیں ان کو زکوٰۃ دینا افضل ہے (۳) واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

(۱) عن أبي حرة الرقاشي عن عمه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ألا لا تظلموا، ألا لا يحل مال امرئ إلا بطيب نفس منه. رمشكاة المصابيح، كتاب البيوع، باب الغصب والعارية، ص ۲۵۵، قديمي.

"لا يجوز لأحد من المسلمين أخذ مال أحد بغير سبب شرعي." (الفتاوى الهندية، كتاب الحدود، الباب السابع في حد القذف، الفصل الرابع في التعزير، ۲ ۱۷۶، زكريا ديوبند)

وكذا في البحر الرائق، كتاب الحدود، باب حد القذف، ۵ ۱۹، زكريا ديوبند)

(۲) قال الله تعالى: ﴿ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم﴾ الآية (الأنفال ۸/ ۴۶)

عن عمر رضي الله عنه: التحريد والتبر والسر فذلك كسبي، وذلك لا يجوز. (الجامع لأحكام القرآن، الحجرات، ۱۶، البحر، ۱۶ ۱۰۱، دار إحياء التراث العربي بيروت)

(۳) وقيد بالحاجة وغيرها لأن من به الحاجة من الفقراء يجوز الدفع إليهم وهو أولى وأفضل من الصدقة على الأجانب. كذا في الخلاصة والاختيار والمحيط والذخيرة والمجتبى والمضمرات والتتارخانية. (البحر الرائق، كتاب الزكاة، باب المصرف، ۲ ۳۵۲، زكريا ديوبند)

والأفضل في الزكاة والنذر والعشر الصرف إلى الأخوة والأخوات ثم إلى أولادهم ثم إلى أولاد أولادهم ثم

نمبر (۱) یا تملیک فی (۲) شرعی (۳) جزء وہ ہیں جو مستحق زکوٰۃ کو اتنی مقدار زکوٰۃ سے دیا گیا ہو جس سے وہ خود صاحب نصاب ہو جائے (۴) عرفی الفاظ (۵) اور قرائن (۶) میں یہ مسئلہ مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

وکیل کا اپنی ماں کو زکوٰۃ دینا

سوال [۱۰۵۴۰]: ہندو کے پاس بقدر نصاب زیور ہے، ہندو کے پاس پیسے نہیں ہے، کیا اپنے خاوند سے کہہ سکتی ہے کہ میری زکوٰۃ تم ادا کردو، جہاں چاہو دے دینا، ہندو نے خاوند کو منظور کیا،

(بی الأعماء والعصبات کذا فی السراج الوهاج". (الفتاوی العالمگیریة، کتاب الزکاة، الباب السابع، ۱/ ۱۹۰، رشیدیه)

"ثم فی الجهر: والأولی صرفها إلی خوته الفقراء، ثم أولادهم، ثم أعمامه الفقراء، ثم أخواته، ثم ذوي الأرحام، ثم جيرانه، ثم أهل محلته، ثم أهل مصره". (حاشیه الطحطاوي علی مراقي الفلاح، کتاب الزکاة، باب المصرف، ص ۴۲۲، قدیمی)

(۵) (البحر الرائق، کتاب الزکاة، باب المصرف، ۲/ ۳۵۵، رشیدیه)

(۶) (الفتاوی العالمگیریة، کتاب الزکاة، الباب السابع، ۱/ ۱۹۰، رشیدیه)

(۴) (ردالمحتار، کتاب الزکاة، باب المصرف، ۲/ ۳۴۹، سعید)

(۴) "وکره الإعطاء لفقیر نصابا أو أکثر". (الدر المختار مع ردالمحتار، کتاب الزکاة، باب المصرف، ۲/ ۳۵۳، سعید)

"کره أن یدفع إلی فقیر ما یشتهر به طلب وسؤال الناس". (البحر الرائق، کتاب الزکاة، باب المصرف، ۲/ ۳۵۲، رشیدیه)

(۵) "وکره الإعطاء". (حاشیه الطحطاوي علی مراقي الفلاح، کتاب الزکاة، ص ۴۲۱، قدیمی)

(۶) "وکره إعطاء فقیر نصابا أو أکثر". (الدر المختار مع ردالمحتار، کتاب الزکاة، باب المصرف، ۲/ ۳۵۳، سعید)

...کے کفالت سے آئی اپنی بیوی کو دینا ... زکوٰۃ سے ... اپنی ... کو زکوٰۃ کی مستحق ہے، اس کو ... دینے سے ... زکوٰۃ ادا ہوں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

(۱) صورت مسئولہ میں زید (۱) فقیر ہے تو اس کی ...

(۲) ... نہیں ...

(۳) ... زکوٰۃ ادا ہو ...

جس بچے کی ماں سید ہو اس کو زکوٰۃ دینا

سوال [۵۲۱۱]: ... ایک نابالغ بچہ ہے جس کی والدہ سید ہیں اور والد سید نہیں ہیں، بچہ کی والدہ نے بچہ کو ... دیا ہے، کیا شرعاً ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟ اگر نہیں تو کیا شرعی حیثیت دی جا سکتی ہے؟ ان لوگوں کی حالت بہت قابل رحم ہے، نہ بچوں کو بھیک سے روٹی مل سکتی ہے، نہ کوئی اور ذریعہ معاش ہے، اگر زکوٰۃ سے ان کی مالی امداد کی جائے۔ امید ہے کہ اس امر پر خصوصی توجہ مبذول فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

ان بچوں کو زکوٰۃ دینا درست ہے (۲)، جب باپ سے چلتا ہے، ان بچوں کا باپ سید

---

(۱) ولیکفر کبیر فی بدنه لزمانه الصغیر وزوجته لانفسه، الا اذا قال وهبه "نصیبی حیث شئت".
(الدر المختار، کتاب الزکاۃ ۲: ۲۹۲، سعید)

وفی "المحیط الاصغر": سئل ابو حفص عمن دفع زکاۃ ماله الی رجل وامره ان یتصدق بها فتصدق بها علی ولده وهو صغیر او امرأته وهو محاویج جاز. ("المحیط البرهانی"، کتاب الزکاۃ، الفصل السابع ۲: ۳۲۳، رشیدیه)

وکذا فی البحر الرائق، کتاب الزکاۃ ۲: ۳۰۹، رشیدیه.

(۲) قال الله تعالیٰ: ﴿انما الصدقات للفقراء والمساکین﴾ (التوبة: ۶۰)

وهو احد من هذا ان من کانت انفقتها علیه فقیرا وانها عجمی یکون العجمی فقیرا بهذا (الزکاۃ =

نہیں ہیں (۱) ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

علمائے ربانی کی تکفیر کرنے والے کو زکوٰۃ دینا

سوال (۵۲۲۰): [۱] زمانہ کے مسلمانوں کا ایک مرجع علماء ربانی متقی کو قرار دینا ہے اور اس میں ہر مسلمان میں خصوصی حیثیت رکھتا ہے، علماء حقانی کو اپنی زکوٰۃ کی رقم دینا ہے، اب ایسے علماء کو جو علمائے حق کو کافر و مرتد کہتے ہیں، ایسے شخص کو زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے کہ نہیں؟ المجواب حامداً ومصلیاً:

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنی زکوٰۃ [illegible]

= لهما شرف هذه النسب للآباء، ولهذا جاز دفع الزكاة إليهما" (رد المحتار، كتاب النكاح، باب النفقة، ف ۳ / ۹۰، سعيد)

"وقوله: وبني هاشم: اعلم أن عبد مناف وهو الأب الرابع للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم انحصر أربعة وهم: هاشم، والمطلب، ونوفل وعبد شمس، ثم هاشم عقب أربعة، انقطع نسل اثنين إلا عند المطلب، فإنه انقسم إلى عشر، فتصرف الزكاة إلى أولاد كل أولاد كانوا مسلمين فقراء، إلا أولاد عباس وحارث وأولاد أبي طالب من علي وجعفر وعقيل، فيستثنى" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف، ۲ / ۳۵۰، سعيد)

(۱) "إنما أصل النسب مختصر على الآباء ... فإن العلماء ذكروا أن من خصائصه صلى الله تعالى عليه وسلم أنه نسب إليه أولاد بناته، فالخصوصية لمطلق العلو، فأولاد فاطمة الأربعة ... فينسبون إليه صلى الله تعالى عليه وسلم، وأولاد زينب وأم كلثوم ينسبون إلى فاطمة، ولا إلى أبيها صلى الله تعالى عليه وسلم لأنهم أولاد ست بنته لا أولاد بنته، فيجري فيهم الأمر على قاعدة الشرع الشريف في أن الولد ينسب إلى أب أبيه لا أمه" (رد المحتار، كتاب الوصايا، باب الوصية للأقارب، ۹ / ۶۹۵، سعيد)

"أن النسب والسبب يختصان بالأب دون الأم" (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الوصايا، الباب السادس، ۶ / ۱۱۱، رشيديه)

وكذا في بدائع الصنائع، كتاب الوصايا، ۷ / ۳۳۹، رشيديه)

[illegible] کے لئے ان کی طرف سے [illegible] ان کے [illegible] مشترکہ مال سے [illegible] کا خرچ [illegible] [illegible] ان [illegible] سے [illegible] ان [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] زکوٰۃ آتی ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے ان کے مدرسہ والوں کو زکوٰۃ لینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

زکوٰۃ کی ادائیگی جانے والے پر واجب ہے، لینے والے پر نہیں، لہٰذا جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا وہ لینے والے کی مخالفت کا گناہ گار ہے، اس نے لینے والے کو مشکل میں مبتلا کیا، اس کو زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے، اس کو زکوٰۃ نہ دینے کی مخالفت کی وجہ سے لینے والے کو لینا جائز ہے۔

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۰/۶/۱۳۹۰ھ۔

شیعہ کو زکوٰۃ وفطرہ دینا

سوال [۵۲۲۶]: [illegible] حنفی شیعہ کو زکوٰۃ وفطرہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ حنفی شیعہ کو زکوٰۃ وفطرہ دینے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

---

(۱) ان يطلب الانتفاء كما عبر عن الدب المنجر دين للحارة والإسراع في حق الله تعالى عليه وسلم لا كمثل إلا طاعاتي ولا يأكل طعامك الا تقي" وهذا لا ينفي ما على الفقير التقوى لكن يكره كما في قاعدة عليك بالله وعليك بالله. "اختصر فكذلكم الانتفاء وإن ما معروفك للبر مس احياء قلوبه الكبير، كتاب سير الوكاف المحض الذي، توفيقه اباسه ۱۲ ۲ ۲

الأجیر بہ حامداً ومصلیاً۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

۱ الفقیر والمسکین واحد وھو من لا شیء لہ او لہ اقل من نصاب او قدر نصاب غیر نام مطلق الحاجۃ غیر مسخوم بمانع الصرف الیہ ولا یحرم السؤال ولا یحل لہ الاخذ والاول ھو الصحیح ھکذا فی الظھیریۃ۔ حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الزکاۃ، ص ۴۲۰، قدیمی۔

ثم المسکین یباح لہ اخذ الزکاۃ الیہ صدقۃ غیر ملک بشرط قطع المنفعۃ عن المتصدق ھذا ھو الشرع فخرج الاطعام والکسوۃ والاباحۃ والسکنی والعاریۃ والخدمۃ والسلاح والثیاب والحمل والدفن والکفن والدین والصلح عن دم العمد والوصیۃ بالمنافع والوقف علی الاغنیاء والبناء للسکنی والغرس للاکل والاستخدام والزرع للاکل والاستظلال بجدارہ والاستصباح بضوئہ والاستمداد بمدادہ والاستصحاب والاستظلال بظلہ والاستقاء من بئرہ والاغتراف من نہرہ والوضوء من بحرہ والاغتسال فی بیتہ والتبرز فی بیتہ والاستشفاء بسؤرہ والتداوی بعینہ والتزین بثیابہ والتطیب بدھنہ والادھان بادھانہ والاکتحال بمیلہ والاحتقان بمحقنہ والتعلیل بلبنہ والاستنجاء بمائہ والاستراحۃ علی سریرہ والاستناد الی وسادتہ والاستظلال بخبائہ والاستیطان فی رحبتہ والاستطراق فی سکتہ والاستناد الی جدارہ والاستضاءۃ بسراجہ والاستدفاء بنارہ والاستظلال بسقفہ والاستکنان بکنہ والاستجنان بجنہ والاستیطان فی محلتہ والاستظلال بشجرہ والاستظلال بظلہ والاستظلال بسقفہ والاستکنان بکنہ والاستجنان بجنہ والاستیطان فی محلتہ والاستظلال بشجرہ والاستظلال بظلہ۔ کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ص ۲۲۲، قدیمی۔

قال فی مسکین لہ دار قیمتہ مائتا درھم وثیاب تساوی مائتین وعلیہ دین مائتان ھو مسکین تحل لہ الزکاۃ۔ الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ۲۲۲، سعید۔

وفی الخلاصۃ "اختلفوا فی الفقیر والمسکین والصحیح ان الفقیر من لہ شیء دون نصاب او قدر نصاب غیر نام مطلق الحاجۃ غیر مسخوم بمانع الصرف الیہ والمسکین لا شیء لہ۔ کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ۲۲۲، سعید۔

وفی التتارخانیۃ عن الاسبیجابی وغیرہ ھو الصحیح۔ الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ۲۲۲، سعید۔

فصل في صرف الزكاة في المدارس

(مدارس میں زکوۃ دینے کا بیان)

زکوۃ وعشر وغیرہ مدرسہ میں دینا

سوال [۵۲۵۱]: کیا مدرسہ میں زکوۃ وعشر وغیرہ دینا درست ہے؟ اگر مدرسہ میں پانی پینے کا انتظام نہ ہو تو پانی وغیرہ کا انتظام کرنا مدرسہ کے ذمہ ہے یا نہیں؟ اگر مدرسہ میں یہ سہولت نہیں ہے تو پانی کا انتظام کرنا کیسا ہے؟ اور اس کے لئے زکوۃ وغیرہ سے خرچ کرنا کیسا ہے؟ مثلاً مدرسہ کا چپڑاسی یا مدرسہ کا کوئی ملازم جو تنخواہ پر ہے کہ اسلامی وغیر اسلامی تنخواہ کی چھٹیاں اور اگر ان کی تنخواہ میں تعلیمات یا قاعدہ ہوتی ہیں اور بعض علماء بھی ان کے اندر تعلیم پاتے ہیں، بعد ان کی تنخواہ کے کہ وہ پانی وغیرہ دیا ان کے اندر جاری رہتا ہے اور ان کے لئے کوئی شرط ہے یا نہیں؟ مدلل تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

کذا فی الدر المختار میں ہے

"الزكوة فيما تصح فيه الوصية للفقراء من غير تعيين كما في الخانية" (ص ۱۹۵)

وفی الفتاوی الشامی میں ہے

"(قوله لا بصرف إلى بناء نحو مسجد) كسقاية وسور وبئر وشراء دلو وفرش وإصلاح طريق وكري الأنهار وإطعام الغزاة وكل ما لا تمليك فيه" (ص ۳۴۴)

---

(۱) (كتاب الزكاة، ص ۱۵، مكتبه حقانيه ملتان)

"فلم تسلیک جزء مال فيه الشائع من مسجد ونحوه" (الدر المختار، كتاب الزكاة ۲: ۳۵۸-۳۵۲، سعيد)

(۲) وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الزكاة، الباب الأول (۱: ۱۸۸، رشيديه)

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

فصل سے نکالا ہوا مال مسجد میں لگانا

(۱) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۲) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۳) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۴) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۵) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۶) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۷) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۸) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۹) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۱۰) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۱۱) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۱۲) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۱۳) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۱۴) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۱۵) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۱۶) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۱۷) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۱۸) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۱۹) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

(۲۰) اسلاک کی مد میں مسجد کا جو مال فصل سے نکالا ہوا ہے اس کو مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے۔

www.ahlehaq.org

باب صدقة الفطر ومصارفها

(صدقۂ فطر اور اس کے مصارف کا بیان)

صاع کی مقدار

[illegible] صدقۃ الفطر [illegible] ہیں [illegible] صاع [illegible] ہیں [illegible] صاع [illegible] ہیں [illegible] صاع

صاع وغیرہ کے اوزان

سوال [illegible] صاع سے متعلق پوچھا گیا۔

[illegible] مختلف شہروں میں مختلف طرح کے وزن رائج تھے، جیسے ۱۶ تولہ کا سیر تھا، ۸۰ تولہ کا پسیری، اور ۳۲ تولہ کا من۔ اس زیادتی میں صدقۃ الفطر وغیرہ کا حکم [illegible] اس لئے [illegible] ۳۲ تولہ والے من کے حساب سے [illegible] ۸۰ تولہ والی پسیری کے حساب سے [illegible] اور ۱۶ تولہ والے سیر کے حساب سے [illegible] اس طرح [illegible] اپنے علاقے کی تحقیق کر کے صدقۃ الفطر ادا کرنے چاہئیں۔

اسی پر [illegible] کے دیئے ہوئے اوزان کی بنیاد تمام اہل حدیث علماء کرام نے لی ہے اور اسی کا رواج ہے اس لئے [illegible] اس کی تحقیق کر کے صدقۃ الفطر ادا کرنا چاہئے۔ اس طریقے سے ادا کرنے کی [illegible] میں صدقۃ الفطر کے حساب سے [illegible] اس مسئلہ کی تحقیق میں [illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] ک

www.ahlehaq.org

یہ تمام تحقیقات اپنے اپنے شہروں کے اوزان کے اعتبار سے ہوئیں اور جب کچھ نے کے بعد بھی فرق پڑتا ہے ان تمام تحقیقات سے پہلے حضرت رئیس کی تحقیق [illegible] جو سوا سیر ہندوستانی ہوتا ہے، جو سوا سیر کے قریب ہے اور جب احتیاط کرنے سے یہی حساب زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ایک صاع پانچ ارطال ہیں، جن کا مجموعہ ۵×۱۶=۸۰ درہم ہوتے ہیں، اس وزن کو تمام فقہاء نے تسلیم کیا ہے اور اب وجہ اختلاف یہ ہے کہ ایک درہم کے ۵×۱۶=۸۰ ہوتے ہیں، اس وزن کو تمام فقہاء نے تسلیم کیا ہے اور اب وجہ اختلاف یہ ہے کہ ایک درہم کے وزن سے پانچ درہم کا وزن ۳۵ گرام ہے اس لئے ۳۵×۸۰=۲۸۰۰ گرام ہوئے، اور ایک سو ساٹھ گرام کے حساب سے ۱۶۰×۸۰=۱۲۸۰۰ گرام ہوئے، جو سوا سیر سے زیادہ ہے، اس لئے فاضل ریوبی نے ۱۲۸۰۰ گرام کے حساب سے پانچ ارطال کو تسلیم کیا ہے، جو سوا سیر کے قریب ہے، اس لئے حساب صحیح ہے، اور یہی زیادہ صحیح ہے، جس کی تائید آگے کے حساب سے بھی ہوتی ہے، جس میں ہندوستان کے تمام علماء نے فاضل ریوبی کے حساب کو تسلیم کیا ہے، یعنی سوا سیر، یعنی ۱۲۸۰۰ گرام، اور اس کا مدار ہونا حساب کے مطابق قریب ۸۰۰ گرام چاول پر ہے، ۸۰۰ گرام سے کچھ کم و بیش ہونا حساب میں فرق ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ ہندوستان کا حساب لگانے میں کچھ قیاس کا دخل ہے، اور جو وزن کو وزن کر کے اطمینان دلایا گیا ہے، اس وزن سے کچھ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ۳۲۹ حنفی فی [illegible] والعدد جلد ۱۰ مفتی محمد یعقوب صاحب جب زیارت حرمین شریفین سے واپس تشریف لائے، تو اپنے ساتھ صاع نبوی کے بھی عمل ہوا کر لائے، جس کی تعداد اور اوزان حضرت شیخ الہند مولانا شاہ عبدالحق صاحب مہاجر مکی اور حضرت مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی اور مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے پاس تھا، اس کو سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ۶ دو کا ایک صاع کے زیادہ ہوتے ہوئے اور باقی ۳ ماہرین مکہ نے ۵ دو کا ایک صاع بتایا ہے، تحقیقات مذکورہ سے واضح ہوا کہ نصف صاع کا مجموعہ وزن ۸۰×۸۰ گرام اور قدیم کا وزن سوا سیر ہے اور صدقۃ الفطر کے نصاب پر

---

۱ اشتهاهما ان ادرهم الشرعي اربعة عشر قيراطا فاذا كان اصاع الفا واربعين درهما شرعيا" وفي الزاهدي رحمه الله سعدي "قوله فاذا كان اصاع الخ وقدم للمحتبى ان قيراط الدرهم الشرعي خمس حمسات ١٢ منه هذا، لكن حمات الشرعي سمن" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، مطلب في تحرير الصاع والمد ٢: ٣٦٥، سعيد)

وكذا في عمدة الرعاية شرح الوقاية، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ١: ٣٠٠، رقم الحاشية ٣، (امدادية)

[illegible] ہے، جو سونے یا چاندی کی زکوٰۃ ادا کرنے سے ساقط ہو جاتا ہے، [illegible] (۱) [illegible] ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ العبد سید احمد عفا اللہ عنہ

الجواب حامداً ومصلیاً:

عرض یہ ہے کہ اگر سونا چاندی وزن میں مختلف ہو یا ایک قسم کا ہو، لیکن اس وقت سے اختلاف چلا آرہا ہے، یا اختلاف بھی مقدار قطعی کی مقدار ہو، جیسے چاندی کے نصاب میں کمی بیشی ہے، کہ ۲۰۰ درہم سے وزن کیا جائے تو نصاب پوری ہو جاتی ہے، اور ۲۱۰ درہم سے وزن کیا جائے تو نصاب پوری نہیں ہوتی، ان میں بھی فرق ہے، اس فرق اور اختلاف سے بچنے کی کوئی صورت نہیں، احتیاط پر عمل کرنا ہی بہتر ہے۔ اور جب دو چیز یا زیادہ چیزوں کا ایک جنس ہونا قدرت کی طرف سے پیدا شدہ چیز ہے، ان میں جب اختلاف ہے، ان کے اختلاف سے وزن مختلف ہوتے ہیں، تو اختلاف پیدا ہوتا ہے، ان اختلاف کو ختم کرنے کا اختیار کسی کو نہیں ہے، ان اختلافی وزن میں پورا تحری کرنا کہ یقینی طور پر نصاب پوری ہو جائے، اور ایک دانہ بھی نصاب سے کم نہ ہو، خود شخص حساب کرکے وزن متعین کرے، اور اپنے اجتہاد پر اطمینان ہو جائے، اس نے جو حساب لگا کر وزن متعین کر دیا وہ صحیح ہے، خواہ دوسروں نے حساب سے کچھ زائد وصول کیا ہو، جیسے کسی نے چاندی کے نصاب میں ایک ان وزن سے کے حساب سے ۲۰ درہموں کے حساب سے مختلف ہوا ہے، جیسا کہ صاع کے حساب میں ہے، یہ جواب تک ہے، باقی لوگوں کو عوام میں مختل کرنا کچھ دشوار نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

نصف صاع کی مقدار موجودہ وزن سے

سوال [۵۲۵۰]: صدقہ فطر کے متعلق یہاں کے مقامی اخبار "سیاست" مورخہ ۱۰ شوال ۱۴۰۰ھ

---

(۱) تجب على حر مسلم مكلف مالك لنصاب أو قيمته، وإن لم يجب عليه الحول عند الطلوع الفجر يوم الفطر، ولم يكن للتجارة، فارغ عن الدين، وحاجته الأصلية وعوائج عياله. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ص ۶۲۳، قديمي)

(۲) كذا في الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ۲/ ۳۶۰، سعيد.

(۳) كذا في الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب الثامن، ۱/ ۱۹۱، رشيديه.

میں شمار نہیں ہوتا، اس لئے صاحب کا ایسے مہمان کو کھانا کھلانا اس کے حساب سے کم قدر کھانا دینا ہے، تو یہ ایسا ہے جیسے صاع کے بجائے کم مقدار دینا (۲ کلو ۳۳ گرام) اور یہ درست نہیں ہے (۱ کلو ۲۴ گرام) تو یہ مسئلہ اس لحاظ سے مختلف ہوا، ان کی اقتداء میں نماز (ایک کلو ۶۶۰ گرام) اور (۲ کلو ۴۰ گرام) کا مسئلہ ہے، یہ اختلاف دراصل اس وجہ سے ہے کہ بعض لوگوں میں یہ بات پھیل گئی ہے کہ صدقۂ فطر کی مقدار صاع سے کم ہے، اس لئے بعد کے علماء نے احتیاط کی وجہ سے صاع کو تسلیم کیا اور ان کی مقدار کو اختیار کیا، یا اس وجہ سے کہ ان کے زمانہ میں صاع کی مقدار بڑھ گئی ہو۔

اب اپنے زمانہ کا تجربہ بتلاتا ہے کہ لوگوں کی آمدنی کے ذرائع بہت زیادہ ہیں، یہاں تک کہ بعض لوگ تو ایسے ہیں جن کی آمدنی لاکھوں روپے تک پہنچتی ہے، اس میں صدقۂ فطر کی آمدنی کا تناسب ۱۰۰ میں ۱ ہے، اس لئے اگر ان کے ذمہ صاع کا اعتبار کیا جائے تو ان پر صدقۂ فطر کی ادائیگی کتنی بڑی رقم ہوگی، کیا ایسے لوگوں کے لئے صدقۂ فطر کی ادائیگی میں کوئی رعایت ہونی چاہئے یا نہیں؟ اس کا جواب بھی مرحمت فرمادیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

صدقۂ فطر کی جن احادیث میں صاع کا ذکر ہے ان میں سے بعض احادیث میں صاع کے ساتھ کچھ اور چیزیں بھی مذکور تھیں، یعنی صاع کے ساتھ کچھ اور چیزوں میں اختلاف تھا، ان سب کو لیتے ہوئے جب ان احادیث پر غور کیا گیا تو ان سے یہ مسئلہ سامنے آیا کہ صاع کے ساتھ جو چیزیں کھانے کی تھیں، جیسے کھجور، جو، منقیٰ وغیرہ، ان کو ضم کر دیا گیا، ایک صاع کھانے کی ان سب چیزوں کا ہے، اس لئے اگر کسی علاقہ میں کھانے کی کوئی چیز صاع کے برابر نہ ہو، بلکہ اس سے کم ہو، جیسے گیہوں کا صاع کے برابر ہونا ہے، اور کھجور کا صاع کے برابر نہ ہونا ہے، بلکہ کھجور کا صاع گیہوں کے صاع سے کم ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں کھجور کا صاع کے برابر ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ کھجور کے

---

۱ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: فرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زکاۃ الفطر طہرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین، فمن أداہا قبل الصلاۃ فہی زکاۃ مقبولۃ، ومن أداہا بعد الصلاۃ فہی صدقۃ من الصدقات۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر ۱/ ۲۰۱ ط: سعید)

وفی الدر المختار: (وصاع من بر أو دقیقہ أو سویقہ أو زبیب أو صاع تمر أو شعیر) ۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر ۲/ ۳۰۲ ط: سعید)

وکذا فی الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر ۱/ ۲۰۱ (زکریا دیوبند)

(۱) شامی، ج ۲، ص ۸۰۲، ط: ایچ ایم سعید۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ویجوز دفع القیمۃ فی الفطرۃ والزکاۃ والعشر والکفارۃ، کذا فی التبیین۔ (۱)

اور شامی میں ہے: ویجوز دفع القیمۃ فی الزکاۃ والعشر والکفارۃ والنذر والخراج۔ (۲)

(۲) شامی، ج ۲، ص ۸۰۲، ط: ایچ ایم سعید۔

صدقۂ فطر کس نرخ سے ادا کریں؟

سوال [۱۰۵۳]: آٹا کل قیمت پانچ روپیہ بیس پیسے کا ہے، اس حساب سے کتنا آٹا صدقۂ فطر کا ہوگا، اور کل قیمت کے حساب سے کتنی قیمت ہوگی؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

جس نرخ سے اپنے لئے آٹا خریدتے ہیں اسی نرخ سے فطرہ ادا کریں۔

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح:

صدقۃ الفطر ادا کرنے کے بعد عید کے روز قیمت بڑھ گئی، تو کیا کرے؟

سوال [۱۰۵۴]: صدقۂ فطر پہلے ادا کرتے وقت جب غلہ ارزاں تھا قیمت کم تھی، اب عید کے روز غلہ

---

(۱) الفتاوی الہندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الثامن فی الصدقۃ الفطر، ج ۱، ص ۱۹۱، ط: رشیدیہ۔

وراجع الفتاوی: تبیین الحقائق للزیلعی، ج ۱، ص ۳۱۵، سعید۔

(۲) رد المحتار، ج ۲، ص ۸۰۲، ط: سعید۔

وفی الدر المختار: والواجب فی الزکاۃ القیمۃ وقت الأداء، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ المال، ج ۲، ص ۲۸۱، سعید۔

وفی شرحہ: (قولہ: وقت الأداء) هو الصحیح، البحر، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ المال، ج ۲، ص ۲۰۲، رشیدیہ۔

وکذا فی الفتاوی العالمکیریۃ، کتاب الزکاۃ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۷۰، رشیدیہ۔

قیمت دی جاسکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

قیمت میں [illegible] دینا [illegible]

[illegible]

صدقۂ فطر عید کی صبح ادا کرنا اولیٰ ہے یا رمضان میں؟

[illegible] صدقۂ فطر رمضان شریف میں [illegible] یا عید کی صبح کو ادا کرنا افضل ہے؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

عید کی صبح [illegible] افضل ہے اگر رمضان میں [illegible] اگر رمضان کی ۲۰ تاریخ کے بعد سے پہلے رمضان ہی میں [illegible] زیادہ افضل ہے (۲) اور رمضان کا افضل ہونا [illegible]

---

(۱) [illegible] لقيده في ركاة الفطر وقت الخروج وقطع الدر وكثر من الأئمة وتعقبه الشمنبلالي بما حاصله أن الأداء في الوقت المكروه لا يكون أداء كاملا فلا يسقط الواجب كما في الدر المختار، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر، ج: ۲، ص: ۲۹۵، سعيد.

وإذا تقدم فيسقط فقط بعضه بقدر ما يؤدي في الوقت المستحب كما في البحر الرائق كتاب الزكاة، فصل في اللبس، ج: ۲، ص: ۲۷۲، رشيديه.

وكذا في النهر الفائق كتاب الزكاة، فصل في الفطر، ج: ۱، ص: ۴۳۰، رشيديه.

(۲) [illegible] وقت الخروج فإن وجوبها لا يتضيق بالشروع في يوم العيد ... وفي السغناقي يتضيق بطلوع فجر يوم العيد لأن ظاهر الحديث يدل على أن وجوبها يتضيق لأن قوله: وأمر بها أن تؤدى قبل خروج الناس إلى الصلاة، يدل على التضيق، كتاب الصوم، ج: ۲، ص: ۴۰۵، رشيديه.

وتجب عند الفجر الأول ويستحب دفعها قبل الخروج إلى المصلى، وإن أخرها لم تسقط، النهر المختار.

وقال ابن عابدين رحمه الله تعالى بعد ذكر المستحبات والأولى الاستدلال بحديث البخاري كانوا يعطون في الفطر بمرة ومن رمضان لما لا يخفى على ابن على الله تعالى عليه وسلم على لا يعد

[illegible] (۱) کذا فی الدر المختار۔

(۲) کذا فی الفتاوی الہندیۃ، الفصل الثالث فی زکاۃ الغلات، ۱/۱۹۱، ط: دار الفکر بیروت۔

ضرورت سے زائد مکان کی ملکیت پر قربانی اور صدقۃ الفطر کا حکم

سوال [۶۵۲۲]: [illegible] ہے جس کی مقدار تقریباً اس کی آمدنی [illegible] ہے جس کی آمدنی [illegible] جانے سے [illegible] ہے تو کیا کوئی حاجت تھی یعنی زمین بیچنے کی ضرورت تھی [illegible] سے پیدا ہوتا ہے [illegible] کی ضرورت سال بھر تک [illegible]

من کلہ ما یفضل عن مسکن یلیق بہ لأنہ حاجۃ أصلیۃ، والمراد بہ ما لا یحتاج إلیہ بکلہ وبأجزائہ بحیث لا یسکن بعضہ ولا یجد بیتاً یسکنہ بقدرہ إلا بالفضل عنہ۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکاۃ، ۳/۲۹۲، ط: سعید)

(۱) وعن مالک، عن نافع، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کان یعطی عن الصغیر والکبیر حتی کان یعطی عن بنی، وکان ابن عمر رضی اللہ عنہما یعطیہا الذین یقبلون، وکان أن یعطیہا قبل الفطر بیوم أو یومین۔ (موطأ الإمام مالک، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الفطر، ۱/۱۷۲، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی)

(۲) وفی الصحیحین وغیرہما من حدیث مالک وغیرہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر صاعاً من تمر أو صاعاً من شعیر علی العبد والحر والذکر والأنثی والصغیر والکبیر من المسلمین وأمر بہا أن تؤدی قبل خروج الناس إلی الصلاۃ۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب فرض صدقۃ الفطر، ۸/۱۲۲، ط: دار الفکر بیروت)

(۳) وعند أبی الشیخ وابن مردویہ: کتاب الصوم، الترغیب فی صدقۃ رمضان، ۲/۵۱۲، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

(۴) وعند أبی نعیم الفضل: کتاب الصوم، باب الأول، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۹۰۸، ۱/۲۲۲، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

فی ہو سے ساں کو سے ٹی ہیں کی ہیں آہ ہی ہیں اہ ہ ہوں سے قرض ہیں ہو ہیں ہو ہ ہیں ہ ہ ہ

[illegible] [illegible] [illegible] [

باب الصدقات النافلة

(صدقہ نافلہ کا بیان)

صدقۂ جاریہ

سوال [۵۳۵۱]: ایک شخص کی بیوی کا انتقال ہوگیا ہے اس نے اپنے پیچھے کچھ لڑکیاں چھوڑی ہیں اور ایک لڑکا ہے اس نے اپنی والدہ کی طرف سے اپنے مکان پر ایک کنواں اپنے نام پر صدقہ جاریہ کے طور پر بنوایا ہے اس کنواں کا صدقہ جاریہ ہونا اس کے لڑکے کو ملے گا یا اس کی لڑکیوں کو بھی ملے گا؟ اور اس کنواں کا صدقہ جاریہ ہونا اس کے لڑکے کو ملے گا یا اس کی لڑکیوں کو بھی ملے گا؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

واضح ہو کہ ایصالِ ثواب سے کچھ کام اور کچھ خواہ عبادت ہو جیسے نماز روزہ تلاوت قرآن ذکر وغیرہ کتب فقہ میں مذکور ہے کہ جب کچھ صدقہ جاریہ کرے تو اس کا ثواب پہنچتا رہتا ہے اور آپ کا اجر عظیم ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ ۱۳/ ۹/ ۹۲ھ

---

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان مما یلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعد موتہ علماً علمہ ونشرہ وولداً صالحاً ترکہ ومصحفاً ورثہ او مسجداً بناہ او بیتاً لابن السبیل بناہ او نہراً اجراہ او صدقۃ اخرجہا من مالہ وہو حی صحیح والحق بالمتن (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث ۳۴ قدیمی)

وفی روایۃ: تبع یجری للعبد اجرہ بعد موتہ وہو فی قبرہ من علم علمہ او کری نہراً او حفر بئراً او غرس نخلاً او بنی مسجداً الخ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب العلم، الفصل الثالث ۱/ ۲۰۵ رشیدیہ)

وفی الدر المختار: مقدمۃ ماتواب معدوا لمالک الخیر ص ۱۰ قدیمی

کتاب الصوم

بقرعید کی نماز عید تک کچھ نہ کھانے پینے کا نام روزہ رکھنا

سوال [۱۰۵۲]: عیدالاضحی میں عرف عام میں روزہ رکھا جاتا ہے، اس کے متعلق دریافت کیا جاتا ہے کہ اس میں کوئی اہمیت نہیں، روزہ رکھنا ہو تو پورے دن کا رکھا جائے، اگر کچھ کھا لیا تو روزہ ٹوٹ گیا، اس کے متعلق صحیح حکم کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ روزہ عرف عام میں روزہ کہا جاتا ہے، اس کے متعلق دریافت کیا جاتا ہے کہ اس میں کوئی اہمیت نہیں، روزہ رکھنا ہو تو پورے دن کا رکھا جائے، اگر کچھ کھا لیا تو روزہ ٹوٹ گیا، اس کے متعلق صحیح حکم کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال: كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ولا يطعم يوم الأضحى حتى يصلي. وفي الباب عن علي وابن

قال أبو عيسى: وقد استحب قوم من أهل العلم أن لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ويستحب أن يطعم على تمر ولا يطعم يوم الأضحى حتى يرجع. (جامع الترمذي، كتاب الصوم، باب في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، ج ۱، ص ۱۲۰، سعيد)

"(ويستحب أن يستحب للمضحي أن لا يطعم يوم الفطر شيئا حتى يرجع فيأكل من أضحيته) لما روى البخاري عن أنس قال: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يغدو يوم الفطر حتى يأكل وكذا عند الأضحى كذا في الكافي (وكذا عند الأضحى في الأصح)

سے کی ہو اور اس کو اپنی تحقیق کا علم ہو تو اس کو اس پر عمل کرنا جائز ہے۔ اور اس کا روزہ صحیح ہوگا، اگر بعد میں اس کو معلوم ہو کہ اس نے غلط فیصلہ کیا تھا تو اس پر قضا لازم ہوگی۔

(۱) ... عن عبد الله بن أبي مليكة عن عائشة رضي الله عنها قالت: كنا نتسحر عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم نصلي الفجر. (صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب متى يقضي الصائم إذا أفطر ناسيا، ج ۱، ص ۲۶۴، رقم الحديث ۱۹۳۳)

(۲) ... عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا سمع أحدكم النداء والإناء على يده فلا يضعه حتى يقضي حاجته منه. (سنن أبي داود، كتاب الصوم، باب الرجل يأكل ناسيا في شهر رمضان، ج ۱، ص ۳۲۰، رقم الحديث ۲۳۵۰)

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دار العلوم دیوبند، ۲۸/ ۹/ ۵۹ھ

---

(۱) ... عن عبد الله بن أبي مليكة عن عائشة رضي الله عنها قالت: كنا نتسحر عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم نصلي الفجر. (صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب متى يقضي الصائم إذا أفطر ناسيا، ج ۱، ص ۲۶۴، رقم الحديث ۱۹۳۳)

(۲) ... عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا سمع أحدكم النداء والإناء على يده فلا يضعه حتى يقضي حاجته منه. (سنن أبي داود، كتاب الصوم، باب الرجل يأكل ناسيا في شهر رمضان، ج ۱، ص ۳۲۰، رقم الحديث ۲۳۵۰)

www.ahlehaq.org

طویل دن میں روزہ کس طرح رکھے؟

سوال [۵۳۵۰]: ... ہمارے یہاں دن بہت لمبا ہوتا ہے، تقریباً ۱۸ گھنٹے کا دن ہوتا ہے، اگر ہم لوگ ۱۸ گھنٹے کا روزہ رکھیں گے تو ہمارا روزہ ہوگا یا نہیں؟ اور اگر ہوگا تو کیا ہم اس طرح روزہ رکھ سکتے ہیں کہ ۱۲ گھنٹے کھائیں پئیں اور ۱۲ گھنٹے روزہ رکھیں، کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قریب کے ملک میں جو مدت اسلامی ہے اس وقت تک روزہ رکھنا چاہئے، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ہمارے یہاں بھی دن بہت بڑے ہوتے ہیں، بعض اوقات ۱۸ گھنٹے کا دن ہوتا ہے، لوگ روزہ رکھتے ہیں یا قریب کے علاقہ میں جو مدت ہے اس کا لحاظ کرتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے، صحیح جواب وہی ہے جو آپ کو لکھا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۲/۹/۸۰ھ

www.ahlehaq.org

باب رؤية الهلال

(رمضان کا چاند دیکھنے اور اختلاف مطالع کا بیان)

اختلاف مطالع

[illegible] اختلاف مطالع کی [illegible] بارے میں کیا حکم ہے؟ آیا [illegible] مفتی عبدالحسن صاحب رحمہ اللہ کا قول راجح ہے یا [illegible] کا قول راجح ہے کہ [illegible] اختلاف مطالع کے [illegible] اور [illegible] کا [illegible] اختلاف مطالع [illegible] کا معتبر ہے یا نہیں؟ بحوالہ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

۱؎ [illegible]

فقہاء نے رمضان پر عاصل ہونے کی بنا پر افطار ۲۹ تاریخ کو ظلی صاف ہونا اور بغیر [illegible] جب رویت ثابت ہوجائے تو قابل قبول ہے، یہی مذہب ہے ۲۸ تاریخ کو رویت کا ثابت ہونے [illegible] قابل التفات نہیں ہے (۱) آپ دونوں بھائیوں کو جواب دیا جائے کہ ایسا [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

رؤیت ہلال میں اہل توقیت کا قول

حدیث ۱۰۵۹ [illegible] ہے جو ہمارے [illegible] سے ثابت ہے [illegible] اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حکم دیا تھا کہ رویت ہلال کے بارے میں [illegible] جائے، چنانچہ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں

[illegible]

لیکن اب اس بات کا تفحص کرنا ہے کہ ان امت میں رویت ثابت ہے یا نہیں؟ مدت تک [illegible] کے حساب سے روزے رکھتے رہے، اس کے بعد [illegible] حساب کی [illegible] ان پر [illegible] ان [illegible] اور [illegible] کی [illegible] ہے [illegible]

---

(۱) وكذا في البحر الرائق، كتاب الصوم، ۲: ۲۸۶، رشيديه.

(۲) وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصوم، الباب الثاني، ۱: ۱۹۸-۱۹۹، رشيديه.

(۳) الصوم للشكل هو صيام ايام السنة غير خمسة ايام التشريق، والصيام متعينا، او شبيه واحد فوت بعذر فعليه ان كان قضاء فمتتابعا، وهو بالهلال احد فليس صوم الشكل. والبحر الرائق، كتاب الصوم، ۲: ۲۸۶، رشيديه.

(۴) وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصوم، الباب الثاني، ۱: ۱۹۸، رشيديه.

(۵) وكذا في حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصوم، ۱: ۶۵۸، دار المعرفة بيروت.

(۶) الصحيح البخاري، كتاب الصوم، باب قول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا نكتب ولا نحسب، ۱: ۲۵۹، قديمي.

[illegible]

ستاروں کی رفتار سے ثبوت جنم

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس کے بعد اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ ان کی تحقیق کرو، اگر وہ [illegible] تو ان کی تحقیق ماننا مت قبول کرنا۔ حاصل یہ ہے کہ شہادت کے قبول کرنے کے لئے اہل رؤیت کے قول کا معتبر ہونا ثابت ہوا، مگر فتح الباری میں ہے کہ ابن قدامہ اور ابن شہاب رحمہما اللہ تعالیٰ وغیرہ نے کہا ہے کہ ان کی تردید کی ہے اور ہر ایک شہر والوں کے لئے اپنے ہی اہل رؤیت کا قول معتبر ہوگا۔ (۱)

(۲) اس کا جواب بھی اوپر آ چکا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۵/ ۹/ ۸۶ھ۔

ہوائی جہاز کے ذریعہ چاند کی جستجو کرنا

سوال [۶۳۲۲]: ۱۴۰۶ھ میں ماہ رمضان سے متعلق ملک میں کافی اختلاف رہا، اس کی وجہ یہ تھی کہ بعض حلقوں کی طرف سے ۲۹ شعبان ۱۴۰۶ھ کو پہلے روز سے کہا گیا کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ چاند کی جستجو کی جائے، اس کے بعد ۲۹ رمضان کو پہلے روز سے کہا گیا کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ چاند کی جستجو کی جائے، اس بات کا لحاظ نہیں کیا گیا کہ ہوائی جہاز سے چاند کی جستجو کرنے والے حضرات کا کہنا ہے کہ ہم نے چاند نہیں دیکھا، اس کے علاوہ ہوائی جہاز سے چاند کی جستجو کرنے والے حضرات کے درمیان بھی اختلاف رہا، کسی نے کہا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور کسی نے کہا کہ ہم نے چاند نہیں دیکھا، ایسی صورت میں رمضان کے بعض روزے بعض نے چھوڑ دیئے اور بعض نے نہیں چھوڑے، ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

برطانیہ کا محکمہ جس نے قمری تقویم کو چاند آسمان سے دیکھ کر بنایا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ شعبان کو چاند نظر آنا ناممکن تھا، اس کے باوجود ۲۹ شعبان کو ہوائی جہاز سے چاند کی جستجو کی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ ہوائی جہاز سے چاند کی جستجو کرنے والے حضرات کا مقصد چاند دیکھنا نہیں تھا، بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ ہوائی جہاز سے چاند کی جستجو کرنے کے بعد ۲۹ شعبان کو پہلا روزہ رکھا جائے، اس کے بعد ۲۹ رمضان کو پہلا روزہ رکھا جائے، اس طرح ۲۹ روزے رکھے جائیں

[illegible] ۲۹ شعبان کو چاند نظر آیا ہے اور ۳۰ شعبان کو نہیں دیکھا گیا ہے اور ۲۹ شعبان کو چاند دیکھنے والوں کے علاوہ دوسرے لوگوں نے نہیں دیکھا ہے اور ان غیر دیکھنے والوں کے پاس اس کے علاوہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ انہوں نے چاند نہیں دیکھا ہے تو کیا ان کے لئے ۲۹ شعبان کو روزہ رکھنا جائز ہوگا؟ یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

واضح رہے کہ ۲۹ شعبان کو چاند نظر آنے کی گواہی پر ۳۰ شعبان کو چاند نظر نہ آنے کی گواہی کو ترجیح دی جائے گی، اس لئے کہ ۲۹ شعبان کو چاند نظر آنے کی گواہی اثبات کی ہے اور ۳۰ شعبان کو چاند نظر نہ آنے کی گواہی نفی کی ہے اور اثبات کی گواہی نفی کی گواہی پر مقدم ہوتی ہے، لہٰذا ۲۹ شعبان کو چاند نظر آنے کی گواہی کی بنا پر ۳۰ شعبان کو روزہ رکھنا جائز ہوگا، اور ۲۹ شعبان کو چاند نظر آنے کی گواہی کی بنا پر ۳۰ شعبان کو روزہ رکھنا جائز ہونے کی وجہ سے ۲۹ شعبان کو چاند نظر نہ آنے کی گواہی کا کوئی اعتبار نہیں

ریڈیو کے اعلان کی حیثیت

سوال [۴۰۲۱]: محلہ شرعی میں خلاف شرعی ریڈیو کی خبروں پر اعتماد کیا جائے گا یا نہیں؟ ان کی خبروں کی پابندی کرنے سے دخل ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس کے اعلان سے اور ریڈیو کے ذریعہ سے پہنچنے والی خبر پر اعتماد کرنا کیسا ہے؟ بعض علماء کہتے ہیں کہ قاضی کے فیصلہ کرنے سے اختلاف ختم ہو جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس زمانہ میں جبکہ اس قسم کی باتوں پر اعتماد نہیں کیا جاتا ہے اور ریڈیو کی خبروں پر اعتماد کرنے سے بہت سے احکام میں خلل واقع ہوتا ہے، شہادت علی الہلال (چاند کی شہادت) میں ریڈیو کے ذریعہ اعلان معتبر نہیں، ریڈیو کے اعلان کی حیثیت [۲۰۲۱] [illegible]

(۱) والشهادة للفرد اخبار في الصحيح وهي ما هو الصحيح لانه اخبار صدق لانه من باب الشهادة في المجلس الخ.

(قوله في مجلس الحكم بلفظ الشهادة بخلاف الاخبار للشاهد غير الشهادة) الفتح القدير، كتاب الشهادات، ج ۶، ص ۳۳۹، مطبوعہ کوئٹہ

(۲) وشرط لفظ اخبار لانه من بلفظ الشهادة في مجلس القاضي) الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الشهادات، ج ۴، ص ۴۰۱، سعید

(۳) وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الشهادات، الفصل الاول، ج ۴، ص ۴۴۹، رشيديه

(۴) والظاهر انه يلزم القاضي القضاء بمثل ما في الدفاتر او بما في الدفاتر من الخبر لانه علامة

در ۳ کفایت اللہ سے ہے اگر تیس شعبان کو ۲۹ شعبان کا چاند ثابت ہوا تو ۳۰ شعبان کو ۱ رمضان سمجھ کر روزہ رکھنا جائز ہے ۱۲ منہ عفی عنہ (۲) اس سے اشارۃ النص سے معلوم ہوا کہ جن دلائل سے ثبوت ہلال عید سے پہلے ہوتا ہے ان میں کامل تین دن کا فاصلہ ہونا شرط ہے (۲) جدید اس سے ۲۰ ۲۱ ہجری تک ۲۹ کا چاند ثابت ہوا ہے (۳) اختلاف مطلع کے قائل کے نزدیک ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۴) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۵) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۶) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۷) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۸) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۹) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۱۰) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۱۱) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۱۲) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۱۳) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۱۴) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۱۵) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۱۶) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۱۷) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۱۸) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۱۹) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۲۰) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۲۱) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۲۲) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۲۳) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۲۴) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۲۵) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۲۶) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۲۷) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۲۸) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۲۹) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۳۰) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۳۱) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۳۲) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۳۳) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۳۴) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۳۵) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۳۶) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۳۷) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۳۸) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۳۹) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۴۰) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۴۱) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۴۲) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۴۳) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۴۴) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۴۵) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۴۶) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۴۷) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۴۸) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۴۹) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۵۰) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۵۱) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۵۲) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۵۳) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۵۴) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۵۵) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۵۶) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۵۷) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۵۸) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۵۹) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۶۰) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۶۱) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۶۲) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۶۳) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۶۴) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۶۵) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۶۶) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۶۷) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۶۸) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۶۹) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۷۰) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۷۱) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۷۲) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۷۳) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۷۴) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۷۵) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۷۶) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۷۷) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۷۸) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۷۹) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۸۰) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۸۱) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۸۲) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۸۳) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۸۴) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۸۵) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۸۶) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۸۷) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۸۸) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۸۹) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۹۰) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۹۱) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۹۲) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۹۳) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۹۴) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۹۵) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۹۶) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۹۷) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۹۸) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۹۹) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے (۱۰۰) اس سے معلوم ہوا کہ ۲۹ کا چاند ثابت ہونا تین دن کی شہادت سے ثابت ہوا ہے

= ظاهر وقد نص على الظل وعبارته ظل حجة مرجحة للعين كما عرف في موضعه" رد المحتار، كتاب الصوم، ۲ ۳۹۲ سعيد.

"تنبيه" لم يذكروا مقدار الغيم الذي يمنع الرؤية والذي يظهر أنه كل ما يمنع الشهود عادة في العرف ويختلف باختلاف الناس والأزمنة والأمكنة فيختلف باختلاف الصحو والغيم والقتر والغبار والدخان والريح والبرد والحر والقرب والبعد من البلد والعدد والبصر والبصيرة وغير ذلك مما يعرفه المتأمل المنصف" البحر الرائق، كتاب الصوم، ۲ ۲۸۶ رشيديه.

وكذا في الدر المختار، كتاب الصوم، ۲ ۳۹۲ سعيد.

(۱) لأن الشهر قد يكون ثلاثين يوما وقد يكون تسعة وعشرين يوما لقول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم "الشهر هكذا وهكذا" وأشار بأصابعه صلى الله عليه وسلم، وقال الشهر هكذا وهكذا وهكذا" أي وعشر بيديه في المرة الثالثة فيكون ثلاثين يوما، وقد يكون تسعة وعشرين" اهـ فتح القدير، كتاب الصوم، فصل في ثبوت الهلال، ۲ ۳۱۵ دار الكتب العلمية بيروت.

وكذا في البحر الرائق، كتاب الصوم، ۲ ۲۸۶ دار الكتب العلمية بيروت.

وكذا في الهندية، كتاب الصوم، ۱ ۱۹۸ دار الكتب العلمية بيروت.

وكذا في البحر الرائق، كتاب الصوم، ۲ ۲۸۶ رشيديه.

(۲) لأن الرؤية في هذا الباب والعدد بمنزلة واحدة" اهـ رد المحتار، كتاب الصوم، ۲ ۳۹۲ سعيد.

وكذا في البحر الرائق، كتاب الصوم، ۲ ۲۸۶ رشيديه.

وكذا في الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الثاني، ۱ ۱۹۸ رشيديه.

ریڈیو کی خبر کا حکم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خبر عادل اور اصول پیشت میں تعارض ہونا

سوال [۱۰۵۶۲]: [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

- [illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۱) [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

---

(۱) الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصوم، ۳ / ۳۹۷، سعید:

"لا یجوز نصب الصحو في حساب لا في الصوم ولا في الأضحیۃ" (الفتاوی الہندیۃ، کتاب الصوم، الفصل الثاني، ۱ / ۱۹۸، قدیمی)

ولما احتاج نفي عدد الاختلاف بقول العدلین ولو الفاسق على الأصح" (مراقي الفلاح، کتاب الصوم، دار الکتاب العربي، الفصل الأول، ۱ / ۴۲۱، سعید)

(۲) الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصوم، ۳ / ۳۹۷، سعید:

"وقبل مطلقہ حر عدل، ولو قنا وأنثی أو محدودا في قذف أو مجربا، أو حر وحرتین بمجلس، وإلا فجمع عظیم" (الدر المختار، کتاب الصوم، ۳ / ۳۹۷، سعید)

(وکذا في الفتاوی العالمگیریۃ، کتاب الصوم، الباب الثاني، ۱ / ۱۹۸، رشیدیہ)

(۳) **ترجمۂ سوال:** [illegible]

ترجمۂ جواب: [illegible]

باب مایفسد الصوم ومالایفسد

(جن باتوں سے روزہ ٹوٹتا ہے)

کچی ڈکار آنا

سوال [۱۰۰۵] [illegible] کچی ڈکار آنے سے [illegible] روزہ کا حکم ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب

[illegible]

واللہ اعلم بالصواب حررہ العبد محمد عبدہ الراجی عفی عنہ ۱۰ رمضان ۱۳۱۹ھ

بحالت روزہ کان میں کھانے کا ذائقہ محسوس ہونا

سوال [۱۰۰۶] [illegible] کان میں [illegible] کھانے کا ذائقہ محسوس ہوتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

کیا طلاق کی وجہ سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

---

۳ والبلوغ الجب، وبه قال مالك والشافعي كذا في الهداية. والبحر الرائق كتاب الصوم باب ما يفسد الصوم وما لا يفسد ۲ / ۵۳۵ رشيديه

۴ كذا في جامع الصنائع، كتاب الصوم فصل فساد الصوم ۲ / ۲۲۲ رشيديه.

۱ ... من أكل في رمضان في ظنه أن الفجر لم يطلع أو ظن أن الشمس قد غربت فأكل فبان خلافه فعليه القضاء ولا كفارة عليه، وإن جامع في رمضان في هذا الوجه فعليه القضاء والكفارة، والفرق أن الأكل يمكن الاحتراز عنه لأن الإنسان يمكنه أن يعلم أن الفجر قد طلع أو لا بأن يصعد سطحا مرتفعا أو يستدل بالمنار أو بإخبار مؤذن ثقة أو بأن يرى الناس يأكلون أو يسمع أذانهم أو يخبره بذلك من يثق بخبره أو يقع في قلبه أن الفجر قد طلع بأن غلب على ظنه بشيء من هذه الأشياء أن الفجر قد طلع فإذا فعل شيئا من ذلك ثم أكل فقد أكل عامدا فيجب القضاء والكفارة، وليس له أن يأكل بعد ما وجد شيئا من ذلك وإن لم يكن ذلك غلبة ظنه بل يكون آكلا شاكا في طلوع الفجر وهو في معنى المتعمد، ولو أ

باب قضاء الصوم وکفارتہ وفدیتہ

(روزے کی قضاء، اس کے کفارہ اور فدیہ کا بیان)

اگر بکریاں چرانے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو کیا کرے؟

سوال [۵۲۸۰]: بعض لوگ بکریاں چراتے ہیں، ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ ہم لوگ ماہ میں دو روز بمشکل روزہ رکھ پاتے ہیں، کیونکہ بکریاں چرانے میں رمضان المبارک کے روزے قضا ہوجاتے ہیں"

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر روزہ رکھنا نہیں کرسکتا تو ۲۹ دن میں یہ واقعہ کم ہوتے ہیں، ان ایام میں تو رمضان قضا نہ رکھے، برداشت نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بھوک سے بیمار ہوجائے یا اتنا کمزور ہوجائے کہ جان جانے کا شک غالب ہو(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۸/ ۲/ ۹۹ھ۔

---

(۱) "صحت، عن حصاد لم يقدر على حصاده ودرسه مع الصوم وإذا حرج يهلك على بيدر له الإفطار حصد فالجواب نعم يجوز له ذلك كما في البحر، فقد نقل المحشي ابن عابدين رحمه الله تعالى في حواشيه على الدر عن البحر الإمام عاشه وعلى هذا الحصاد لو لم يقدر عليه مع الصوم ويهلك الزرع بالتأخير لا شك في جواز الفطر والقضاء والله تعالى أعلم" (فتاوى دار العلوم، كتاب الصوم، ص ۱۱۱، ج ۶، مكتبه الفاروق)

"وفي الشيخ شاهي على الجزء عاشه إن البحر الحاصد أو الحصاد إذا لم يقدر على الصوم وخاف الهلاك فله الإفطار، كحرة أو أمه صحت للطبع أو عمل لك ... (زكريا الصحفي، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ۲/ ۴۲۲، سعيد)

وكذا في بدائع الصنائع، كتاب الصوم، ۲/ ۴۵۶، رشيديه،

وكذا في فتح القدير، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ۲/ ۳۵۱، غفاريه،

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

کفارہ صوم میں بیماری کی وجہ سے اگر تسلسل نہ ہو سکے تو کیا حکم ہے؟

س [۱۰۵۵۱] رمضان شریف سے [illegible] کفارہ [illegible] اس [illegible] میں [illegible] معلوم [illegible] ایک [illegible] رمضان [illegible] [illegible] [illegible]

محمد عفی عنہ

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ

الجواب صحیح

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، ۱۵ / ۳ / ۹۴ھ

کفارۂ صوم میں ایک مسکین کو دو ماہ کھانا کھلانا

سوال [۶۵۵۲]: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دو ماہ کا کفارہ لازم ہے، اب مجھ میں طاقت نہیں ہے کہ مسلسل دو ماہ روزے رکھ سکوں، کیا یہ بات شرعاً جائز ہے کہ میں ساٹھ مسکینوں کی جگہ ایک طالب علم یا غریب کو دو ماہ مسلسل کھلا دوں، جس وقت کھانا کھاتا ایک طالب علم یا غریب کو تو کیا یہ کفارہ ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ایک طالب علم و فقیر کو دو ماہ کے برابر دنوں وقت آپ کے مکان پر آکر کھانا کھلانا درست ہے، جتنی مقدار وہ کھا سکے اتنی مقدار دینا چاہئے، ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔

[illegible]

[illegible]

---

(۱) رد المحتار، کتاب الصوم، مطلب في الكفارة ۲ / ۴۱۲، سعيد.

(۲) كذا في البحر الرائق، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم ۲ / ۲۶۵، رشيديه.

(۳) كذا في فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى الهالكيرية، كتاب الصوم، الفصل الخامس ۱ / ۲۰۲، رشيديه.

(۴) رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكفارة ۳ / ۴۰۱، سعيد.

(۵) كذا في البحر الرائق، كتاب الطلاق، فصل في الكفارة ۳ / ۴۰۱، رشيديه.

(۶) كذا في عمدة الرعاية على شرح الوقاية، كتاب الطلاق، باب الظهار ۲ / ۱۳۳، رقم الحاشية ۴، ايچ ايم سعيد.

(۷) حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، باب ما يفسد به الصوم، ص ۶۰۹، قديمي. =

سبب سے تمام دن پورے نہ ہو سکیں گے کفارہ ادا ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۳/ ۹/ ۹۱ھ۔

متعدد روزوں میں زنا کرنے سے کفارہ ایک ہوگا یا زیادہ؟

سوال [۱۰۵۵۲]: زید نے ہندو کے ساتھ رمضان شریف میں روزہ رکھتے ہوئے زنا کیا، ادا اس روزہ کے علاوہ پانچ چھ مرتبہ کیا اور زید نے زنا کرنے کے بعد غسل کیا اور یہ سب نمازیں پڑھنے کے بعد کیا تو مفتیوں نے زید کو حکم دیا اور زید نے حیض کی حالت میں بھی زنا کیا ہے ایک روزہ کے اندر، اب زید کو کتنے روزے رکھنے چاہئیں، آیا متواتر روزہ رکھنا چاہئے یا جو چاہے صدقہ کرے، ان مفتیوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟ پھر نماز کو لوٹانا ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

زید نے اپنے فعل شنیع سے جتنے روزے فاسد کئے ہیں ان سب کی قضاء لازم ہے اور اب کے روزہ تک ترک کفارہ واقع ہوئے سے پہلے پہلے دوسرا روزہ تو آیا تو کفارہ میں تداخل ہو جائے گا، باقی تین روزوں کی قضا لازم ہوئی، مگر کفارہ ایک ہی کافی ہوگا، جیسا مجبور روزہ ہے۔

"لو تكرر الفطر في يوم بكفر لأن الكل بكلمة واحدة وهو في رمضان عند محمد رحمه الله تعالى وعليه الاعتماد" (درمختار ومجتبیٰ وغیرہما) (درمختار ۲/ ۴۱۰)

اس میں ایک قول یہ بھی ہے کہ ہر روزہ کا کفارہ واجب الاداء ہوگا (۱) (لہٰذا جو روزہ حیض یا نفاس

= "ولو أفطر يوم شك وأخذ استبن يوم كان يوم أكثر من شعبان" (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصلاة، باب الظهار، الباب العاشر ۱/ ۵۰۲، رشيديه)

وكذا في مجمع الأنهر، كتاب الطلاق، باب الظهار ۳/ ۱۲۱، مكتبه غفاريه كوئته)

(۱) "لو تكرر فطره" واختار بعضهم لفتوى أن الفطر بعد الجماع يداخل ولا لا" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصوم، مطلب في الكفارة ۲/ ۴۱۲، سعيد)

وكذا في البحر الرائق، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسد ۲/ ۲۸۹، رشيديه)

وكذا في بدائع الصنائع، كتاب الصوم، فاما فساد الصوم مع كفارته ۲/ ۲۵۹، رشيديه)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فدیہ کتنے مال سے دیا جائے؟

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

[illegible]

اگر قلت مال سے فدیہ پورا نہ ہو سکے تو

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

www.ahlehaq.org

مرضِ وفات کے روزوں کا فدیہ

۔۔۔ مرضِ وفات میں ۔۔۔ روزوں کا فدیہ ۔۔۔

الجواب حامداً ومصلیاً

مرضِ وفات میں ۔۔۔ روزوں کا فدیہ ۔۔۔

رمضان کے متعدد روزوں کا فدیہ کا طریقہ

۔۔۔ رمضان کے متعدد روزوں کا فدیہ ۔۔۔

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً

آپ کی تحریر سے واضح ہوا کہ آپ نے قضا روزے رکھ لیے ہیں اور اب صرف فدیہ باقی ہے، یہ بھی ادا کر دیں تو آپ کی ایک قسم پوری ہو جائے گی، اور اگر مرنے کے بعد ورثاء میں سے کوئی صحیح کہتا ہے کہ مرحوم نے قضا روزے رکھ لیے تھے، تو بھی فدیہ ادا کرنا ضروری ہے (۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

تحریر فرمودہ احقر العباد [illegible]

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسدہ، ص ۱۷۲، ۱۷۳

(۲) الدر المختار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسدہ، ص ۱۷۲، ۱۷۳

www.ahlehaq.org

فصل في السحر والإفطار

(سحری و افطار کا بیان)

افطار کے بعد اذان دینا

سوال [۱۰۵۵۷]: رمضان میں اذان مغرب افطار سے قبل دی جاتی ہے یا افطار کے بعد؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

افطار کے بعد اذان دی جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۹/ ۵/ ۹۵ھ

افطار، غروب پر یا اذان پر؟

سوال [۱۰۵۵۸]: رمضان میں کئی جگہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ افطار مغرب کے وقت پر نہیں کرتے بلکہ اذان مغرب پر افطار کرتے ہیں، حالانکہ وقت افطار غروب ہونے سے ہوتا ہے اذان کے بعد افطار کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے، بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

غروب آفتاب کے بعد جب افطار کا وقت ہو جاتا ہے تو اذان پر موقوف نہیں (۱) لیکن چونکہ لوگ غروب آفتاب کا

---

(۱) عن سهل رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر. متفق عليه. (مشكاة المصابيح، كتاب الصوم، باب الفصل الأول، ص: ۱۷۳، قديمي)

"ويستحب لإمامة الكبرى" لقوله عليه السلام: "لا يزال الخير ما دام الناس يعجلون الإفطار ويؤخرون السحور". (مراقي الفلاح، كتاب الصوم، فصل في المفسدات، ص: ۶۱۳، قديمي)

"وتعجيل الإفطار أفضل فيستحب أن يفطر قبل الصلاة". (الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الثالث، ۱/ ۱۰۰، رشيدية)

(۲) وعن عمر رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إذا أقبل الليل من هـ

ایضاً

سوال [۱۰۵۵۱]: زید نے اپنی زمین سے اپنے آنگن شمالی حصہ اور اپنی زمین سے اپنے آنگن کے جنوبی حصہ کو چھوڑ کر باقی زمین پر اپنا مکان بنایا ہے، زید وفات پا گیا ہے، زید کے ورثاء کہتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

زید نے اپنی زمین سے جو حصہ آنگن کے لئے چھوڑا ہے وہ اس کی ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی ملک ہو گیا ہے، اب وہ حصہ آنگن کا وقف ہے، اس کو فروخت کرنا یا ہبہ کرنا یا میراث میں تقسیم کرنا جائز نہیں ہے، زید کے ورثاء کو اس کا حق نہیں ہے۔

---

۱ هذا وينبغي أن يعلم أن ما جرت به العادة من إخراج بعض الصحن خارجا وجعله كالدكان لمنفعة الوقف كالمسجد ونحوه لا يخرج ذلك البعض عن الوقفية ولا عن حكم المسجد حتى يجوز البيع والإرث فيه كما لا يخفى على من له أدنى فقه وتأمل (شامي، كتاب الوقف، مطلب في أحكام المسجد، ۴/۳۵۸، ط: سعيد)

۲ وفي الخانية: لو بنى مسجدا وأراد أن يجعل تحته سردابا لمصالح المسجد أو فوقه بيتا أو غرفة له ذلك ويكون الكل مسجدا، ولو بنى بيتا فوق المسجد أو تحته ولم يجعل له طريقا من المسجد لا يكون مسجدا، ولو جعل له طريقا من المسجد يكون مسجدا، وهذا إذا لم يكن الطريق شرطا، فإن كان شرطا لا يكون مسجدا في الوجهين، وهو المختار، كذا في التتارخانية (شامي، كتاب الوقف، ۴/۳۵۹، ط: سعيد)

۳ ولا يخفى أن ما يفعله بعض الجهلة من أخذ شيء من حصر المسجد أو بسطه أو قنديله ونحو ذلك ليجعله في بيته أو دكانه بدون إذن القيم الخاص أو العام لا يجوز، وهو ظاهر، وكذا ما يفعله بعض الناس من أخذ شيء من آلات المسجد كالحبل ونحوه لأجل عمل عرسه أو ختانه أو نحو ذلك بدون إذن القيم لا يجوز، وهو ظاهر (شامي، كتاب الوقف، مطلب في أحكام المسجد، ۴/۳۵۸، ط: سعيد)

۴ وفي الدر المختار: وشرط واقفها كنصبه، وعزله إن خان، وشرط أكل ناظره بالمعروف، وشرط أن لا يؤجر أكثر من سنة، وأن لا يستبدل ولا يقرض ولا يسافر بها ولا بغلتها، وأن لا يزوج قاصدة، وأن لا يعمر إلا بأجر المثل، وأن لا يهدم إلا بشرط أن يعيد، وأن لا يعمر بعض الوقف من غلة بعض، وأن لا يقبل قول متولي السلطان إنه باعها منه، وأن لا يقبل قول متولي السلطان إنه باعها منه، وأن لا يقبل قول متولي السلطان إنه باعها منه

غروب سے پہلے چاند دیکھ کر روزہ توڑنا

سوال [۔۔۔] ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

[illegible]

فتویٰ دارالافتاء

[illegible]

[illegible]

افطاری کے بعد کلی کرنا

سوال (۵۲۰۲) | افطاری کے بعد نماز میں تاخیر سے کلی کرنا شروع کی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible] وشرط للكل ترتيب مع العد والعدالة ونصب الشيخ وقد شيخ [illegible] وغير ملائمة جمع عظيم مع العلم بالشرعي بحر وفيه [illegible] والمختار ما في الكتاب للصوم ۲ ۳۹۲ - ۳۹۸ سعيد)

[illegible] في نسائي وفي مسند الفقير لو [illegible] الرؤية بعدل موجب كل بحمل الشهادة [illegible] بذلك عند حكم القاضي أو يشتهر [illegible] حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصوم، ص ۶۵۱، قديمي)

وكذا في الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصوم، الباب الثاني ۱۵ ۱۸۸، رشيدية)

و [illegible] ويفسدها أكل ما بين أسنانه كان كثيرا [illegible] وهو قدر الحمصة، وهو بعض قليل لا يمكن الاحتراز عنه [illegible] أكل بعض الأسنان بعض قليل لا يجب الوضوء [illegible] مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ص ۳۰۰، قديمي)

[illegible] كان بين أسنانه شيء مرّ [illegible] فابتلعه إن كان قبل مقدار الحمصة لم تفسد صلاته لأنه لا يمكنه الاحتراز عن القليل، وإن كان مقدار الحمصة فسدت كذا في السراج الوهاج، وهذا هو الصحيح من الفتاوى [illegible] وإن كان شيئا حلوا وسع فيه ما لم يجاوز ريقه في قياس قول أبي يوسف رحمه الله [illegible] الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصلاة، الباب السابع ۱ ۱۰۱، رشيدية)

[illegible] وإن كان بين أسنانه طعام لا يمكن الاحتراز عنه كالذي في الصوم هو الصحيح [illegible]

بات ہے (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) رواہ محمد فی الموطأ، (راعلوم کراچی) ۹/ ۵۲۵ ہ۔

رمضان میں غروب کی کتنی دیر بعد جماعت کھڑی ہو؟ اکابر کے معمولات

سوال [۱۰۵۱۳]: رمضان میں مغرب کے بعد تراویح کی جماعت میں کتنی تاخیر ہونی چاہئے؟ بعض جگہ تاخیر کی وجہ سے کئی گھنٹے بعد تراویح پڑھی جاتی ہیں، یہاں تک کہ بعض افراد جماعت سے رہ جاتے ہیں، براہ کرم اس کا شرعی حکم بتلائیں، بعض کہتے ہیں مختصر وقفہ کی رعایت کرتے ہوئے جماعت کرلینی چاہئے، بعض کہتے ہیں سب خواتین افطاری کرلیں پھر پڑھنی چاہئے، ابھی اس مسئلہ میں اپنے اکابر خصوصاً حضرت تھانوی، حضرت تھانوی، حضرت مدنی رحمہم اللہ تعالیٰ کے معمولات تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے معمولات میں ہے کہ رمضان میں مغرب کی نماز میں اتنا وقفہ کرتے تھے کہ مؤذن اقامت کے ساتھ انتظار فرماتے ہیں اور اول وقت میں اقامت ہوجاتی ہے اور نمازیوں کے جماعت کے ساتھ ملنے کے لئے تھوڑی دیر کے لئے جماعت مؤخر کرنے کی وجہ سے جماعت سے رہ جانے کا احتمال بھی نہیں ہوتا ہے کہ نمازی پریشان ہوں، اور جماعت بھی اول وقت ہوجاتی ہے، اس لئے یہ طریقہ بہتر ہے کہ نمازی پریشان نہ ہوں اور جماعت اول وقت ہوجائے، اسی طرح حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کے معمولات میں ہے کہ "۹ - ۱۰" منٹ کا وقفہ افطار میں کیا جاتا ہے، واللہ (افادات والد ماجد رمضان ۱۴۳۰ھ)۔

= قال الزيلعي: (البحر المحيط، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة ۱/ ۴۱۲، مصر)

(۱) (قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بركة أمتي في يسرها وسهولتها) (كنز العمال، كتاب الزهد، قسم الأقوال، الفصل الثاني ۳/ ۲۲۰، قديمي)

(وعن أبي داود: كتاب الأطعمة، باب عيب الطعام ۲/ ۱۷۰، وحسنه)

(وعند الترمذي، باب ما جاء في صفة وضوء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، ص: ۲۰، مكتبه الشيخ)

(۱) (افطار میں تاخیر کرنا حضرات تھانوی رحمہ اللہ کے معمولات رمضان ۱۴۳۰ھ، الجامعۃ الاشرفیہ)

(۳) (ص: ۲۹، مكتبه الشيخ)

[illegible] (۱) [illegible]

[illegible] (۲) [illegible]

[illegible] (۳) [illegible]

www.ahlehaq.org

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

باب الاعتکاف

(اعتکاف کا بیان)

عشرہ اخیر کے اعتکاف کے لئے کیا اسوم شرط ہے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا اعتکاف کے لئے مسجد کا ہونا ضروری ہے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

الحنوث حقیقۃً ومضافاً:

[illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

[illegible]

[illegible]

اعتکاف میں استشاء کرنے کا حکم

سوال [۵۲۲۰]: کیا معتکف اعتکاف میں شرط کر سکتا ہے کہ میں فلاں کام کے لئے وقت معتکف سے نکلوں گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

بلا عذر اعتکاف کو اپنے اوپر لازم کرتے وقت اگر شرط کرے کہ فلاں کام کے لئے نکلوں گا تو شرط لغو ہے اعتکاف لازم ہوگا۔

[illegible]

[illegible]

پورے رمضان کا اعتکاف کرنا

سوال [۵۲۲۱]: پورے رمضان میں اعتکاف نہ کیا جائے تو کیا کسی شب رمضان شریف اعتکاف نہ کرنے والے کو شب قدر کی فضیلت سے [illegible]

= وكذا في البحر الرائق، كتاب الصوم، باب الاعتكاف ۲/ ۳۱۲، رشيديه.

[illegible] واعتكاف وسرب وبيع ومبايعة وعمل يعني عمل ليكفف عنه الانسان في نسخة

والبحر الرائق، كتاب الصوم، باب الاعتكاف ۲/ ۳۱۲، رشيديه.

وكذا في النهر الفائق شرح كنز الدقائق، كتاب الصوم، باب الاعتكاف ۱/ ۵۲۲، سعيد.

وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف ۱/ ۲۱۰، رشيديه.

(الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف ۱/ ۲۱۰، رشيديه.

وكذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ص ۶۰۲، قديمي.

وكذا في الفتاوى التاتارخانية، كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف ۲/ ۳۱۲، زكريا.

www.ahlehaq.org

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

اعتکاف میں بیڑی پینا

سوال [illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱ [illegible] (۴)

---

(۱) (کتاب الفتاوی باب الاعتکاف ۲ / ۲۲۳، سعید)

(۲) (کذا فی البحر الرائق کتاب الصوم باب الاعتکاف ۲ / ۴۱۵، سعید)

(۳) (کذا فی بدائع الصنائع کتاب الصوم باب الاعتکاف ۲ / ۴۸۰، سعید)

(۴) وعلی ھذا یحمل ما فی الدر المختار من قول صاحب الملتقی عند قول المصنف ومن أکل من عند البحر فلیس بمسجد ما نصہ فلا یخرج منہ بالأکل وفی الدر المنتقی وفی الخانیۃ ومن أکل فی المسجد فلیس علیہ

(قولہ فلیس علیہ الخ) أی فلیس علیہ الخروج والتحول وغسل ما تلوث کما یأتی (قولہ کالأکل) أی فلا یخرج (بدائع الصنائع کتاب الصلاۃ باب صفۃ الصلاۃ ۱ / ۱۲۲، سعید)

(قولہ لأن الأکل فی المسجد الخ) أی فلیس علیہ الخروج والتحول وغسل ما تلوث (الدر المختار مع رد المحتار کتاب الصلاۃ باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا ۱ / ۶۵۹، سعید)

۲ ۔ مکروہ تحریمی ہے(۱)۔

۳ مسجد میں ہرگز نہ پئے (۲)، جب سب مرقومات کو ترک کیا ہے، تو اس سے بھی صبر کرے، اعتکاف کا مقصد بھی یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ صبر کی عادت پیدا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۰/۱۱/۹۲ھ۔

معتکف کا بلا عذر شرعی وطبعی حدودِ مسجد سے نکلنا

سوال[۱۱۵۱۹]: رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں اعتکاف کرنے والا اگر بغیر عذر شرعی وطبعی مسجد کی حد سے کچھ دیر کے لئے باہر چلا جائے تو اس کا اعتکاف فاسد ہوگا یا نہیں؟ کیا اس مسئلہ میں اس زمانہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر فتویٰ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

شیخ ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کو ترجیح دی ہے(۳)، مگر صاحب

---

(۱) راجع الحاشية المتقدمة آنفاً

(۲) راجع الحاشية المتقدمة آنفاً

(۳) "ولا يتم بمسي هذا الاستحسان، فإن الضرورة التي يناط بها التخفيف هي الضرورة اللازمة أو الغالبة أو قوع، ومجرد عروض ما هو مفيض ليس بذلك ولو سلم أن القليل غير مفسد لم يلزم تقدير بما هو قليل بالنسبة إلى مقابله من بقية تمام يوم أو ليلة، بل بما بعد كثيراً في نظر العقلاء الذين فهموا معنى المكوث، وأن الخروج بتلك" (فتح القدير، كتاب الصوم، باب الاعتكاف: ۲/ ۴۰۲، عثمانيه)

اور اس طرح مندرجہ ذیل کتب میں بھی اس کی ترجیح ہے:

"وقد أطال في تحقيق ذلك كما هو دأبه في التحقيق رحمه الله تعالى، وبه علم أنه لم يسلم كونه استحساناً حتى يكون مما رجع فيه القياس على الاستحسان كما أفاده الرحمتي، فافهم".

(رد المحتار، كتاب الصوم، باب الاعتكاف: ۲/ ۴۳۰، سعيد)

"ورجح المحقق في الفتح والمقدسي قوله: لأن الضرورة التي يناط بها التخفيف اللازمة أو الغالبة (ليس هنا كذلك بما قرروناه فظهر المنع المقدسي سلمه الخ" (النهر الفائق، كتاب الصوم، باب الاعتكاف: ۲/ ۵۲۹-۵۳۰، رشيديه)

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً:

معتکف کا تبلیغی اجتماع میں شرکت کرنا

الجواب حامداً ومصلیاً:

www.ahlehaq.org

[illegible]

[illegible]

معتکف کا جامع مسجد میں جمعہ کے لئے جانا

سوال [۶۹۱۵]: ایک مسجد میں تین آدمی اعتکاف میں بیٹھے ایک ساتھ اب اذان ہوئی جمعہ کی دوسری مسجد جامع مسجد ہے معتکف اس مسجد میں ہے جامع مسجد جمعہ کے لئے جاسکتا ہے یا نہیں اگر جاسکتا ہے تو کیا ایک آدمی جامع مسجد جمعہ پڑھنے جائے اور دو آدمی مسجد میں رہیں یا تینوں جائیں اور اگر تینوں جائیں تو کیا تینوں کی نماز جمعہ ہوجائے گی یا نہیں اگر ہوجائے گی

معتکف کا خارج مسجد سے ہوکر اذان کے لئے جانا

سوال [۴۵۱۵]: معتکف مسجد کے مینار پر سے جو کہ مسجد سے خارج ہے اذان دے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس کی گنجائش ہے(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۳/۸۹ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین، دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۳/۸۹ھ۔

= البحر الرائق، کتاب الصوم، باب الاعتکاف ۲/ ۳۰۲، رشیدیہ)

"ولو مکث أکثر لم یفسد، لأنه محل لها، وکره لها لمخالفة ما التزمه إلا لضرورة"

(الدر المختار، کتاب الصوم، باب الاعتکاف ۲/ ۴۴۶، سعید)

"ولا یخرج له إلا لحاجة شرعیة، نحو یهود، وإن أقام اعتکاف في الجامع صح، وکره" (نور الإیضاح، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ص ۲۰۲، قدیمی)

(۱) "وفي فتاوی قاضي خان والمرغیناني: وصعود المئذنة إن کان بابها في المسجد لا یفسد الاعتکاف، وإن کان الباب خارج المسجد فکذلک في ظاهر الروایة" (البحر الرائق، کتاب الصوم، باب الاعتکاف ۲/ ۳۲۹، رشیدیہ)

(وکذا في الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصوم، باب الاعتکاف ۲/ ۴۴۵، سعید)

(وکذا في الفتاوی الهندیة، کتاب الصوم، الباب السابع، ۱/ ۲۱۲، رشیدیہ)

(وکذا في خلاصة الفتاوی، کتاب الصوم، الفصل السادس ۱/ ۲۹۱، رشیدیہ)

www.ahlehaq.org

کتاب الحج

باب فرضية الحج وشرائطه وأركانه

(حج کی فرضیت، شرائط اور ارکان کا بیان)

کیا استطاعت کے بعد اکیلا ہونا عذر ہے؟

[illegible]

نفلی حج کا ارادہ کر کے پورا کرنے کی وجہ سے معذور ہو جانا

[illegible]

الجواب حامداً ومصلياً:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

۲ ... جو شخص کسی حج کا کارندہ مقرر ہو اس کو چاہئے کہ اس کی نگرانی میں ہر طرح سے مصروف رہے اور اپنا وقت بیکار نہ کھوئے اور اپنے ذمہ سے کسی دن کے لئے بھی دور نہ ہو (۱) (امداد الفتاویٰ مدلل ومکمل، کتاب الحج، ۲: ۱۹۱، ۱۹۲، زکریا دیوبند)

ثمن سکے روپے سے حج اور کاروبار کرنا

سوال (۱۲۲۲): زید ہر سال حج بدل کرتا ہے، اس کے لئے وہ سونا خریدتا ہے، اس کو بیچ کر روپیہ لیتا ہے، اس روپیہ کی بابت شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب: زید سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ سونا (خواہ زیور ہو) یا ثمن (نقد روپیہ) اس کی تجارت کرتا ہے؟ اگر تجارت کرتا ہے تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا اس پر واجب ہے، اور اگر تجارت نہیں کرتا ہے تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب نہیں ہے، اور اگر تجارت کرتا ہے تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے، اور اگر تجارت نہیں کرتا ہے تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

زید کا یہ خیال ہے کہ اس روپیہ میں برکت ہے، وہ سونا خریدنے کے بعد جو روپیہ بچتا ہے اس کو بھی اپنے پاس نہیں رکھتا ہے، اس کو بھی حج بدل میں خرچ کر دیتا ہے، یہ خیال غلط ہے، اس کو چاہئے کہ اس روپیہ کو اپنے پاس رکھے، اس میں برکت ہوگی۔

---

(۱) ولكنه في غاية الكسل ... ينبغي تقييده بما إذا لم يكن في ترك الحج ... الخ (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الحج، ۱: ۶۶۶، قديمي كتب خانه كراچي)

(۲) أي فعل ما ينافي الحج من تجارة ونحوها ... فإن من حجت وعمرت بقدر ما تحج ... (حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الحج، ۱: ۶۶۶، قديمي كتب خانه كراچي)

قال الشيخ العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: قوله ورجح في البزازية الفضل الحج: حيث قال الصدقة أفضل من الحج تطوعا، وإذا كان الفقير مضطرا ... فالمن من حجات وعمرت وبقي فقيرا أفضل من حجات وعمرت وبقي فقيرا (رد المحتار، كتاب الحج، باب التهذيب، مطلب في تفضيل الحج على الصدقة، ۲: ۴۲۱، سعيد)

أقول: قد يقال: إن عدالة المتطوع في زماننا تقضي بما قاله في الحج خلافا لما في البزازية المحظور، ولا سيما لفقراء السكرات وشح عامة الناس بالصدقات، وتوجه الفقراء والأدعية في حسرات، ولا سيما في أيام الصلاة وهبوب الأوقات، وتعدي أضعاف نفقات الحسنات، ثم رأيت في منظومات ابن الحرد بأن الصدقة أفضل من الحج (رسم المفتي المحرر الرائق، كتاب الحج، ۲: ۴۲۱، سعيد)

(۱) كذا في الفتاوى التاتارخانية، كتاب المناسك، باب المتفرقات، ۲: ۴۲۱، ادارة القرآن كراچي.

www.ahlehaq.org

حج مقبول اور مبرور میں فرق

www.ahlehaq.org

ہو تو قبول ہوجاتے ہیں تو مشہور سے بھی ارکان سے بھی ثابت ہے واجب ہونے کے باوجود قبول نہیں ہوتا، مثلاً نماز واجب ہے تو نماز پڑھنے سے قبول نہیں (۱) اور واجب قبول کی ایسی ہی سے ہے تو حج میں بھی قبول نہ ہونے کی (۲) کا کیا مطلب ہوا۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۲/ ۱۰/ ۹۰ھ۔

حج اکبر کی تشریح

سوال [۴۰۵۵]: حج اکبر کی تعریف کیا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟

---

(۱) عن ابی حنیفۃ ... وعن قال ما یحکم بجوازہ فقط اذا جرحہ عن ان یکون مبرورا ... الحدیث علی ہامش البحر الرائق، کتاب الحج، باب الاحصار ۳ ۲۳ (زکریا)

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ من حج بمال حرام ثم قال لبیک اللہم لبیک قال اللہ لا لبیک ولا سعدیک حتی یرد الحرام الی اہلہ رواہ رزین، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب البیوع، الفصل الثانی ۲۴۳ (سعید)

وفی الفتاوی الہندیۃ عن الفواکہ البدریۃ المختار، کتاب الحج ۲۵۲ (سعید)

وکذا فی العرف الشذی علی ہامش الجامع الترمذی، ابواب الحج ۳۱ (سعید)

(۱) الاصرار من صحح الکبیرۃ فعلہ او جوزہ او قولہ بحلہ الخ ... وقید بالفعل فی الکبیرۃ (وفی) الصغیرۃ حتی لو لمس بشہوۃ ... الخ، الدر المختار، مطلب فی الکبیرۃ والصغیرۃ ۴۰۰ (زکریا)

کتابہ لا یقبل بالنظر لحرام کہ ورد فی الحدیث مع انہ سقط الفرض عنہ بفعلہ، ولا تنافی بین سقوطہ وعدم قبولہ کما لا یخفی بعدہ القبول، ولا یعاقب علی ترک الحج ... الدر المختار، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام ۲۵۲ (سعید)

وکذا فی البحر الرائق، کتاب الحج ۲ ۵۲ (زکریا)

(۲) المبرور المقبول وقال محبوبہ الذی لا یخالطہ شیء من الاثم وقیل المتقبل الاقوال التی ذکرہ فی تفسیر المتقارب لبعضہا، فتح الباری، باب فضل الحج المبرور ۳ ۳۱۲ (دار المعرفۃ بیروت)

والمبرور الذی لا یخالطہ اثم وقیل المقبل ... ویشاد الیہ ما رواہ البیہقی فی مناسک الملا علی القاری، باب شرائط الحج، ص ۳۰ (دار الکتب العلمیۃ بیروت)

وکذا فی مرقاۃ المفاتیح، کتاب المناسک، الفصل الاول ۵ ۲۲ (زکریا)

الجواب حامداً ومصلیاً:

www.ahlehaq.org

---

(۱) الحج الاکبر فی عرف الصحابۃ حج یوم النحر وانما الحج الاصغر العمرۃ (تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورۃ التوبۃ، ۲/۳۵۱، سعید)

(۲) کذا فی حکایۃ القرآن بالمعنی (۲/۲۰۳، وسیمی)

(۳) کذا فی تفسیر الطبری (۱۰/۲۴۰، دار المعرفۃ بیروت)

(۴) (التوبۃ: ۳)

(۵) عن مفضل بن فاروق سمعت ابن ابوب یقول یوم عرفۃ هذا یوم الحج الاکبر

عن عبد الرزاق عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال یوم الحج الاکبر یوم عرفۃ عن عبد اللہ قال سألت عطاء عن یوم الحج الاکبر قال یوم عرفۃ عن ابن جریج قال أخبرنی الحسن الکوفی عن سعید قال الحج الاکبر قال یوم عرفۃ

حدثنا عبد الوہاب عن مجاہد قال یوم الحج الاکبر یوم عرفۃ

عن یونس عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال وقف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم عرفۃ فسمعہ أعرابی فی حجۃ الوداع فقال هذا یوم الحج الاکبر (تفسیر الطبری، الجزء ۱۰، ص ۲۴۰، دار المعرفۃ بیروت)

(۶) قال العلامۃ نوح فی رسالۃ المستطاب فی بحث الحج الاکبر قال ابن حجر لم یرد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذلک الجنس وقیل یوم عرفۃ جمعۃ أو غیرها وقد ذکر ابن عمر عن عمر أن الحج رضی اللہ تعالیٰ عنہم أجمعین ... (الحجۃ الاکبر، ص ۲۲۰، سعید)

(۷) قال فی یوم عرفۃ یوم جمعۃ عمر لکل امۃ عرف یوم النفر یوم فی الدنیا وفی الآخرۃ ...

کیا مکہ مکرمہ جانے سے حج فرض ہو جاتا ہے؟

سوال [۱۶۰۰]: ایک شخص مدت دراز سے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کر رہا ہے اور اپنے دل میں یہ سمجھتا ہے کہ جب میں مکہ مکرمہ جاؤں گا تو حج فرض ہو جائے گا اس لئے وہ حج کی تیاری نہیں کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ جب حج فرض ہو جائے گا تو حج کر لوں گا، کیا اس کا یہ خیال صحیح ہے؟ کیا مکہ مکرمہ جانے سے حج فرض ہو جاتا ہے؟ اور اگر فرض ہو جائے تو کیا اس کا ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جس شخص میں حج فرض ہونے کی شرائط موجود ہیں اس پر حج فرض ہو چکا ہے اور اس کا ادا کرنا ضروری ہے اور جس شخص میں حج فرض ہونے کی شرائط موجود نہیں ہیں اس پر حج فرض نہیں ہوا ہے اور جس شخص پر حج فرض ہو چکا ہے اس کو حج کرنا ضروری ہے اور جس پر حج فرض نہیں ہوا ہے اس کو حج کرنا ضروری نہیں ہے اور مکہ مکرمہ جانے سے حج فرض نہیں ہوتا ہے۔

---

۱ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من اراد الحج فلیتعجل فانہ قد یمرض المریض وتضل الضالۃ وتعرض الحاجۃ۔ رواہ احمد وابن ماجہ والدارقطنی والحاکم وقال: صحیح الاسناد۔ وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: تعجلوا الی الحج یعنی الفریضۃ فان احدکم لا یدری ما یعرض لہ۔ رواہ احمد۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الحج، الفصل الثانی، ص ۲۳۱، ط: قدیمی)

۲ وکذا فی احادیث اخر۔ (کتاب الحج، فضل الحج، ۱۲۰۱ از احمد الرحمٰن سہارنپوری)

۳ [illegible] (کتاب الحج، ۱۲۰۱)

۴ [illegible] (کتاب الحج، ۱۲۰۱)

۵ [illegible] (کتاب الحج، ۱۲۰۱)

۶ [illegible] (کتاب الحج، ۱۲۰۱)

قرض لے کر حج کرنا

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

الحج بلا حلق أو تقصير

[illegible]

---

(۱) قال اللہ تعالیٰ ولا یفعلون ما یفعلون الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر. الفرقان: ۷۰

(۲) وسعی ان یقضی عنہ فمکث من ذی الحجۃ وبعض المحرم ثم مات فعلیہ دم لتاخیرہ. الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الحج، باب الاحرام، ۳/۴۹۲، ط: زکریا دیوبند

وکذا فی الفتاوی الھندیۃ، کتاب الحج، الباب الخامس فی الاحرام، ۱/۲۲۱، ط: رشیدیہ

(۳) الدر المختار، کتاب الحج، ۳/۴۹۲، ط: زکریا دیوبند

وکذا فی البحر الرائق، کتاب الحج، ۲/۳۰۵-۳۰۶، ط: رشیدیہ

وکذا فی حلاصۃ الفتاوی، کتاب الحج، الفصل الاول، ۱/۲۰۱، ط: رشیدیہ

وکذا فی الفتاوی الھندیۃ، کتاب الحج، الباب الاول، ۱/۲۱۱، ط: رشیدیہ

www.ahlehaq.org

ایاج کے لئے والدسے اجازت لینی چاہیے؟

www.ahlehaq.org

سعودیہ میں رہ کر حج کرنے والے اور باہر سے آنے والے میں سے کس کو ثواب زیادہ ملے گا؟

سوال [۱۹۴۲] ایک شخص جو سعودیہ میں مقیم ہے وہ کہتا ہے کہ میں حج کرنے کے لئے باہر نہیں جاؤں گا، کیونکہ میں یہاں رہ کر حج کروں گا تو مجھ کو ثواب زیادہ ملے گا، کیونکہ میں یہاں رہتا ہوں، اس لئے میرا حج کرنا زیادہ ثواب کا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ خیال صحیح نہیں ہے، حج کا ثواب اس کو زیادہ ملتا ہے جو اخلاص کے ساتھ حج کرے، اور اخلاص کی کمی بیشی کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے، اس لئے ثواب کی کمی بیشی کا علم بھی اللہ تعالیٰ کو ہے، اس کے علاوہ کسی کو نہیں

www.ahlehaq.org

باب اشتراط المحرم للمرأة

(عورت کے لئے محرم کا بیان)

نامحرم کو سفرِ حج میں ساتھ لے جانا

سوال [۱۰۵۹۲]: کیا محرم عورت کو ساتھ لے کر حج کیلئے جانے میں کوئی حرج کی بات ہے یا نہیں؟ بعض عورتیں یہ دلیل پیش کرتی ہیں کہ ان کے ساتھ ان کے شوہر کے دوست گئے ہیں یا ان کے بھائی گئے ہیں یا بعض علماء دین نے واقعات ایسے بیان کئے ہیں کہ انہوں نے یا تو کسی غیر محرم سے یا کسی غیر محرم عورت کے ساتھ حج کیا ہے مثلاً یہاں ہندوستان کا ایک واقعہ ہے حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ نے یہاں سے ایک عورت کو بھیجا ہے جو کہ بیوہ تھیں ان کے ساتھ کچھ علماء دین کے ملازموں کے ساتھ کوئی غیر محرم عورت بھی تھیں انہوں نے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کی۔ ان کی باتوں سے عام مسلمانوں پر یہ اثر پڑتا ہے کہ حج میں غیر محرم کے ساتھ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اس مسئلہ میں کیا حکم شرعی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

عورت کو کسی محرم یا غیر شوہر کے ساتھ سفر کرنا کئی وجوہ سے ممنوع ہے خواہ وہ سفر حج کا ہو یا کسی اور کام سے ہو۔ اپنے ہوئے ساتھ

---

(۱) من شرائط الأداء في حق النساء المحرم والأمن وهو كل رحلة تامون على نفسها وهو كل رحلة تامن على نفسها حراة عليه بالاتفاق سواء كان بالقرابة أو الرضاعة أو الصهرية. والزوج للمرأة إذا كانت على مسافة السفر من مكة

وقال المحشي رحمه الله تعالى قوله للمرأة محجوزا كانت امرأة أو بنتا أو صبية بنت حد الشهوة" (إرشاد الساري إلى مناسك الملا علي القاري، باب شرائط الحج، ص ۲۱۰-۲۱۲، دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) كذا في رد المحتار، كتاب الحج ۳، ۴۶۲، ص سعيد)

www.ahlehaq.org

[illegible]

رضاعی بیٹی کے شوہر کے ساتھ سفرِ حج

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

[illegible]

بہن اور بہنوئی کے ساتھ سفرِ حج

سوال [۱۰۵۸۵]: حج کے لئے جانے کے بارے میں مندرجات ذیل کس رشتہ دار کے ساتھ حج کرنا بہتر ہے؟ شوہر یا بہن (یعنی بہنوئی) اور اس کا شوہر یا اس کے ساتھ حج کرنا بہتر ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

عورت کو اپنے محرم (باپ، بھائی، چچا، ماموں وغیرہ) اور اپنے شوہر کے ساتھ حج میں جانا چاہیے، بغیر ان کے بہنوئی، نندوئی وغیرہ کے ساتھ جانے کی اجازت نہیں، اگرچہ ان کے ساتھ کھانا اور ٹھہرنا وغیرہ ہو سکتی ہوں[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

www.ahlehaq.org

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ ﷺ یخطب یقول لا یخلون رجل بامرأۃ إلا ومعہا محرم ولا تسافر المرأۃ إلا مع ذی محرم فقام رجل فقال یا رسول اللہ إن امرأتی خرجت حاجۃ وإنی اکتتبت فی غزوۃ کذا وکذا قال فانطلق فحج مع امرأتک۔ (صحیح البخاری، باب حج النساء، ص ۲۴۱ ج ۱، قدیمی)

(۲) وکذا فی عمدۃ الفقہ، کتاب الحج، شرائط وجوب ادا، ص ۲۱۵، روناق الکیمی)

(۱) یقدم بحریہ تحت عنوان: باحرام حج میں ساتھ لے جانے والی رقم لحنفیۃ ۱۲

باب في واجبات الحج وسنته

(واجبات وسنن حج کا بیان)

ایک محرم کا دوسرے محرم کا سر مونڈنا

سوال [۱۰۳۸۱]: حج میں سر منڈوانا ضروری ہے، اس وقت ولی حاجی بذات خود حاضر نہیں ہوسکتے، کسی محرم کو بھیج کر سر منڈوا سکتے ہیں یا ولی حج کرسکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

(۱) احرام سے حلال ہونے کے لئے کیا محرم دوسرے محرم کا سر منڈا سکتا ہے یا ولی حج کرسکتے ہیں (۱)؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۳/ ۹/ ۹۲ھ۔

اپنے بال خود کاٹنا

سوال [۱۰۳۸۲]: عورت اپنے بال اپنے ہی ہاتھ سے کاٹ لے یا حلال شدہ عورت سے بال کٹوائے؟

---

(۱) قولہ حلق رأسہ أو رأس غیرہ من حلال أو محرم، حاز له التحلل لم یلزمه شيء، وإن کان محرماً (عند حواز التحلل في الحرم وغیر الأحرم بأداء الفعل الممکن، ولم یلزمه شيء، إلا أن لم یلزمه شيء)، (إرشاد الساري إلی مناسک الملا علي القاري، فصل في الحلق والتقصیر، ص ۳۵۳، دار الکتب العلمیة بیروت)

قولہ حلق رأسه أو رأس غیره من حلال أو محرم، حاز له التحلل لم یلزم فیهما شيء، (غنیة الناسک لبغیة المناسک، فصل في الحلق، ص ۱۰۱، دار القرآن کراچی)

(۲) کذا في معلم الحجاج، ص ۲۱۲، مکتبہ تھانوی)

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] (۱) [illegible]

[illegible] ۲۳ ۹۲ ۲ ۹۲ھ۔

سلی ہوئی تھیلی احرام میں رکھنا

[illegible] (۱) [illegible] ۲۸۱۱ [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] (۲) [illegible]

[illegible] ۱۹ ۱۲ ۹۲ھ

[illegible] ۲۳ ۱۲ ۹۲ھ

عورت کا رات کو کنکریاں مارنا

[illegible] ۱۰۲۵۱ [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر کوئی عذر سے دن دو مرتبہ قربانی کرنے کے لئے نہ جا سکے تو (۱) وہ دن رات کو جا سکتا ہے (۲) اور قربانی ہو جائے گی۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۳/ ۲/ ۵۲ھ۔

حج اور عمرہ میں زبان سے نیت کرنا

سوال [۵۲۵۰]: مدرسہ جدید میرٹھ سے حج اور عمرہ کی ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں حج اور عمرہ کے طریقہ کی وضاحت بیان کی ہے اس کتاب کے مؤلف نے اس بات کو واضح کرنے کے لئے کہ حج اور عمرہ میں زبان سے نیت کرنا ضروری ہے اس کی تفصیل درج کی ہے کتاب شائع کردہ ہے ۳۶، ۳۵، ۳۸، ۳۹ میں حج اور عمرہ کی تفصیل بیان کی ہے اس سے پہلے نیت کا بیان کیا ہے (حالانکہ حج کے مہینے میں داخل ہونے سے پہلے احرام باندھنا درست نہیں ہے اور حج کے علاوہ دوسرے حج

---

(۱) قلت: وهو مما لا خلاف فيه لأن حمله على ما بعد أيام التشريق بعيد لدفع قوله الآتي من فاته الرمي فعليه دم لا سيما وعيد. (رد المحتار، كتاب الحج، مطلب في الكلام على بيوت مكة ۳/ ۵۱۱، سعيد)

أقول: من الفجر أي الفجر الذي يلي ليلة النحر، وقوله: ويكره للفجر الثاني المستطير، أقول: ويكره للفجر أي من الغروب بعد الفجر، وكذا يكره في طلوع الشمس بحر، وقيد عدم الكراهة في الفجر الثاني بما إذا رمى قبل الطلوع فإن لم يرم إلا بعد الطلوع كما في الفتح. (رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الحج، مطلب في رمي جمرة العقبة ۳/ ۵۱۵، سعيد)

وكذا في فتح القدير، كتاب الحج، باب الإحرام ۳/ ۴۵۵، علمية)

وكذا في منحة الخالق على هامش البحر الرائق، كتاب الحج، باب الإحرام ۲/ ۴۰۰، رشيدية)

(۲) أقول: وفي البدائع: ولو رمى ليلة النحر وكره، (البحر الرائق، كتاب الحج، باب الإحرام ۲/ ۴۱۲، رشيدية)

أو الخامسة، أي: ما لم يرم في عن اليوم الرابع يرمي في الليلة التي تلي تلك اليوم الذي لم يرم فيه وكان ذلك الوقت لا يجد ساعة فيه وكره لم أنسه. (رد المحتار، كتاب الحج، مطلب في رمي الجمار في الأيام ۳/ ۵۲۱، سعيد)

وكذا في الفتاوى الهندية، كتاب الحج، الباب الخامس ۱/ ۲۳۳، رشيدية)

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً

---

۱ ... [illegible]

۲ ... [illegible]

۳ ... [illegible]

۴ ... [illegible]

۵ ... [illegible]

۶ ... [illegible]

[illegible] جس کی وجہ سے وہ اپنے ارادہ قلبی و مکلم و مخبر نہیں [illegible] ان کے لئے الفاظ کا ادا کرنا بھی ضروری قرار دیا ہے (۱) اگر کوئی شخص زبان سے الفاظ نہ بول سکے دل میں ارادہ کرے تو اس پر شرعاً نماز فرض ہے (۲) اس صورت میں الفاظ ادا کرنے کی بجائے [illegible] قرار دینا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) [illegible] (۲) [illegible]

رکن یمانی کو دور سے اشارہ کرنا

سوال (۵۵۱۵): [illegible] جو حضرات سے وقت ان ہوائی جہاز میں طے کیا جاتا ہے اس اشارہ میں اس وقت سے کچھ رعایت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس کی شرعاً کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اس رعایت کی وجہ سے ہوائی جہاز والے کو رکن یمانی سے قریب ہونے کی حالت میں بھی اس کو دور سے اشارہ کرنا۔

---

(۱) والمعتبر فيه عجز اللسان [illegible] الا اذا عجز عن احضار القلب فيه فيكتفي اللسان. البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ۱: ۵۱۲، سعيد.

والمعتبر فيها عجز اللسان، فان لا يحرك اللسان حتى لم يحفظ اللسان لا يضر فوته وبحفظ اللسان وجد ضد الصلاة. عامة الطحطاوي على الدر المختار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ۱: ۱۵۳، دار المعرفة بيروت.

وكذا في رد المحتار، كتاب الطهارة، ۱: ۱۰۲، سعيد.

(۲) والمعتبر فان يعلم نفسه اي صلاة يصلي، فان لم يذكر باللسان لا يعتبر به. الهداية، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ۱: ۵۱، اشرفي دهلي.

والمعتبر فيها عجز القلب لا عجز اللسان. الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ۱: ۵۱۲، سعيد.

وكذا في الكافي في شرح الوافي، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، في مقدمتها، ۱: قديمي.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

استلام حجر اسود دور سے کرنے کا طریقہ

سوال [۴۵۹۱]: حجر اسود کا استلام دور سے اشارہ کرکے طرح پایا جائے تو کیا شافعی وغیرہ کی رائے ہے؟ جواب تحریر فرمائیں بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

آپ نے حجر اسود کو چومنے کے متعلق جو لکھا ہے وہ صحیح ہے، جس وقت آپ حجر اسود کے سامنے پہنچے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں، پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں پر بوسہ دیں، پھر اپنے ہاتھوں پر بوسہ دے کر ہاتھوں سے اپنے دونوں ہاتھوں پر بوسہ دیں، پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر ملیں، اس طرح تین مرتبہ کریں، اگر بھیڑ ہو تو دور سے اشارہ کرلیں۔

[illegible]

---

(۱) الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الحج ۴۹۱۲ سعید

واما الباسی فمستحب ان یستلمہ ویقبلہ الخ البحر الرائق، کتاب الحج، باب الاحرام ۹۳ رشیدیہ

وکذا فی ارشاد الساری الی مناسک الملا علی القاری، باب دخول مکۃ، فصل فی مستحبات الخ ۱۰۱ دار الکتب العلمیہ بیروت

وکذا فی صحۃ الحائر علی هامش البحر الرائق، کتاب الحج، باب الاحرام ۹۳ رشیدیہ

www.ahlehaq.org

(۱) الدر المختار، کتاب الحج، ۴۶۲/۲ (سعید)

وحجۃ الاسلام لا یسقط بالنفل بل بالحج الفرض ولو حج الفقیر ثم استغنی لا یسقط عنہ الفرض ولو حج الغنی ثم افتقر یسقط عنہ الفرض ولو حج الغنی ثم افتقر یسقط عنہ الفرض ولو حج الفقیر ثم استغنی لا یسقط عنہ الفرض ولو حج الغنی ثم افتقر یسقط عنہ الفرض

وأفضل الحج الحج ماشیا ثم راکبا ثم راکبا ثم ماشیا ثم راکبا ثم ماشیا ثم راکبا ثم ماشی

باب في أحكام الحج

(حج کے احکام کا بیان)

طواف زیارت کرکے منیٰ آنا

سوال [۵۴۳۰]: طواف زیارت اگر بعد منیٰ سے واپسی میں رات ہوجائے تو افضل ہے یا کہ جاکر طواف زیارت کرکے منیٰ میں پہونچے، بلکہ بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ

۲ کیا منیٰ میں ٹھہرنے کی رات کسی وقت بھی ہو دن ہو یا رات ہو دونوں کا حکم یکساں ہے یا کہ رات کو آئے تو پھر طواف زیارت کے بعد منیٰ آنے کا حکم ہے دن کو آئے تو نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱ افضل یہ ہے کہ دن ہوتے ہوئے طواف زیارت کرکے منیٰ آئے، اس کی اجازت ہے کہ منیٰ میں آکر پھر طواف زیارت کرے بشرطیکہ وقت معتبر طواف کے اندر ہو(۱)۔

۲ نیز اس جواب آنے پر لفظ انشاء اللہ تعالیٰ اضافہ

واللہ الموفق حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۳-۲-۹۲ھ

---

(۱) "وطواف الزيارة أول وقته بعد طلوع الفجر يوم النحر وهو فيه أي الطواف في يوم النحر الأول أفضل، وبعده وقته إلى آخر العمر، فإن أخره عنها أي أيام النحر كره تحريما، ووجب دم لترك الواجب، كذا في منى". (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الحج ۲: ۵۱۸، سعيد)

"وإذا فرغ من الرمي والذبح والحلق يوم النحر فإن أول أيامه فالأفضل أن يصوف للفرض في يومه ذلك، وهذا باتفاق العلماء وإلا ففي الثاني أو في الثالث ثم الأفضلية على الكراهة". (إرشاد الساري إلى مناسك الملا علي القاري، باب طواف الزيارة، ص ۲۵۲، دار الكتب العلمية بيروت)

وكذا في المحيط البرهاني، كتاب الحج، الفصل الثالث ۳: ۴۵۳، مكتبه غفاريه كوئٹه)

عورتیں اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھیں یا حرم میں؟

سوال [۵۹۲۰]: عورتیں نماز ادا کرنے کے لئے حرم شریف میں جاویں یا اپنی قیام گاہ پر؟ کیا حکم ہے؟ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ عورتیں حرم میں نماز نہ پڑھیں کیونکہ اندھیرے کی وجہ سے پردہ بھی ہے اور ازدحام میں آنے جانے میں دقت بھی ہے، دل وقت چلی جائیں اور آخر میں واپس آ جائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

ان وجوہات کی وجہ سے نماز کا حکم نہیں بدلتا ہے، نماز کا یہی حکم ہے(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

عورتیں فجر کی نماز کہاں پڑھیں اور رمی جمرہ عقبہ کس وقت کریں؟

سوال [۵۹۲۱]: عورتیں دسویں ذی الحجہ کی رمی کس وقت کریں؟ اور صبح کی نماز کہاں پڑھیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

عورتیں فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھیں اور بعد طلوع آفتاب کے جمرات کی رمی کریں، رمی کے بعد بھی کچھ دیر ٹھہرنا بہتر ہے، اول وقت چلی جاویں مگر آخر وقت تک ٹھہرنا بہتر ہے(۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

---

(۱) "وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "ان صلوتہ فی بیتہ خیر من صلوتہ فی مسجدی" (اعلاء السنن، کتاب الصلاۃ، ابواب العیدین: ۹/ ۱۱) (درر فی القرآن کریم)

"عن ابی حمید او ابی اسید الساعدی: ان حدثت الی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت: یا رسول اللہ انی احب الصلاۃ معک" قال: "قد علمت انک تحبین الصلاۃ معی، وصلاتک فی بیتک خیر لک من صلاتک فی حجرتک، وصلاتک فی حجرتک خیر لک من صلاتک فی مسجدی، قال: فامرت فبنی لہا مسجد فی اقصی شیء من بیتہا وأظلمہ، فکانت تصلی فیہ حتی لقی اللہ عزوجل" (مسند الامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۲۷۱۵۲ ـ ۲۷۱۵۳، ۲۷۱۵۴، دار احیاء التراث العربی بیروت)

(وکذا فی حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الحج: ۶۵۷، سعید)

(۲) "وصلی الفجر بغلس لاحل الوقوف ثم وقف یسیر قلیلا، ووقته من طلوع الفجر الی طلوع الشمس۔

حالتِ حیض میں طوافِ زیارت کرنا

سوال [۶۲۹۰] | ایک شخص نے ۱۹۳۷ء میں پانچ سو روپے کی رقم دے کر حج کا ٹکٹ خریدا، اس وقت اس کی عمر ۲۰ سال تھی، اب وہ ۶۰ سال کا ہے، اس نے ۱۹۳۷ء سے ۱۹۹۷ء تک ۶۰ سال میں ۱۰ مرتبہ حج کیا ہے، اس نے ۱۹۹۷ء میں حج کیا تھا، اس حج میں اس نے طوافِ زیارت کیا تھا، اس وقت اس کو حیض آگیا تھا، اس نے طوافِ زیارت کیا تھا، اس کے بعد

(۱) کان یأتیہ ... (۲) طواف زیارت ... (۳) احرام ... (۴) فتاوی دار العلوم دیوبند ۴۳ ۳ ۸۲ ...

(۱) ... الآن اذا جامع بعد الوقوف بعرفة في الحلق و بقي اذا طاف لزيارة ... (۲) ... (۳) ... (۴) ... (۵) ...

(۱) ... (۲) ... (۳) ... (۴) ... (۵) ...

www.ahlehaq.org

حالتِ احرام میں حیض آجانا

سوال [۴۲۱۰]: محترم بندہ والدہ صاحبہ کے ساتھ حج کے لئے جارہا ہے، والدہ صاحبہ کو حیض کی شکایت ہے، حیض کی تاریخ بھی بدلتی رہتی ہے، ۲۰ دن سے ۲۵ دن تک بھی ہوجاتی ہے، اور کبھی ۱۵ دن میں بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۱۰ دن میں بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۲۵ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۲۰ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۱۵ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۱۰ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۵ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۲ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۱ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۰ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۱ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۲ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۵ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۱۰ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۱۵ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی ۲۰ دن کے بعد بھی آجاتی ہے، اور کبھی

سعادت میں کوئی دم لازم نہیں ہوگا (۱). فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۸/ ۱۴۰۱ھ

حالتِ احرام میں بضرورت حیض روکنے والی دوا کا استعمال

سوال [۵۹۱۱]: میری بیٹی حاملہ ہونے کی وجہ سے حج نہیں جا سکی، اب اس دوران کی مسائل کا پوچھنا ضروری ہے، ایک مسئلہ یہ ہے کہ اس نے حیض روکنے کی دوا کھائی ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ احرام سے پہلے اس نے حیض روکنے والی دوا کھائی ہے، اب حیض رک گیا ہے، اس دوا کے کھانے کی وجہ سے اس کو کوئی نقصان تو نہیں ہوگا، یا کوئی اور پیچیدگی تو نہیں ہوگی، اب احرام کی حالت میں اس کو کیا کرنا چاہیے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

(۱) عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: خرجنا مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا نذكر إلا الحج فلما جئنا سرف طمثت، فدخل علي النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وأنا أبكي، فقال: ما يبكيك؟ قلت: وددت والله أني لم أحج العام، قال: لعلك نفست؟ قلت: نعم، قال: فإن ذلك شيء كتبه الله على بنات آدم، فافعلي ما يفعل الحاج، غير أن لا تطوفي بالبيت حتى تطهري. أخرجه مسلم، واللفظ له، ومشكاة المصابيح، كتاب المناسك، باب دخول مكة والطواف، الفصل الأول (۱/ ۲۲۱، قديمي).

وفي حاشيته: قوله: لا نذكر إلا الحج، أي لقرب عهدنا بالإسلام، وقوله: حتى طمثت، أي حاضت، وقوله: فافعلي ما يفعل الحاج، أي من الإحرام والوقوف والسعي وغيرها، غير أن لا تطوفي بالبيت حتى تطهري. (السعي الوافي، كتاب الحج، باب التمتع ۴/ ۹۲، زمزم).

وصحيح البخاري، كتاب المناسك، باب تقضي الحائض المناسك كلها إلا الطواف (۱/ ۲۳۲، قديمي).

[illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible]

طواف الوداع کو واجب قرار دیا ہے۔ (۲) [illegible] (۳) [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب المواقیت

(میقات کا بیان)

کیا عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے تنعیم سے احرام باندھا تھا؟

سوال[۱۰۵۹۱]: عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ تنعیم سے عمرہ کے لئے گئے تھے تو عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تنعیم سے احرام باندھا تھا یا نہیں؟ اگر باندھا تھا تو کیا حکم ہے؟ براہ کرم جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

دو معتبر کتب میں نہیں دیکھا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے تنعیم سے احرام باندھا تھا، البتہ یہ ثابت ہے کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے عمرہ کیا تھا تو ان کے ذمہ کیا لازم آتا ہے؟ اس کا علم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۰/۳/۹۲ھ۔

صحیح: حبیب الرحمن عفی عنہ، ۱۰/۳/۹۲ھ۔

باب الحج عن الغیر

(حج بدل کا بیان)

حج بدل کی تعریف

سوال [۱۰۲۰۰]: حج بدل کس کو کہتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

حج (دوسرے) کی طرف سے یا اپنے بعد حج بدل ہے (۱) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند، ۲: ۱۱۰، طبع قدیم)

واللہ تعالیٰ اعلم، حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۱۱/ ۲/ ۱۳۰۰ھ

حج بدل، حج کی کون سی قسم ہے؟

سوال [۱۰۲۰۱]: حج بدل حج کی کون سی قسم ہے افراد یا قران یا تمتع؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جس پر حج فرض تھا اس نے اصحت میں حج بدل افراد کا کرانا چاہا (۲) تو اس کی بابت جواب

---

(۱) أفضل الحج حج الصرورة ثم الحج فيه حج فيه، ويقع عنه أي يقع عن الآمر أصل الحج.

الحصكفي، الدر المختار على هامش مجمع الأنهر، باب الحج عن الغير، ۱: ۳۰۹، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

وكذا في الفتاوى التاتارخانية، كتاب المناسك، الحج عن الغير، ۴: ۵۱۵، دار القرآن، كراچی.

وكذا في إرشاد الساري إلى مناسك الملا علي القاري، باب الحج عن الغير، ص: ۴۵۳، مصطفى محمد، مصر.

(۲) الثالث عشر: عدم الصحة فلو أحرم بالحج أو العمرة قارنا أو متمتعا وهو للميت لم يقع حجه عن =

پڑھا جائے گا، تو ان کا فعل سے (۱) [illegible]

[illegible] (۲) [illegible]

حج بدل کی شرائط

سوال [illegible] الہی بخش نے [illegible] سے حج بدل کرنے کی وصیت کی تھی، [illegible] کے ذمہ حج فرض تھا یا نہیں؟ [illegible] کے ذمہ حج فرض تھا یا نہیں؟ [illegible] کے ذمہ حج فرض تھا یا نہیں؟

www.ahlehaq.org

حج بدل کی تفصیلی کیفیت

سوال [۱۰۱۰۳]: زید کے والد پر حج فرض تھا، انہوں نے ادا نہیں کیا اور انتقال ہو گیا، وقت وصیت حج بدل کی وصیت کے بعد انتقال کے چند روز بعد زید کو خواب میں والد مرحوم کو دیکھا کہ وہ والدہ کی طرف سے ماموں کے رمضان سے قبل جانے کی اجازت نہیں دے رہی ہیں اب عمرہ کا وقت ہو گیا رمضان سے پہلے کہ معظمہ پہونچ جائے اور وہاں سے مدینہ منورہ جا کر رمضان شریف کا نصف اول یا دونصف مدینہ میں قیام کرے اخیر عشرہ میں مکہ معظمہ واپس آ کر حج تک وہیں قیام کرے اور ۸ ذی الحجہ کو ماموں (زید کے والد) کی جانب سے حج بدل (فرض) کا احرام باندھ کر حج کرے، اس بارے میں شرع شریف کا حکم کیا ہے، اس صورت میں حج بدل کا احرام ماموں (زید کے والد) کے میقات سے نہیں بلکہ اہل مکہ کے میقات سے احرام سے باندھا جائے گا یا حج بدل صحیح ہوگا یا نہیں؟ اور ماموں (زید کے والد) کو ثواب ہوگا یا نہیں؟ حج بدل میں ماموں کے میقات سے ہی احرام باندھنا ضروری ہے یا نہیں؟

صورت مسئولہ میں قبل رمضان مکہ معظمہ واپس جانے کے لئے (زید) کو والد کے میقات (یلملم) سے عمرہ احرام باندھ کر جانا ضروری ہے یا خود اپنے میقات سے بھی باندھ سکتا ہے، بینوا توجروا۔ کتبہ العبد محمد تقی عفی عنہ

الجواب حامداً ومصلیاً:

حج بدل کے لئے فقہاء نے جہاں شرطیں لکھی ہیں وہاں یہ شرط بھی لکھی ہے کہ ماموربہ میقات سے حج بدل کا

= (وكذا في رد المحتار، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الاستئجار على الحج ۲: ۱۰۰، سعيد)

(وكذا في إرشاد الساري إلى مناسك الملا علي القاري، فصل في شرائط جواز الإحجاج، ص ۲۹۹، دار الكتب العلمية بيروت)

(۱) "أقول: صحيح السائل أي: سائل عن الآفاق المتعذر عن القضاء بما لا بد منه في السفر، فلا يجب على مفقد ... الخ" (رد المحتار، كتاب الحج ۲: ۵۹۶، سعيد)

(وكذا في مجمع الأنهر، كتاب الحج ۱: ۴۸۵، مكتبه عمارة كوئٹه)

(وكذا في البحر الرائق، كتاب الحج ۲: ۵۰۴، ۵۰۱، رشيديه)

[illegible] ایک شخص کی طرف سے [illegible] کے بعد اس شخص کی وفات ہوگئی جس کی طرف سے حج کیا گیا تھا تو [illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶)

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

---

(۱) [illegible] الحج عن الغير بشرط حلول الآجال بالموت فلو مات المحجوج عنه في الطريق [illegible] الإسلام أي حية وحسيا عند الإحرام.

الشافعية: [illegible] يحرم من الميقات أي من وطنه لأمر [illegible] الثالث عشر عدم الحائل فهو أمره بالحج و العمرة فمنعوه أو منع ولم يأمنهم لم يسقط عنه الأمر [illegible] وهذه الشروط كما في الحج عن الغير [illegible] في الحج النفل فلا يشترط فيه ما يشترط [illegible] العقل والإسلام والتمييز [illegible] الشافعي على المنهاج للعلامة قليوبي، الشرط في شرائط حلول الإحجاج عن الميت ۲۶۹-۲ دار الكتب العلمية بيروت)

(وكذا في رد المحتار، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب شروط الحج عن الغير عند الشافعي ۲۰۰-۲ ۱۰۱ سعيد)

(وكذا في رد المحتار مع عمدة المناسك، [illegible] ۳۰۱-۳۰۲ سعيد)

(وكذا في تعليم الحجاج، [illegible] ص ۱۲۳ [illegible] ۲۲۵ زمزم پبلشرز)

(۲) [illegible]

(۳) غنية الناسك، باب الحج عن الغير، الفصل في شرائط الحج في الحج الفرض، ص ۲۳۱، ادارة القرآن كراچي)

(۴) عمدة المناسك، باب الحج عن الغير، الفصل في شرائط الحج في الحج الفرض، ص ۲۳۳، ادارة القرآن)

(۱) [illegible] (۲) [illegible]

"[illegible] يسير النفقة كنفقة الطريق في الحج [illegible] يفوت الحج بفوته [illegible] لا الإحصار [illegible]" (۳)

پس صورت مسئولہ میں وصیت نہ ہونے کی وجہ سے حج نفل ہونے کا اور ثواب پہنچانے سے حج ادا نہ ہونے کا جواب ہوگیا،

حج بدل کے لئے ایسے شخص کو بھیجنا جس نے اپنا حج فرض نہ کیا ہو

مسئلہ (۱۰۲۰۱) : ولی حاجی صاحب مقیم رحمانی ہوٹل دیوبند حج کمیٹی ضلع سہارنپور سے ۱۹۷۰ء میں حج بدل میں کسی کی طرف سے جا چکے ہیں، اب ۱۹۷۱ء میں اپنے محلہ کے ایک شخص کو حج بدل کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں، مگر یہ شخص اپنا حج فرض ادا کرنے کے لئے حج میں سہارنپور حج کمیٹی سے اپنا نام نکلوانا چاہتا ہے، اور یہ شخص حضرت مولانا شاہ محمد اسعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حج بدل کا فارم بھروانا چاہتا ہے، اور یہ شخص حج بدل کا مال لے کر حج کرنے کے بعد واپس کرنا چاہتا ہے، اور یہ شخص حج بدل کی اجرت میں سے کچھ رقم اپنے لئے لینا چاہتا ہے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا ایسا شخص حج بدل کا مال لے کر حج کرنے کی اہلیت رکھتا ہے یا نہیں؟

۲ : کیا ایسے شخص کا حج بدل میں نام نکلوانا اور حضرت مولانا شاہ محمد اسعد اللہ صاحب سے حج بدل کا فارم بھروانا درست ہے یا نہیں؟ علاوہ ازیں حج بدل میں جانے والے شخص کو احرام حج سے پہلے میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے یا نہیں؟ اور حج بدل میں جانے والے شخص کو حج کے دنوں میں منیٰ میں رہنا ضروری ہے یا نہیں؟ اور حج بدل میں جانے والے شخص کو حج کے دنوں میں منیٰ سے مکان واپس آنا ضروری ہے یا نہیں؟ اور حج بدل میں جانے والے شخص کو حج کے دنوں میں منیٰ سے مکان واپس آنے کے بعد رمی جمار کر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

ہی ادا کرے گا یں (۱) ۔۔۔ جو پیسے کہ زیادتی کے قریب جانے (۲) کا ادا کیا ہے ان سے بالکل کفارہ ادا ہو گیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۔۔۔ دارالعلوم دیوبند۔

کیا حج بدل کے لئے پہلے سے سفر ضروری ہے؟

سوال [۲۰۰۰۱] حج بدل کے لئے ۱۵ ماہ سے پہلے مکہ مکرمہ میں مستقل رہائش کی تو کیا کوئی قید ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

حج بدل کے لئے ایسی کوئی قید نہیں ہے (۳) ۔۔۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۔۔۔ دارالعلوم دیوبند۔

---

(۱) السادس ان یحج عمال المحجوج عنه (ارشاد الساری الی مناسک ملا علی القاری، باب شرائط جواز الاحجاج عن الغیر، ص ۲۹۰، دارالکتب العلمیة بیروت)

وکذا فی الفتاوی العالمکیریة، کتاب الحج، الباب الرابع عشر، ۱ ص ۲۵۰، رشیدیه)

وکذا فی الدر المختار، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ۲ ص ۲۰۰، سعید)

(۲) الرابع عشر انه لم یحج احد قط او حج مرة والافراد افضل او تمتع ولم یحج عنه، وشمس الهدایة، (رد المحتار، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ۲ ص ۲۰۰، سعید)

وکذا فی الفتاوی العالمکیریة، کتاب الحج، الباب الرابع عشر، ۱ ص ۲۵۹، رشیدیه)

وکذا فی ارشاد الساری الی مناسک ملا علی القاری، فصل فی جواز الاحجاج عن الغیر، ص ۲۹۱، دارالکتب العلمیة بیروت)

(۳) ذهب الشیخ رحمه الله تعالیٰ فی الحج الفرض وأما النفل فلا یشترط فیه ما ذکرنا من الاسلام والعقل والتمییز، وکذا الاصحار (رد المحتار، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب شروط الحج عن الغیر، ۲ ص ۲۰۰-۲۰۱، سعید)

وکذا فی تقریرات الرافعی علی رد المحتار، کتاب الحج عن الغیر، ۲ ص ۱۰۰، سعید)

وکذا فی ارشاد الساری الی مناسک ملا علی القاری، باب شرائط جواز الاحجاج عن الغیر، ص ۲۹۰، دارالکتب العلمیة بیروت)

حج بدل میں کون سا حج کرے؟

سوال (۱۰۰۱): ۱۔ جس شخص نے حج فرض ادا کیا ہو اور نفلی حج کا ارادہ رکھتا ہو کیا اس کے لئے حج بدل کرنا نفلی حج سے افضل ہے یا نفلی حج کرنا حج بدل سے افضل ہے؟ ۲۔ جس شخص نے حج فرض ادا نہیں کیا ہے اور نفلی حج کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لئے حج بدل کرنا افضل ہے یا نفلی حج کرنا افضل ہے؟ ۳۔ جس شخص نے حج فرض ادا نہیں کیا ہے اور نفلی حج کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لئے حج بدل کرنا افضل ہے یا نفلی حج کرنا افضل ہے؟

الجواب: ۱۔ جس شخص نے حج فرض ادا کیا ہو اور نفلی حج کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لئے حج بدل کرنا نفلی حج سے افضل ہے۔

۲۔ جس شخص نے حج فرض ادا نہیں کیا ہے اور نفلی حج کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لئے حج بدل کرنا نفلی حج سے افضل ہے۔

۳۔ جس شخص نے حج فرض ادا نہیں کیا ہے اور نفلی حج کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لئے حج بدل کرنا نفلی حج سے افضل ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ [illegible] رضی اللہ عنہ سے سنا کہ [illegible] ملک میں [illegible] صحیح نفلی [illegible] کہ [illegible] صحیح [illegible] لاصحح [illegible] رضی اللہ عنہ کے [illegible] صحیح [illegible] دار الکتب [illegible] لاہور۔

وفی حاشیۃ علیہ فی الحج عن [illegible] عن [illegible] صحیح [illegible] صحیح [illegible] صحیح [illegible] صحیح

۲ [illegible] کابلی کوہستی

۲ ... [illegible]

۳ ... [illegible] پہنچ کر احرام باندھے اور [illegible] پہنچا جائے پھر وہاں سے پہلے [illegible] احرام باندھ کر آجائے اور [illegible] احرام سے [illegible] میقات میں جہاں سے [illegible] ہو احرام باندھ کر آئے (۲) حج تمتع کرنے والے کے لئے حج کی اجازت ہے کہ حج کی اور [illegible] سے عمرہ حج اپنی طرف سے (۳) حج تمتع میں جمع کرلیا ہے عمرہ کے بعد دوسرا احرام [illegible] میں [illegible] اس سے یہ حج [illegible] حج میں [illegible] یہ [illegible] ضرورت [illegible] حج

---

(۱) کذا فی جامع الفتاوی، فصل واحد میں حکم طواف الحج عن الغیر ۳ ۲۹ (دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۲) [illegible] پہنچ کر [illegible] پہنچا جائے [illegible] حج [illegible] (عالمگیری، الباب الخامس فی الحج عن الغیر ۱ ۲۶۷ دار الفکر بیروت)

(۳) [illegible] حج [illegible] عمرہ کے بعد [illegible] حج [illegible] (عالمگیری، الباب الخامس فی الحج عن الغیر ۱ ۲۶۷ دار الفکر بیروت)

عمدۃ الفقہ، ص ۲۵۹، سعید

(۱) کذا فی حدیقۃ الفقہ ۱ ۲۰۱ دار الشعور کراچی

(۲) بتغیر ما فی المفصل لہذا المسئلۃ فتاوی محمودیہ کتاب الحج، باب الحج عن الغیر ۴ ۲۰۲ دار الفاروق کراچی

(۳) قال الشیخ الامام ابو بکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] الاحرام عن الحج عند سفر ان یحرم عن الآمر اولا ثم یحرم عن نفسہ فیقول حج عنی بعد ما دخل مکۃ فسخ حجتہ ان شاء حجۃ و عمرۃ و ان شاء قرانا [illegible] فتاوی قاضی خان علی ہامش الفتاوی الہندیۃ کتاب الحج ۱ ۳۰۷ دار الفکر بیروت)

(۱) کذا فی الفتاوی الہندیۃ کتاب الحج ۱ ۲۶۷، ۲۶۸ دار الفکر بیروت)

(۲) کذا فی تبیین الحقائق، ص ۲۲۹ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۳) کذا فی احسن الفتاوی، کتاب الحج ۶ ۲۲۳، سعید

(۴) ولا ینبغی ان یکون الرجل عن رجلین فی حجۃ واحدۃ عن احدھما عن نفسہ والآخر عن غیرہ، حتی لو امرہ رجلان بالحج عنھما فحج عنھما ولم یعلمھما بذلک ثم علم بعد ذلک لا یدری علی من یقع ھذا الحج، کذا فی الخلاصۃ، الباب السابع فی الحج عن الغیر ۱ ۲۶۷ دار الفکر بیروت)

(۱) کذا فی تبیین الحقائق، ص ۲۲۵ مکتبہ بیروت)

(۲) [illegible] پہنچ کر [illegible] پہنچا جائے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حج بدل میں تمتع کرنے کا حکم

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

[illegible]

حج بدل والے کے لئے تنگ سے بچاؤ کا طریقہ

سوال [۱۰۰۹۱]: [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

---

(۱) [illegible] وكذا في الفتاوى العالمكيرية كتاب الحج الباب السابع [illegible]

(۲) عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من حج فليعجل فإن أحدكم لا يدري ما يعرض له أخرجه ابن ماجه [illegible]

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من حج فليعجل فإن أحدكم لا يدري ما يعرض له أخرجه ابن ماجه [illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible] ہے تو اس کو حج کے لئے حرام باندھنا ضروری ہے، اگر بغیر احرام کے چلا جائے تو [illegible] ہے، اس کو واپس جا کر حج کے لئے احرام باندھنا ضروری ہے، اگر واپس نہ جائے تو دم دینا ضروری ہے، اور اگر واپس جائے تو دم ساقط ہو جائے گا، اور اگر واپس جانے کی صورت میں بغیر احرام کے چلا گیا تو دم ساقط نہیں ہوگا۔ (۱) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹/ ۱۳۹۹ھ۔

حج بدل کے بعد اگر استطاعت ہو جائے تو فریضہ ساقط نہیں ہوتا

سوال [۶۰۰۱]: ایک شخص نے اپنی زندگی میں حج نہیں کیا تھا، اس کے انتقال کے بعد اس کے لڑکے نے اس کی طرف سے حج بدل کیا، اب اس لڑکے کے پاس اتنا روپیہ ہے کہ وہ حج کر سکتا ہے، اس پر حج فرض ہے یا نہیں؟ اور حج بدل صحیح ہوا یا نہیں؟ اگر نہیں ہوا تو حج بدل کرنے والے پر کیا لازم ہے؟ فرض یا نفل ہوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس نے حج نہیں کیا تھا، حج بدل سے اس کا فریضہ ساقط نہیں ہوا، (۲) اب اس کے ذمہ حج فرض ہے، (۳) حج بدل کرنے والے نے اس کی طرف سے حج نفل ادا کیا، اس کو حج نفل کا ثواب ملے گا۔ (۴) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

---

(۱) قوله: فصل حجة الإسلام ولا تتداخل وتتداخل في التطوع. (مراقي الفلاح، كتاب الحج، الفصل الأول، ص ۳۹۳، رشيدية)

وفيه: ومن حج عن غيره بأمره أجزأه عن حجة الإسلام وإن لم يحج عن نفسه. (المرجع السابق)

(۲) والصغير إذا حج ثم بلغ لم يسقط عنه حجة الإسلام. (الفتاوى التاتارخانية، كتاب المناسك، سقط الواجب، ۴/ ۳۰۵، إدارة القرآن، كراچی)

وإذا لم يحج الصبي حتى بلغ لم يسقط عنه حجة الإسلام. (المحيط البرهاني، كتاب الحج، الفصل الثاني عشر في الحج عن الغير، ۳/ ۴۵۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

وإذا حج الصبي ثم بلغ لم يسقط عنه حجة الإسلام. (الفتاوى الهندية، كتاب المناسك، الباب الأول، ۱/ ۲۱۰، رشيدية)

(۳) والأصل فيه أن الإنسان كما يحتاج لأداء العبادات عن نفسه يحتاج لأدائها عن غيره، وهذا في حق العاجز عن الحج بنفسه بالكتاب والسنة. (بدائع الصنائع، كتاب الحج، فصل في شرائط الركن، ۲/ ۱۲۱، سعيد)

(۴) وفي الحديث: عن ابن عباس رضي الله عنهما أن امرأة من جهينة جاءت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: إن أمي نذرت أن تحج فماتت أفأحج عنها؟ قال: نعم حجي عنها، أرأيت لو كان على أمك دين أكنت قاضيته؟ اقضوا الله الذي له، فالله أحق بالوفاء. (صحيح البخاري، كتاب جزاء الصيد، باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة، ۱/ ۲۵۴، قديمي)

وقال [illegible]

[illegible]

[illegible]

عورت کا حج بدل کرانا

سوال [illegible] کیا عورت کا حج عورت سے اپنی طرف سے اور شوہر کی طرف سے [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible] وکذا فی البحر [illegible] کتاب الحج باب الحج عن الغیر ۳ / ۱۰۵ زکریا۔

[illegible] الغیر [illegible] وفی البحر [illegible] کتاب الحج باب الحج عن الغیر ۳ / ۱۰۵ زکریا۔

وکذا فی البحر [illegible] کتاب الحج باب الحج عن الغیر ۳ / ۱۰۵ زکریا۔

[illegible] وفی البحر [illegible] کتاب الحج باب الحج عن الغیر ۳ / ۱۰۵ زکریا۔

وکذا فی البحر [illegible] کتاب الحج باب الحج عن الغیر ۳ / ۱۰۵ زکریا۔

وکذا فی البحر [illegible] کتاب الحج باب الحج عن الغیر ۳ / ۱۰۵ زکریا۔

ب ذہ جا چہ ہے قرن بدل شی ز ا شن ہے (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

ز روالعلم محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: احقر نظام الدین عفی عنہ ۲۴ ۴ ۸۲ھ۔

حج بدل میں عورتیں طواف کب کریں؟

سوال[۹۰۱۲]: عورتیں اگر حج بدل میں طواف ان روایات میں سے جو ہے یا اس وقت ہو سکے اس وقت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

مجتہ یہ ہے کہ روایات میں سے طواف کریں (۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

ز روالعلم محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

حکومت کی طرف سے ملنے والا نقصان کا معاوضہ آمر کا ہے یا مورکا؟

سوال[۹۰۱۳]: زید امراس کی بیوی حج کو گئے اور تحریک زید نجہاز امراس کی بیوی کا اپنے

---

(۱) قولہ: والأصح أنه يسقط (صحيحة البحر) لو لم يحج لا يجب الحج على مقعد والأعمى والمحبوس وظاهر الرواية عليهم أنه يجب عليهم الإحجاج فإن أحجوا أجزأهم ولو لم يكلفهم فأحجوا بأنفسهم سقط عنهم لأن سقوط الوجوب عنهم لدفع الحرج، فإذا تحملوا وقع عن حجة الإسلام كالفقير إذا حج (البحر الرائق كتاب الحج ۲ ۳۹۵، ۳۹۶، زكريه).

(قوله: صحيحة البدن) أي سالمة عن الآفات الصعبة على الدواب مما لا يدوم في السفر (قوله: لا يجب على مقعد) أي زمن (قوله: والأعمى) وظاهر الرواية عليهما وجوب الإحجاج عليه (قوله: ولو لم يكلفهما الحج بأنفسهما سقط عنهم) (رد المحتار، كتاب الحج ۲ ۴۹۲، سعيد).

وكذا في مجمع الأنهر، كتاب الحج ۲ ۳۱۵، مكتبه عربيه كوئته.

(۲) قوله: (المرأة الصغيرة) وإن تعذر فيلا، لأنه استطاعة وإن كانت عجوزا ومحرما (رد المحتار على الدر المختار، فصل في مسجداته والطواف، ص ۴۸۱، دار الكتب العلمية بيروت).

وإن كانت مستحاضة إن تطوف فيلا، لأنه أسهل (المحيط البرهاني في شرح المعهد، كتاب -

باپ اور مرحوم بیوی کے لئے حج بدل دے سکتا ہے ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

باب الجنايات

(۱۰ ران ج جنایات کا بیان)

www.ahlehaq.org

قارن عمرہ کے بعد احرام کھول دے تو کیا حکم ہے؟

سوال [۱۰۲۱۱]: ایک شخص نے بالقصد حج قران کی نیت کی اور عرفہ کے دن زوال سے پہلے عرفات میں آیا اور اس نے عمرہ والا طواف نہیں کیا تھا اور اس سے اس کو علم بھی نہیں تھا، اب اس کا کیا حکم ہے؟ اس کا احرام کھل گیا یا نہیں؟ اور اس پر کیا لازم آیا؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

قارن کا عمرہ کے افعال سے فارغ ہونے سے پہلے حج کی نیت کرنے کے بعد اس کا احرام کھل جاتا ہے (۱) اور اس نے چونکہ احرام نہیں کھولا تو اس پر دم لازم ہوا (۲) اور اس کے احرام کا حکم (۳) واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۰/۸/۱۴۰۰ھ۔

وقوف مزدلفہ رہ جائے تو دم واجب ہوگا یا نہیں؟

سوال [۱۰۲۱۲]: [illegible] نے اپنی بیوی کو اپنے ساتھ حج کرانے کے لئے [illegible] سے روانہ ہوئے، [illegible] وقت مزدلفہ پہنچے، [illegible] بعد [illegible] ہوئے [illegible] اب اس نے [illegible]

---

(۱) [illegible] الحج عند [illegible] لأن [illegible] بعده الحج

[illegible] البحر الرائق، كتاب الحج، باب القران، ص ۲۸۹، دار الكتب العلمية بيروت)

[illegible] مسموح من الحج عند نكوده محرماً بالحج، فوقف بعرفة على قواعد من فعاله أيضا

(رد المحتار، كتاب الحج، باب القران ۳ ۵۲۴، سعيد)

(وكذا في البحر الرائق، كتاب الحج، باب القران ۳ ۲۹۴، رشيديه)

(وكذا في معلم الحجاج، ص ۲۱۵، مكتبه نعيميه)

(۲) [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہ

www.ahlehaq.org

[illegible]

[illegible]

عمرہ کا احرام کھولنے میں چند بال کٹوانے تو دم لازم ہے یا کتنے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

طواف وداع کا چھوٹ جانا

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

باب المتفرقات

حج کے لئے روپیہ یا اس میں سے کچھ بچ گیا اس کو کیا کرے؟

[illegible]

محرم حاملہ و مصابہ

[illegible]

دھیوں کا ایمان لانا اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] سے پہلے [illegible] سال سے [illegible] کوئی قانونی پابندی نہیں، اس کا بیان [illegible] سال سے [illegible] نہیں دیکھا، ان سب کے لئے یہ ضابطہ [illegible] ہے، [illegible] میں نہیں آتی، لیکن اتنا ضرور ہے کہ [illegible] میں یہ تحریف کی گئی ہے کہ [illegible] سے افضل ہے کہ [illegible] لی نیت [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] ثواب ہے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: محمد شفیع، دار العلوم دیوبند، ۱۹/۴/۷۹ھ۔

حرم میں خرچ کرنے کے لئے دیئے گئے پیسوں کو کعبہ میں خرچ کرنا

سوال (۱۹۲۱): [illegible] کو [illegible] روپیہ دیئے کہ ان کو [illegible] روپیہ [illegible] کو حرم میں خرچ کر دینا مگر [illegible] سے [illegible] میں [illegible] دے دیئے، تو [illegible] ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] نے [illegible] میں [illegible] روپیہ خرچ کر دیا [illegible] حرم شریف میں خرچ کر دیا ہے تو [illegible] ہو گیا

---

(۱) قال الإمام الشربيني رحمه الله تعالى: فحث عدة لآية: وليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلا من ربكم.

لشابه: إذا ثبت هذا ففي الآية دليل على جواز التجارة في الحج للحاج مع أداء القصد، وأن القصد إلى ذلك لا يكون مسوغا، ولا يخرج به المكلف عن رسم الإخلاص المعتبر في عبادته، فإن الحج لم تجارة فضل، لقرائن على مذاهب الدنيا وتفعل الطلب بغيرها. الجامع لأحكام القرآن، البقرة ۱۹۸، ۲/۳۰۰، دار احياء التراث العربي بيروت.

التحرير: لمسافر غير التجارة أفضل، ولو التجر لا يلغي نواية كالقاري إذا التجر كما ذكره الشارح في السير، وخلط التجارة بقيد القسم كما في فتح القدير مما لا يسعني. والبحر الرائق، كتاب الحج، ۲/۴۰۱، رشيديه.

وكذا في غنية الناسك، باب ما يتعلق بمن يريد الحج من الأداء المعتبر، ص ۳۰، الإدارة القرآن كراچی

[illegible]

[illegible]

کیا مدینہ منورہ میں بھی عمرہ ہوتا ہے؟

سوال [۱۰۰۱۱]: [illegible] کیا مدینہ منورہ میں بھی عمرہ ہوتا ہے؟ [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

حج سے آنے والوں کے ساتھ معانقہ اور دست بوسی

سوال [۱۰۰۱۲]: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ملتے ہیں اور ان کے ہاتھوں اور گھٹنوں کو بوسہ دیتے ہیں کیا یہ جائز و درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس قصد سے کہ کوئی شخص مکہ مکرمہ سے آرہا ہے اس کی تعظیم اور محبت کی خاطر ہاتھوں کو چومنا درست ہے، مصافحہ بھی جائز ہے(۱)، عورت کو محرم کے ساتھ یہ معاملہ درست نہیں (۲)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ۔

الجواب صحیح: العبد نجم الدین، ۲۰-۴-۸۲ھ۔

حج میں کیا تمنا کی جائے؟

سوال [۹۱۲۲]: حج میں جانے والے کو کیا تمنا کرنا چاہیے تاوہاں مرنے کی یا واپس آنے کی؟ اس میں جو احسن ہو تحریر فرمائیں۔

حافظ محمد صدر الدین، از اسٹال میر حج ملتان پورٹ، ریونی

---

(۱) وعلم كان من سنة السلف رضي الله تعالى عنهم أن يشيعوا الغزاة، وأن يستقبلوا الحاج، ويشيعوا هذه، ويستقبلوه، ويصافحوه، ويدعوا له الدعاء، ويبادرون ذلك قبل أن يتدنسوا بالآثام. (إحياء علوم الدين، كتاب أسرار الحج، الفصل الأول، ۱/ ۳۱۱، دار إحياء التراث العربي بيروت)

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إذا لقيت الحاج فسلم عليه، وصافحه، ومره أن يستغفر لك قبل أن يدخل بيته فإنه مغفور له. رواه أحمد. (مشكاة المصابيح، كتاب المناسك، الفصل الثالث، ص ۲۲۳، قديمي)

وكذا في فتاوى رحيميه، كتاب الحج، تحريم ۱۰/ ۱۰۱، دار الاشاعت.

(۲) "قلت: الله ورسوله أرحم بها مني، وما رسول الله إلا لتصافحنا قال: لا أصافح النساء". (روح المعاني، تحت آية المقرة ۲۲۲، ۲/ ۸۰، دار إحياء التراث العربي بيروت)

"من نظر فرجها حال جماعها إذا لم تكن الشهوة على نفسه وعليها إلا من أجنبية فلا يحل له وجهها وكفها، وإن لم تكن الشهوة، لأنه اختلط". (الدر المختار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس، ۹/ ۵۶، سعيد)

وكذا في البحر الرائق، كتاب الكراهية، فصل في النظر والمس، ۸/ ۲۵۶، رشيديه)

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

مجھ کی درخواست میں اپنے آپ کو دوسرا صوبہ کا بتلانا

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

حج کی درخواست منظور کرانے کے لئے سو روپیہ دینا

سوال [۱۰۰۰۰] [illegible] بیان فرمائیں کہ [illegible] بیان فرمائیں کہ [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۳ ۸ ۱۳۸۰ھ

---

* لم أجد في الخمس والعشرين من [illegible] دار الكتب العلمية بيروت

(۱) عن عطاء بن السائب رجل عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أي قضى له أجير ولا أجر له. [illegible] دار الكتب العلمية بيروت.

(۲) قال في "الفتاوى الهندية": وفي "الدلال والسماسر" إذا باع العقار أو غيره فما يأخذ من الثمن يسمى دلالا وسماسرة فذلك حرام عليه. وفي "الخلاصة" وفي "الحاوي" إذا باع متاعا من رجل فما يأخذ من الثمن يسمى دلالا فإن أجره الدلال من رب المتاع فذلك جائز وإن كان في الأصل فاسدا لكثرة التعامل وكثير من هذا غير جائز فيجوز لحاجة الناس إليه. "الفتاوى الهندية" كتاب الإجارة، مطلب في أجرة الدلال، ۴ ۴۵۰ ط: ماجدية.

وكذا في الفتاوى العالمكيرية: كتاب الإجارة، الباب الخامس عشر في الدلال والسماسرة، ۴ ۴۵۰ ط: رشيدية.

وكذا في المبسوط للسرخسي: كتاب الإجارة، باب السمسار، ۱۶ ۲۴۱، ۲۴۲ ط: مكتبة خدمة كويته.

قصبہ کے بجائے ضلع کے نام سے درخواست حج جمع کرانا

سوال [۱۰۲۲۱]: [illegible] قصبہ شیرکوٹ کے نام سے حج کے [illegible] ضلع [illegible] شیرکوٹ کے نام سے [illegible] یا ضلع [illegible] کیا جائے [illegible] کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible] من كان من أهل قرية بلدة بينه وبين أقرب قرية إليه مسافة القصر فقط، والي البلدة فقط، والي البلدة فقط، والي البلدة التي فيها ملك البلدة فقط، راد المحتار، راد الله تعالى، والي كافيه فقط

[illegible] الزاوي في شرح مختصر الوقاية، النوع الخامس والعشرون ۲ ۴۱۳ ۲ دار قليمه

ومن كان من أهل قرية من قرى بلدة فمختار أن سبب إلى قريته والي البلدة، والي البلدة التي فيها ملك البلدة بينها [illegible] معرفة النوع علمه الحنفي، لابن الصلاح النوع الخامس والعشرون ص ۲۵۵، دار الكتب العلمية بيروت

وكذا في [illegible] الحنفائق في معرفة من حبر المحلان صلى الله تعالى عليه وسلم، النوع الخامس والعشرون ص ۲۲۵، دار البشائر الإسلامية

کتاب النکاح

(نکاح کا بیان)

نکاح پڑھانے کا طریقہ

سوال [۔۔۔

[illegible]

[illegible]

خطبۂ نکاح کھڑے ہوکر پڑھنا

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

کم بولنے والے کا نکاح

[illegible]

[illegible]

وكذا في ملتقى الأبحر: كتاب النكاح: باب الأولياء والأكفاء: ۱/۴۹۱، مكتبه مجتبائي دهلي

وكذا في البحر الرائق: كتاب النكاح: باب في الأولياء والأكفاء: ۳/۱۲۱، شركت علميه ملتان

[illegible]

وكذا في البحر الرائق: كتاب النكاح: باب الكفاءة: ۳/۱۲۵، سعيد

وكذا في الفتاوى الهندية: كتاب النكاح: باب الكفاءة: ۱/۲۹۰، رشيديه

وكذا في فتح القدير: كتاب النكاح: باب الكفاءة: ۳/۳۱۰، رشيديه

[illegible]

[illegible]

[illegible] کیا ان کا نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

ایضاً

مسئول: [illegible] کیا ان کا نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اور اگر ان کا نکاح ہو جاتا ہے تو ان کے ساتھ [illegible] کیا ان کا نکاح ہو جاتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

---

۱ الاشارة [illegible] وذلك في الأخرس دون المعتقل، والأخرس وذي العذر في الأخرس على تفصيل عند علمائنا في شرح علي صدر الشريعة. (مجمع الأنهر، مسائل شتى، ۲ / ۵۳۲، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

۲ ولا يصح بالإشارة للقادر على النطق بغير خرس وعي وخلافا لمن صحح النكاح. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الإقرار، ۷ / ۵۱۵، سعيد)

۳ قوله: بخلاف معتقل لسان وشمع الفاك، فإن الفاك بمنزلة عقد لسان الأخرس على النكاح وإنه يقدر عليه بعبارات أخر كما يعلم مما مر ولا كتابة. (البحر الرائق، كتاب الطلاق، مسائل شتى، ۴ / ۳۰۰، سعيد)

۴ [illegible] كتاب بعقد النكاح والقدرة بعقد بالإشارة من الأخرس. (كتاب بدائع الصنائع، كتاب النكاح، فصل في شرائط ركن النكاح، ۲ / ۲۹۱، سعيد)

الإشارة [illegible] وذلك في الأخرس دون المعتقل. (مجمع الأنهر، مسائل شتى، ۲ / ۵۳۲، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

۶ كما في البحر الرائق، كتاب الطلاق، مسائل شتى، ۴ / ۳۰۰، سعيد.

نکاح سے بعد زوجین سے ایجاب و قبول کرانا ضروری ہے اور ایجاب و قبول کے بعد زوجین سے قبول نکاح کرانا
[illegible] سے ایجاب و قبول کرانے کے بعد زوجین سے قبول نکاح کرانا [illegible]

[illegible]

والدین کا نکاح پڑھانا

سوال [۴۲۴۰] [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

[illegible]

نکاح کی اجازت نامہ دے کر رخصت ہو جانا، پھر وہاں سے فرار ہو جانا

سوال [۴۲۴۱] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

۲　　یا ...

۳　　یا ...

۴　　یا ...

۵　　...

۶　　...

۷　　...

الجواب حامداً ومصلیاً

...

...

۲ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۳ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۴ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۵ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۶ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۷ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۸ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۹ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۱۰ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۱۱ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۱۲ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۱۳ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۱۴ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۱۵ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۱۶ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۱۷ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۱۸ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۱۹ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۲۰ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۲۱ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۲۲ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۲۳ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۲۴ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۲۵ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۲۶ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۲۷ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۲۸ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۲۹ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۳۰ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۳۱ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۳۲ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۳۳ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۳۴ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۳۵ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۳۶ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۳۷ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۳۸ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۳۹ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۴۰ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۴۱ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۴۲ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۴۳ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۴۴ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۴۵ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۴۶ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۴۷ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۴۸ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۴۹ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۵۰ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۵۱ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۵۲ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۵۳ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۵۴ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۵۵ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۵۶ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۵۷ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۵۸ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۵۹ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۶۰ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۶۱ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۶۲ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۶۳ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۶۴ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۶۵ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۶۶ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۶۷ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۶۸ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۶۹ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۷۰ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۷۱ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۷۲ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۷۳ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۷۴ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۷۵ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۷۶ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۷۷ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۷۸ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۷۹ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۸۰ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۸۱ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۸۲ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۸۳ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۸۴ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۸۵ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۸۶ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۸۷ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۸۸ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۸۹ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۹۰ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۹۱ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۹۲ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۹۳ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۹۴ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۹۵ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۹۶ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۹۷ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۹۸ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۹۹ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۱۰۰ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

نکاح میں کھانے کپڑے وغیرہ کا تذکرہ

مہر ہاتھ کے نیچے چھپا کر ادا کرنا

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۲ [illegible]

۳ [illegible]

۴ [illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

باب مایتعلق بالرسوم عند الزواج

(شادی بیاہ کی رسومات کا بیان)

دلہا کو پالکی میں لے جانا

سوال [۱۰۰۳] ہمارے یہاں شادی کے وقت پالکی میں دولہا کو بٹھا کر لے جاتے ہیں کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پالکی پر دولہا کو بٹھا کر لے جانا اس وجہ سے کہ اس میں دولہا کی بے عزتی ہے جائز ہے (۱) واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

دولہا کو پھولوں کا ہار پہنانا

سوال [۱۰۰۴] یہ جو شادیوں کے موقع پر دولہا کو ہار پہنایا جاتا ہے اور آپس میں ایک دوسرے کو ہار پہناتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

لایسرع خلفی امر مسنون [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نکاح کے وقت کلمہ پڑھوانا

سوال[illegible]

نکاح کے وقت نماز پڑھوانا

سوال[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

کہ وہ وقت نماز کا نکل جانے کے بعد ہے یا نماز کے اندر سہو لاحق ہونے کے بعد ہے، تو ظاہر ہے کہ سوال اپنی جگہ میں ذو معنی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱ ۔۔۔ واضح ہو کہ اس مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ سجدۂ سہو کا تعلق نماز کے اندر سہو ہونے سے ہے، اس لئے اگر کسی شخص کو نماز کے بعد سجدۂ سہو کرنے کا خیال ہوا اور اس نے سجدۂ سہو کرلیا تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ سجدۂ سہو کا تعلق نماز کے اندر سہو ہونے سے ہے، اس لئے اگر کسی شخص کو نماز کے بعد سجدۂ سہو کرنے کا خیال ہوا اور اس نے سجدۂ سہو کرلیا تو اس کی نماز ہوگئی، اور اس کا سجدۂ سہو کرنا کافی ہوگیا

الجواب حامداً ومصلیاً

www.ahlehaq.org

باب المحرمات

الفصل الأول في المحرمات من النسب

(نسبی محرمات کا بیان)

کسی کی ذات سے تعلق جنس کی صورت میں پیدا ہونے والے بچوں کے نکاح کا حکم

[illegible]

المحرمات خامسة وعشرون:

[illegible]

www.ahlehaq.org

ناپائدار بھائی کی لڑکی سے نکاح کرنا

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

بھتیجے سے نواسی کا نکاح

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

سوتیلی ساس سے نکاح کرنے کا حکم

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

الفصل الثاني في المحرمات من الرضاع

(حرمت رضاعت کا بیان)

اٹھائی سال عمر ہونے پر حرمت رضاعت کا حکم

۔۔۔ ۱۰۰۰ھ ۔۔۔ ۱۰۰۰ھ ۔۔۔ ۱۰۰۰ھ

۲ جس بچہ نے عدت رضاعت میں جس عورت کا دودھ پیا ہے اس بچہ کا اس عورت کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں خواہ اس بچہ نے دودھ پینے سے پہلے پیدا ہوئی ہو خواہ بعد میں (۱) فقط واللہ اعلم۔

www.ahlehaq.org

(۱) "ولا حل بين رضيعي امرأة لكونهما أخوين وإن اختلف الرضى والأب" (الدر المختار) "قوله: وإن اختلف الرضى إلخ كأن أرضعت أولاد الثاني بعد الأول بعشرين سنة مثلا وكان لكل منهما لبن منذ الرضاع وشمل ما لو ولدت قبل إرضاعها لرضيعة أو بعده ولو بسنين" (رد المحتار مع الدر المختار كتاب الرضاع، ۳ ـ ۲۱۰، سعيد)

وكذا في الهداية، كتاب الرضاع، ۲ ـ ۳۵۱، مكتبه شركت علميه)

وكذا في مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر، كتاب الرضاع، ۱ ـ ۵۰۳، دار احياء التراث العربي بيروت)

الفصل الثالث في نكاح منكوحة الغير

[illegible]

[illegible] نکاح [illegible] کا حکم

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

بغیر طلاق نکاح ثانی کرنے کا حکم

سوال[۴۹۱۲]: ایسا شوہر جو بیوی کو طلاق نہ دے، بلکہ اس کو معلق یا غیر معلق طلاق کی دھمکی دیتا ہو یا کہتا ہو کہ میں تجھ کو طلاق دے دوں گا، یا طلاق دیتا ہوں، چلی جا، اور بیوی اس کے خوف سے اپنے میکہ چلی جائے، اور شوہر اس کے بعد دوسری شادی کرلے، تو پہلی بیوی کا اس کے بعد دوسرے شخص سے نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اس کے علاوہ اس صورت میں اس نکاح سے جو اولاد ہو، اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ نکاح شرعاً صحیح نہیں(۱) اور اس نکاح سے جو اولاد ہوئی ہے وہ شرعاً ولد الزنا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿والذین یرمون المحصنات ثم لم یأتوا بأربعة شهداء فاجلدوهم ثمانین جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة أبدا﴾ الآیة (النور: ۴)

"وعند الجزري في الوقد الواحد مرة أو مرتين أو ثلاثا بكلمة أو كلمات في الحال أو متفرقة في الطهر أو الوقد الواحد أو الأوقات الخ" الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الثالث في الطلاق الصريح، الفصل الأول في طلاق السنة، ۱: ۳۵۰، ۳۵۱، رشيدية.

وكذا في ملا محمد الدماري، كتاب الطلاق، الفصل الأول في [illegible]، ۲: [illegible]، ماجدية.

(۲) قال اللہ تعالیٰ: ﴿ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب أجله﴾ البقرة: ۲۳۵.

وقال اللہ تعالیٰ: ﴿وإذا طلقتم النساء فبلغن أجلهن فلا تعضلوهن أن ينكحن أزواجهن﴾ البقرة: ۲۳۲.

أجاز استقصت عدتها حيث لا رجوع ولا اجتماع عليه فيما لا يخفى من ذلك. الجامع لأحكام القرآن، البقرة: ۲۳۲، ۳: ۱۲۹، دار إحياء التراث العربي بيروت.

(۳) لا يحضر من حل أن يتزوج بأخت امرأته أو عمتها أو خالتها. الفتاوى العالمكيرية، كتاب النكاح، الباب الثالث، ۱: ۲۸۰، رشيدية.

وكذا في بدائع الصنائع، كتاب النكاح، فصل في بيان ما يحرم من النكاح، ۲: ۲۵۱، ۲۵۲، ايچ ايم سعيد.

ہے (۱) اور ان بیٹوں و پوتوں کی اولاد (۲) اور اس سے نیچے بیٹوں پوتوں کی اولاد (۳) اور نانا سے اوپر نانا کی اولاد (۴) اور نانا کی اولاد سے اور دادا سے اوپر دادا کی اولاد (۵) اور دادا کی اولاد سے اور ان سب کی اولاد (۶) اور ان کی اولاد سے اور ان کی اولاد سے اور ان کی اولاد سے

کہ ... آن ... ہ ... ہ ... ہ ... ہ ...

از: ... محمد ... (دار الافتاء ... ۱۳۰۲ھ)

الجواب: ... ہ ... ہ ... ہ ... ہ ... ۱۳۰۲ھ

www.ahlehaq.org

---

۱ وکذا فی بدائع الصنائع کتاب الصلاۃ فصل فی بیان صفۃ الصلاۃ ۱/ ۱۰۶ ۱۲ منہ

۲ وفی الاحیاء یستحب ان یحسن ثیابہ ویتطیب ویتنظف ویقطع روائح الکریہۃ ویلبس الاحسن من ثیابہ ویتطیب بالاحسن من طیبہ ویتنظف بالاحسن من نظافتہ ویقطع روائح الکریہۃ بالاحسن من قطعہ ویقصد بکل ذلک التعظیم لحضرۃ الحق تعالٰی ویتأدب بآداب الحضور بین یدی الملوک الخ اھ ملخصا من الدر المختار کتاب الصلاۃ باب الامامۃ ۱/ ۵۱۱ ۱۲ منہ

۳ وکذا فی بدائع الصنائع کتاب الصلاۃ ۱/ ۱۰۶ ۱۲ منہ

۴ وکذا فی الفتاوی الہندیۃ کتاب الصلاۃ الباب الخامس الفصل الثانی ۱/ ۷۴ ۱۲ منہ

الفصل الرابع في المحرمات بالجمع

(محرمات کو جمع کرنے کا بیان)

دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا کیسا ہے؟

www.ahlehaq.org

---

www.ahlehaq.org

الفصل الخامس في المحرمات بالشرک

(غیر مسلموں سے نکاح کا بیان)

مسلمان کا عیسائی عورت سے نکاح

سوال [۱۰۲۵۰] : ایک مسلمان کا ایک عیسائی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے، ایسا اس سے نکاح جائز ہوگا؟

۲ مسلمان مرد مشرکہ عورت کے نکاح میں ہے، اگر اس کی عیسائی بیوی اپنے عیسائی مذہب پر قائم رہے تو کیا اس کے ساتھ اس کا نکاح باقی رہے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ایسے نکاح میں شرعاً خلل ہے، مسلمان شوہر کو اپنے اسلام پر باقی رہنا مشکل ہے، اور اگر کبھی اس نے اظہار کر بھی دیا تو اس کے ساتھ اس کا نکاح باقی نہ رہے گا، اس سے ایسا ارادہ ترک کریں (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

احقر محمود عفی عنہ، دار العلوم دیوبند، ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۸۰ھ۔

---

(۱) ویحرم شروع المکلفات والأولی أن لا یفعل ولا یأکل ذبحهم إلا لضرورة (الدر المختار، کتاب النکاح، باب المحرمات، ۳: ۵۲ سعید)

والأولی أن لا یشروع کتابیة ولا یأکل ذبحهم إلا لضرورة وفي المحیط یکره شروع المکتابیة الحربیة، لأن الإنسان لا یأمن أن یکون سیسا ولد فیتنا علی صانع أهل الحرب، ویتحلق بأخلاقهم، فلا یستطیع المسلم فلعه عن تلک العادة (البحر الرائق، کتاب النکاح، فصل في المحرمات، ۳: ۱۹۲، زکریا)

وکذا في أحکام القرآن للجصاص، باب شروع الکتابیات، السادسة، ۲: ۲۵۲، قدیمی)

وکذا في النهر الفائق، کتاب النکاح، باب المحرمات، ۲: ۱۹۵، زمزم)

باب ولایة النکاح

(ولایت نکاح کا بیان)

نکاح کے لئے چچا کی اجازت کا اعتبار ہوگا یا نہیں؟

سوال [۶۱۵۱]: ایک شخص کے چند لڑکے اور لڑکیاں ہیں، ان میں ایک کے علاوہ سب نابالغ ہیں، ایک لڑکی بالغ ہے اور غیر شادی شدہ ہے، اس نے نکاح سے متعلق رائے دینے کی اپنی والدہ سے اجازت چاہی، والدہ نے اپنی رضامندی ظاہر کردی، اب اس بات کو زیر بحث لایا گیا کہ اس بالغہ لڑکی کے نکاح کے لئے والد کے علاوہ کسی اور کی اجازت کی ضرورت ہے یا نہیں؟ ایک صاحب کا کہنا ہے کہ لڑکی کے چچا کی اجازت بھی ضروری ہے، ایک صاحب کا کہنا ہے کہ لڑکی کی ماں اپنے تمام بچوں سے زیادہ شفیق ہوتی ہے، اس لئے ماں کی اجازت کافی ہے، آپ سے گزارش ہے کہ مسئلہ کو واضح فرمائیں، آپ کے جواب پر ہی عمل کیا جائے گا، لہٰذا جواب جلد مرحمت فرمائیں، نیز یہ بھی واضح فرمائیں کہ نابالغہ لڑکی کا نکاح اپنے خاوند کی وفات کے بعد کون کرے گا، ماں یا دادا؟ نیز یہ بھی واضح فرمائیں کہ نابالغہ لڑکی کا نکاح ہونا چاہئے یا نہیں؟ کیونکہ بعض حضرات اس کو ناجائز فرماتے ہیں، بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

لڑکی تو اپنی شادی کی سوچ سے تعلق ہے اور اس بارہ کے مشورہ میں والدہ کی رائے معتبر ہوتی ہے، لڑکی بالغہ کے نکاح کی ضرورت اور مصلحت ہے تو موجودہ صورت میں ۱۵/۱۶ سال پہلے اجازت دے دینے سے نکاح درست ہوسکتا ہے(۱)، محض والدہ کی اجازت سے مروجہ صورت میں نکاح کافی نہیں ہے، بلکہ والد کی اجازت اور والد کے حیات نہ ہونے کی صورت میں دادا کی اجازت ضروری ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

(۱) اگر یہ اصل ترجیح ذکر کی ہے تو اجازت میں ترجیح کا مطلب یہ ہے کہ ولی کی اجازت ضروری ہے، اور اگر ولی نے اجازت دے دی تو نکاح درست ہوگیا، اور اگر ولی نے اجازت نہیں دی تو نکاح درست نہیں ہوا

فتاویٰ محمدیہ جلد سوم ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

فصل في التوكيل بالنكاح

(نکاح میں وکالت کا بیان)

بذریعہ وکیل یا بذریعہ خط کے نکاح کا حکم

س [illegible] کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنے لڑکے کا نکاح بذریعہ وکیل کے بجواب حمید وصول کیا۔

[illegible] کسی نے کسی کا نکاح وکیل کے ذریعہ سے کیا ہے [illegible] نکاح ہو گیا یا نہیں اور اگر ہو گیا تو کیا اس کے لئے [illegible] ہے یا نہیں اور اگر ہے

www.ahlehaq.org

۔۔۔ کتاب النکاح ۔۔۔ باب الاولیاء فی النکاح ۔۔۔ ۲ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

فصل في الجهاز

(جہیز کا بیان)

جہیز کس کی ملک ہے؟

سوال [۴۲۱۰]: [illegible] جہیز کے متعلق فرمایا جاتا ہے [illegible] کس کی ملکیت شمار ہوتی ہیں تفصیل سے بیان فرمائیں:

۱ [illegible] ہوتا ہے

۲ [illegible] ہوتا ہے

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] ہے یا لڑکے کی ملک ہے یا دونوں کی ملک ہے؟ یہ مسئلہ ہے تو اس تفصیل کا اعتبار ہوگا [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوتا ہے

۲ [illegible]

۳ [illegible]

www.ahlehaq.org

---

۱ [illegible]

باب في العروس والوليمة

(باب شادی اور ولیمہ کا بیان)

ولیمہ کا وقت کب سے کب تک ہے؟

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کتاب الطلاق

باب الطلاق بألفاظ الکنایة

(الفاظ کنایہ سے طلاق دینے کا بیان)

"ہمیں تمہاری لڑکی سے اب کچھ مطلب نہیں ہے" سے طلاق کا حکم

سوال [۶۹۲۰]: ایک آدمی ہے جس کا نام عباس ہے، عباس نے اپنی بہن کی شادی دوسری جگہ کردی، حالانکہ اس نے زبردستی نے طلاق نہیں دلائی ہے، پھر چھ ماہ بعد اس لڑکی کو بہت زیادہ بیمار کردیا، جس کی وجہ سے عباس کی بیوی نے اپنے والد سے بیماری کی شکایت کی، تو اس کے والد نے عباس کو فون کیا، اور کہا کہ "ہمیں تمہاری لڑکی سے اب کچھ مطلب نہیں ہے، تم اپنی لڑکی کو سسرال میں بھیجو" تو کیا طلاق بائن واقع ہوئی یا نہیں؟ اور سسرال بھیجنے کے بعد بیوی کو بلایا نہیں، تو کیا اب عباس کی بیوی اس کے نکاح سے خارج ہوگئی اور اس کو شادی دوسری جگہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

عباس نے اگر الفاظ مذکورہ طلاق کی نیت سے کہے ہیں تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی (۱)، وقت طلاق

---

(۱) "وفي الفتاوى لو قال لها لست لي بامرأة أو لا نكاح بيني وبينك أو لا سبيل لي عليك يقع واحدة بائنة" (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الطلاق، الفصل الخامس ۱/ ۳۷۳، رشيديه)

وكذا في حاشية الشلبي على تبيين الحقائق، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ۲/ ۹۸، دار الكتب العلمية بيروت) =

سے تین دن دوری گزرنے پر عدت بھی ختم ہوگئی اور دوسری جگہ نکاح کا بھی حق حاصل ہوگیا، بغیر طلاق کے (۱) جو دوسرے شخص سے نکاح کردیا گیا ہے، وہ نکاح چونکہ حرام کاری اور سخت وبال کی چیز ہے، اس کی اصلاح ضروری ہے (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۰/۱/۸۹ھ۔

الجواب صحیح: نظام الدین، دارالعلوم دیوبند، ۱۱/۱/۸۹ھ۔

☆ ... ☆ ... ☆ ... ☆ ... ☆

www.ahlehaq.org

= (وكذا في فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى العالمكيرية، كتاب الطلاق، فصل في الكنايات والمدلولات ۱/۳۰۴، رشيديه)

(۱) قال الله تعالى: ﴿وإذا طلقتم النساء فبلغن أجلهن فلا تعضلوهن أن ينكحن أزواجهن﴾ (البقرة: ۲۳۲)

"قيد انقضت عدتها (من الطلاق أو الوفاة) حلت للأزواج، ولا جناح عليها فيما فعلت من ذلك": (الجامع لأحكام القرآن، البقرة: ۲۳۲، ۳/۱۲۷، دار إحياء التراث العربي بيروت)

(وكذا في التفسير المظهري: ۴/۲۲، حافظ كتب خانه)

(۲) "بل يحد حتى لو تخلل التفريق بينهما": (الدر المختار، باب المهر، مطلب في النكاح الفاسد ۳/۱۳۳، سعيد)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب النكاح، الباب الثامن ۱/۳۳۶، رشيديه)

(وكذا في المحيط البرهاني، الفصل السادس عشر ۳/۳۴۸، مكتبه غفاريه كوئته)

باب الفسخ و التفریق

(فسخ اور تفریق نکاح کا بیان)

سسرال کے حالات خلاف واقع سن کر فسخ نکاح کا مطالبہ کرنا

[illegible] عرض کی یا رسول اللہ! میری بیٹی کا ابھی ابھی نکاح ہوا ہے اس کا خاوند ہمیشہ رات کو آتا ہے اور میری بیٹی کے پاس جاتا ہے اور اس کے ساتھ ایک بستر پر سوتا ہے اور میری بیٹی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور میری بیٹی کو اس سے کوئی رغبت نہیں ہے اور اس کے پاس جانا اس کو اچھا نہیں لگتا ہے اور اس کے ساتھ سونا اس کو اچھا نہیں لگتا ہے اور اس کے ساتھ صحبت کرن

ہوئے کاغذ ان کے بھیجے ہوئے تھے اور کچھ زبانی معلوم ہوئے ان پر خاوند نے لکھ دیا جب سے شوہر شوہر نہیں ان لوگوں نے خطوط بھیجے ہیں ان نے زیادہ خراب باتیں نہیں لکھیں کچھ لکھا بھی ہو تو وہ خاوند کا لکھا ہوا ہے وہ خاوند خاوش ہو رہا ہے کچھ ان کے پاس خطوط بھی لکھے ہوئے ہیں وہ خاوند طلاق کے لکھے ہیں جب ان کا کوئی قصور ثابت نہیں تو آخر ان سے طلاب طلاق کیوں دیا جاتا ہے؟ یا ان پر دوسرا مذہب ہونے کے اور دوسری بیوی کے طلاق دیا ہے تو کیا حکم ہے؟

اور یہاں جیسے وہ ان نے تحقیق کی تو حالات معلوم ہوئے ہیں اور اعتماد کے لائق ہیں اور یہ خاوند سے کہا بھی ہے تو بھی ان کا خاوند غراب ہے کہتا ہے کہ میں نہیں کروں گا تم کرو اور والوں نے کہا ہے کہ اس کا شریعت پر چلنا اختیار میں ہے اب بظاہر صورت یہ ہے کہ جن لوگوں کے ذریعے سے لڑکے والوں نے حالات معلوم کیے ہیں ان کی معرفت تحقیق کی جائے اور دونوں کا آپس میں بیٹھ کر اتفاق کرایا جائے اگر اتفاق ہو جائے تو اس پر عمل کرنا چاہیے اور اگر اتفاق نہ ہو سکے تو پھر لڑکے والوں کی رائے کا اعتبار نہیں ہے اور لڑکی کی رائے کا اعتبار ہے۔

چنانچہ اگر مقدمہ عدالت میں پیش ہو جائے تو عدالت کو اختیار ہے کہ طلاق دے دے اور اگر کوئی عالم موجود ہو (۱) اور وہ خاوند سے تحقیق کرے تو اس کا پتہ لگ جائے گا کہ وہ کس بنا پر طلاق دینے کا اقدام کر رہا ہے

ہ الباب الثالث ۱ ۲۶۰ ، رشیدیہ)

ر کذا في مدایع الصنایع کتاب النکاح، فصل في شرط أن لا یکون مذکوحۃ الغیر ۳ ۵۰۳ ، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ر کذا في الفقہ الإسلامي وأدلتہ، الفصل الثالث المحرمات من النساء ۹ ۶۶۴۹ ، رشیدیہ)

(۱) قال اللہ تعالیٰ ﴿فتذروھا کالمعلقۃ﴾ الجمل فتذروھا کالمعلقۃ ۱۲۹ ،

قولہ تعالیٰ ﴿فتذروھا کالمعلقۃ﴾ أي لا ھي مطلقۃ ولا ذات زوج، الجامع لأحکام القرآن، النساء ۱۲۹ ۵ ۱۷۹ ، دار احیاء التراث العربي بیروت،

وقال اللہ تعالیٰ ﴿فإمساک بمعروف أو تسریح بإحسان﴾ البقرۃ ۲۲۹ ،

أو حکمہ أن الوقوع بہ والإطلاق علی مال فطلاق بائن، الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الفعل ۳ ۲۴۳ ، سعید)

ئی (۱) اگر بیوی کی فرمائش اور کوشش سے یا خود بخود دونوں میں اختلاف رہنے لگا تو حاکم مسلم یا اقلیت کی عدالت میں مقدمہ پیش ہونے پر اگر حاکم مسلم یا اقلیت کا ہو تو چند ثقہ اور معتمد اہل محلہ کی پنچایت میں مقدمہ پیش کیا جائے اور اس میں کم از کم ایک معتمد عالم بھی شریک ہو، وہ پوری تحقیق اور تفتیش کے بعد فیصلہ کرے، فیصلہ کرتے وقت [illegible] اگر وہ اس کو ناقابل اصلاح سمجھیں تو طلاق بائن دیدیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند۔

صحیح ہے۔ سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح۔ بندہ نظام الدین مفتی دارالعلوم دیوبند، ۱۰ ۲ ۸۹ھ۔

www.ahlehaq.org

---

* "إذا وقع بين الزوجين اختلاف أن يجتمع أهلهما ليصلحوا بينهما، فإن لم يصطلحا جاز الطلاق" (ردالمحتار، كتاب الطلاق، باب الخلع ۳ ۲۱۱، سعيد)

(۱) قال الله تعالى "والمطلقات يتربصن بأنفسهن ثلاثة قروء" (البقرة ۲۲۸)

وقال الله تعالى "ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب أجله" (البقرة ۲۳۵)

"لا يحل لمسلم نكاحهن مالم مست، وحبها أو يطلقها، وتقضي عدتها من كرفاة أو الطلاق" (التفسير المظهري ۱ ۲۴۰، حافظ كتب خانه)

فصل في زوجة المجنون و العنين

(دیوانے اور نامرد کی بیوی کا بیان)

زوجۂ عنین کا حکم

سوال [۶۲۵۹] ایسی عورت کی شادی ہوئی جو ایسے مرد سے بیاہی گئی جو اپنے شوہر کے پاس رہی اور اپنے شوہر کے ساتھ اس نے رات گزاری ہے لیکن شوہر عورت سے قائل نہیں ہے اس کی وجہ سے عورت کے پاس ایک سال رہتے سے زائد ہو گیا ہے اور اپنے والد سے اگر یہ چاہتی ہے کہ نکاح طلب کرتی ہے تو نکاح طلاق نہیں ہوتا ہے اور عورت کے کنواری ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور عورت کا دعویٰ ہے کہ میں طلاق نہیں ہوئی ہوں کیا حکم ہے اس صورت میں عورت کی بات معتبر ہوگی یا مرد کی؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً و مصلیاً:

واضح کہ واقعہ یہ ہے کہ کنواری عورت نے شوہر کے ساتھ رات گزاری ہے اور شوہر نے اس کے ساتھ خلوت صحیحہ کی ہے اور شوہر عورت سے قائل نہیں ہوا ہے اس صورت میں عورت کا قول معتبر ہوگا اور اس کا دعویٰ صحیح ہوگا اور عورت کو طلاق نہیں ہوئی ہے اور عورت کے والد کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس کا نکاح فسخ کر دے اور عورت کو طلاق دے دے اور اس میں کوئی تفاوت نہیں ہے کہ عورت کی صغیر ہے یا کبیر اگر وقت نکاح زوجہ اس سے کنواری ہونے کا معائنہ نہیں کیا ہے اور شوہر نے ایک دفعہ قائل نہیں کیا ہے اور عورت کا دعویٰ ہے کہ میں اس شوہر کے ساتھ رہی ہوں اور اس نے ساتھ رات گزاری ہے اور اس نے مجھ سے قائل نہیں کیا ہے اور عورت کا دعویٰ حکم بالعنینی کی حالت

---

۱ قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ الآية. النساء ۴: ۳.

وقال صلى الله عليه وسلم: «تزوجوا الودود الولود فإني مكاثر بكم الأمم». وقال عليه السلام: «تناكحوا تكاثروا فإني أباهي بكم الأمم حتى بالسقط». أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الطلاق، باب الحث على النكاح ۲: ۱۶۲، (المصنف).

۲ انظر: الفتاوى الهندية، الفصل الثالث عشر في الخلع ۱: ۴۸۳، دار الفكر، بيروت.

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اس میں تفصیل مذکور ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۳/۸۶ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین ۔۔۔ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۳/۸۶ھ

الجواب صحیح ہے حبیب الرحمٰن ۔۔۔ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۳/۸۶ھ

www.ahlehaq.org

باب الخلع

(خلع کا بیان)

طلاق بالمال دینے کی صورت میں بیوی کو دیے ہوئے زیور وغیرہ واپس لینا

سوال [۴۰۰۰۰] [illegible] کی قیمت ہے، کیا شوہر کو واپس لینا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible]

---

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿فلا جناح علیہما فیما افتدت بہ﴾ الآیۃ ۲۲۹

(۲) وکذا فی الشامیۃ: کتاب الطلاق، باب الخلع، الفصل الثانی ۳/۴۴۱ وشیہ

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین، عفی عنہ، ۱۴۰۱ھ۔

www.ahlehaq.org

[illegible] القرآن، الأسراء: ۲۳، ۱۲۵، دار احیاء التراث العربی بیروت)

"وعن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسمیہ أنہ قال: "من حلف بغیر اللہ فقد أشرک" أخرجہ عبدالرزاق عن بطائفۃ وصححہ، وحسن لی، وحسنہ لا یحتمل ذلک" (الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثامنۃ والخمسون بعد المائتین، الزاجر ۲، ۲۵۲، دار الفکر بیروت)

باب العدة والحداد

(عدت اور سوگ کا بیان)

عدت ختم ہونے کے وقت چند بے اصل باتوں کا حکم

www.ahlehaq.org

[illegible] اپنے عزیز داماد کو اپنے یہاں لے آئیں وہیں سے یہاں ان دن یا ان سے بعد چلی جائے اس سے عدت کی عدت ختم ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible] ۲۹ ۵ ۱۴۰۰ھ۔

دو عدتوں کا تداخل

سوال [۱۰۰۰۰]: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہو گیا اور اس کی عدت ابھی تین ماہ باقی تھی کہ ایک شخص نے اس سے نکاح کر لیا اور اس کے بعد دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی نکاح کر لیا تو کیا اس عورت کی عدت وفات ختم ہو گئی یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا یہ دونوں نکاح فاسد ہو گئے یا صحیح؟ اور اس عورت کے ذمہ کتنی عدت ہے؟ اس عورت میں کیا جائز ہے کہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد زینت اختیار کرے عدت کے ختم ہونے کے بعد؟ اور اس عورت میں کیا جائز ہے کہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد زینت اختیار کرے عدت کے ختم ہونے سے پہلے

اگر وہ بچہ عدت کے وقت کمل ہو تو عدت وضع حمل ہے۔

لقولہ تعالیٰ ﴿وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن﴾ (۱)

لیکن اگر حالت عدت میں حمل گرا دیا تو اس سے عدت میں فرق نہیں ہوگا، جو عدت سابقہ چار ماہ دس روز کی رہے گی، یہی صحیح ہے۔

"كما تحتاط لها في زيادة وهي ما لو نكح حبلى وإذا حبلت في العدة لم تنقض بوضع حمل آخر من المتقدم أو من زنا أو من نكاح فاسد" (شامي مصرية ۲: ۹۰۲)۔

"(لا بمضي مدة ولا بإقرارها) على المعتمد كما مر وصححه في "البدائع" "لأنه (مختار مع خاتمة الشامي بمصرية ۲: ۹۱۹)۔

"قوله: (إلا بمضي المدة الخ) أفاد أن المراد بالحامل ما كانت معتدة عن طلاق أو فسخ بعد أن استمرت من مدة إمكانه فإن في "البحر" عن "المحيط" لو كان بين حمل حصل في حالها فعلقت أن تضع حملها وفي الذي يليه ما لو ظهر أنها حبلت عند موت الزوج فعدتها بالشهور الخ" (وقد مر عن "البدائع" (شامي بمصرية ۲: ۹۱۶ ۹۱۷)

خواہ حمل زنا سے ہو یا شبہ سے خواہ کالع فاسد سے ہو، حالت عدت میں گرانا جائز نہیں ہے۔

لقولہ تعالیٰ ﴿ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب أجله﴾ (۲)

---

(۱) (الطلاق: ۴)

"وهي حق الحامل وضع حملها" (الدر المختار، كتاب الطلاق، باب العدة ۳: ۵۱۱، سعيد)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الطلاق، الباب الثالث ۱: ۵۲۹، رشيديه)

(۲) (رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب في رد المعتدة بشبهة ۳: ۵۲۰، ۵۲۱، سعيد)

(وكذا في البحر الرائق، كتاب الطلاق، باب العدة ۴: ۲۳۹-۲۴۱، رشيديه)

(وكذا في الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر ۱: ۵۳۱، رشيديه)

(۳) (البقرة: ۲۳۵)

www.ahlehaq.org

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

باب النفقات

(نفقہ کا بیان)

میکہ چلی جانے والی عورت کا نفقہ

سوال[۱۰۶۲۳]: میکہ میں رہنے والی بیوی کا نفقہ شوہر کے ذمہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر شوہر کی اجازت ورضا سے گئی ہے تو نفقہ واجب ہے، ورنہ نہیں(۱)، بیوی سے رہنے کے (۲) اگر نہ رہے یا تو رہنا طلاق ہوجانے کی وجہ سے یا کسی قضائے قاضی کی وجہ سے یا کسی معصیت سے منع کرنے کی وجہ سے(۳)۔ واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، ۲۹/ ۷/ ۹۷ھ۔

میکہ میں رہ کر جھوٹی تحریر کے ذریعہ نفقہ طلب کرنا

سوال[۱۰۶۲۴]: [illegible] کی زوجہ ہونے کے دعویدار ہیں، [illegible] کے خلاف دفعہ [illegible]

---

(۱) ولا نفقة لناشزة خرجت من بيته، أي الزوج بغير حق، وإن من المنع" رمكث الأبهر على مجمع الأنهر، كتاب الطلاق، باب النفقة: ۲/ ۶۹۰، مكتبه غفاريه كوئٹه)

وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الطلاق، باب النفقة، الفصل الأول: ۱/ ۵۴۵، رشيديه)

وكذا في الدر المختار، كتاب الطلاق، باب النفقة: ۳/ ۵۷۵-۵۷۶، سعيد)

(۲) قال الصحت رحمه الله تعالى: "يجب على وجه لا يسقط دعاؤها في دعوة الزوج إلا بقضاء القاضي أو برضى الزوج، فإن لم يوجد أحد هذين تسقط بمضي الزمان" وبدائع الصنائع، كتاب النفقة: ۳/ ۴۳۳، رشيديه)

وكذا في الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطلاق، باب النفقة: مطلب لا تسقط النفقة دينا إلا بالقضاء أو الرضا: ۳/ ۵۹۲، سعيد)

وكذا في البحر الرائق، باب النفقة: ۴/ ۲۱۱، رشيديه)

دعوت دی گئی اور انہوں نے بہت کم تعداد میں اس پر اظہار تاسف کیا اور بعض نے تو صاف صاف کہہ دیا کہ ہم تو اپنے آباء و اجداد کے طریقہ پر ہی چلیں گے، ہم کو اس سے کوئی سروکار نہیں،

www.ahlehaq.org

۔۔۔ ان باتوں کی وجہ سے ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

بالا جازت شوہر کے کہیں سے بھاگ کے والد کے ۔۔۔ ۔۔۔ کا حکم

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

دار ہے(۱)۔ شوہر ان حالات میں رکھنا چاہے تو اس کو بیوی بنا کر رکھ سکتا ہے، اس پر طلاق نہیں ہوئی (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹/۶/۹۲ھ۔

عورت کا شوہر کب شمار ہوگی؟

مسئول (۱۰۲۲۲): ایک عاقل بالغ مرد عورت نے شوہر کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر شرعی ہوتے ہوئے کورٹ میں جا کر ڈگری لے لی، اب اس کا کوئی اختیار شوہر پر نہیں ہے، شوہر کے پاس آنے سے انکار کر رہی ہے تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جس عورت کا شوہر کورٹ سے ڈگری لے کر اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھنے کا حق حاصل کر لے، وہ عورت اس شوہر کی منکوحہ

---

(۱) وتجبر على امتناعها من السفر بغير حق. (الدر المختار، باب النفقة ۳/۵۷۶، سعيد)

(۲) الناشزة من خرجت من منزل زوجها بغير حق كما مر في باب النفقة أو بغير أمره أو أبت أن تنتقل معه أو تسافر أو تحج معه أو إلى مكة أو إلى بيت أبيه أو أمه أو بعض محارمه أو إلى مصر أو منزل آخر أو سافر بغير أمره أو بأمره لا لحاجة أو لحاجة بأن سافر بها قاصدا الإقامة بغير موضع استحقاق النفقة أو سافر بها لنقلة متاعها أو لزيارة أبويها في كل سنة أو لحج الفريضة بعد ما حجت معه مرة أو لعيادة أحدهما في كل جمعة أو لعيادة غيرهما في كل سنة أو لعيادة أحدهما في المصر أو لعيادة غير المحارم أو لعيادة المحارم في غير المصر أو لعيادة أحدهما مريضا وهو يعلم أن لا متعهد له غيرها أو لعيادة أحدهما مريضا وهو لا يعلم أن لا متعهد له غيرها فإن أخذ في جهاز من يعلم أن لا متعهد له غيرها لا يسعها الخروج ولو خرجت عصت ولا نفقة لها ما دامت خارجة. (الهداية، كتاب النفقات، ۲/۳۰۳ - ۳۰۴، شركت علميه ملتان)

وكذا في سائر الكتب. (كتاب النفقات، باب النفقة للزوجة، ۳/۵۷۶، سعيد)

وكذا في الدر المختار، كتاب الطلاق، ۳/۲۳۰، سعيد)

(۳) قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى: هو لغة رفع القيد، لكن جعلوه في المرأة طلاقا وفي غيرها إطلاقا، وشرعا رفع قيد النكاح في الحال بلفظ الطلاق أو الماضي بلفظ مخصوص، وهو ما يتعلق على الطلاق. (الدر المختار، كتاب الطلاق، ۳/۲۲۲ - ۲۳۰، سعيد)

"ما نصب دليلا فهو رفع قيد النكاح حالا أو مآلا بلفظ مخصوص". (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الطلاق، الباب الأول في تفسيره وركنه وصفته وحكمه الخ، ۱/۳۴۸، رشيديه)

وذكره في البحر الرائق، كتاب الطلاق، ۳/۲۶۷، رشيديه)

[illegible] جب وہ بدلا جائے تو بدلنے والی کی شوہر کے ذمہ کچھ نہیں رہتی، تو وہ [illegible] آدمی ہے (۱) اگر شوہر معصیت پر ابھار کر بدلوایا ہو تو اس کی وجہ سے بدلنے والی کی تو نافرمانی نہیں (۲) یعنی عدم ان وقت ہے جب تو بدلوانے والی بدلوانے سے محترز اور ان کے حقوق کا تلف کرنے ہوئے دوسرے سے مجبور نہ ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

کتبہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۲۹/ ۷/ ۸۰ھ۔

ناشزہ عورت کا نفقہ

سوال (۱۱۱۱۰): اس قسم کا طلاق یافتہ رہتے ہوئے نافرمانی کرنے والی مطلقہ عورت پر شوہر کو نفقہ واجبات سے اور مہر میں سے کچھ دینا ہے یا نہیں؟ اگر دینا ہے تو کس صورت میں کتنا، اور کس صورت میں کتنا؟ مہر پر نفقہ کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے؟ کیونکہ بیوی کے بیانات میں اختلافات اور باہمی تنازعات کے لئے گنجائش رہتی ہے۔

---

(۱) الفتح المستفتة لزوجة على زوجها أو لغيره إذا سبب أصلها به مطالبها الزوج بالنفقة به تبين (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطلاق، باب النفقة ۳ / ۵۸۳، سعيد)

"ولا نفقة لمعتدة خرجت من بيته أي الزوج بغير حق وإن من الزوج" (مجمع الأنهر، كتاب الطلاق، باب النفقة، ۱ / ۵۰۲، مكتبه غفاريه كوئته)

وكذا في الفتاوى التاتارخانية، باب النفقة، الفصل الأول، ۴ / ۱۸۳، ۱۸۴، (زكريا ديوبند، كراچي)

(۲) عن ابن أبي أوفى رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم "لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق" (مشكاة المصابيح، كتاب الإمارة والقضاء، الفصل الثاني، ۲ / ۳۱۲، دار الكتب العلمية بيروت)

"ذكر الخرائطي في أمالي له بسند عن علي رضي الله تعالى عنه حديثا مرفوعا وفيه في عهد علي رضي الله تعالى عنه "أيها الناس من عاهد الله فحق عليه طاعتي فيما أحب وكره، وما أمركم بمعصية الله أو رأيتم منه ذلك فلا طاعة له" وأخرج أحمد في مسنده الطاعة في المعروف" وفي الجامع الصغير "من أمركم من ولاة بمعصية الله فلا تطيعوه" رواه أحمد (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الإمارة والقضاء، ۶ / ۲۵۲، رشيديه)

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

نشوز میں میاں بیوی کا ایک دوسرے سے مختلف ہونے کا حکم

سوال [۱۰۲۱۸] زید نے عمرو سے بیان کیا کہ میری بیوی نے مجھ سے بلا کسی وجہ کے علیحدگی اختیار کر لی ہے اور میرے گھر نہیں آتی ہے اور میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی ہے اور میرے حقوق ادا نہیں کر

فتاویٰ محمودیہ جلد ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

باب ثبوت النسب

(ثبوتِ نسب کا بیان)

نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے پیدا ہونے والے بچے کا حکم

سوال [۵۰۰۱]: مسمات چمپائی کا نکاح ۱۲ سال کی عمر میں اپنے چچا زاد بھائی سے ہوا تھا، رخصتی نہیں ہوئی تھی، والد کا انتقال ہو گیا، والد کے انتقال کے بعد چچا نے اپنے لڑکے سے رخصتی کرا دی، رخصتی کے ۱۰ ماہ بعد لڑکا پیدا ہوا، اس کی عمر ۱۰ سال ہے، لڑکا پیدا ہونے کے بعد لڑکے کے والد نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اب لڑکا اپنی والدہ کے پاس رہتا ہے، لڑکے کی والدہ نے دوسرا نکاح کر لیا، لڑکا اپنی والدہ کے پاس رہتا ہے، لڑکے کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنی نانی کے پاس رہتا ہے، لڑکے کی نانی کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکا اپنے ماموں کے لڑکے کے پاس رہتا ہے، لڑکے کے ماموں کے لڑکے

ثابت ہونے کے مستحق ہیں (۱) اور وہ بچہ جس کا ہونا بقول شخصے زندگی میں کبھی اس کا سوال نہیں اٹھا، مشرعی سب قوانین کی تقسیم میراث کے وقت اس کے پیدا ہونے کا سوال اور دعویٰ کرنے والے وارث ہیں، فتح کہہ سکتے ہیں کہ اس نے کیوں دعویٰ نہیں کیا؟ غرض اس بچہ کے ناجائز اور حرامی ہونے کے بیان کو ہرگز ہرگز کافی نہیں، جب تک یہ بچہ رحم مادر میں ہونے سے کسی کسی بچہ کو شرعاً ناجائز نہ کہا جائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) الدر المختار، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۳/۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱،

www.ahlehaq.org

باب الحضانة

(پرورش کا بیان)

شیر خوار بچہ کو چھوڑنے والی ماں کا حکم

... ...

کتاب الأیمان والنذور

باب الأیمان

(قسم کھانے کا بیان)

کیا لفظ "قسم کھاتا ہوں" سے یمین منعقد ہوگی یا نہیں؟

سوال [۵۰۰۱]: ایک شخص کہہ رہا ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر میں کھانا کھاؤں تو تمام کھانوں کا ناغہ ہو، نہ کھانا کھائے تو حانث ہوگا یا نہیں؟ اور قسم کا کفارہ دینے سے کفارہ ادا ہوگا یا نہیں؟ اور صحیح ہوگا کہ مذکورہ لفظ میں قسم کے ساتھ والے سے ذاتی دلالت کرنے والے لفظ میں سے کوئی لفظ اس نے نہیں کہا ہے تو قسم ہوئی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

وباللہ التوفیق: الصحیح أن قولہ: "أقسم" یمین، سواء ذکر بعدہ اسم اللہ أو صفۃ من صفاتہ أو لم یذکر، وہو المختار (۱)۔

عبارت بالا سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں قسم ہوئی ہے، جس کھانے سے متعلق یہ قسم کھائی ہے، اس کھانے سے حانث ہوگا اور کفارہ لازم ہوگا (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۶/۵/۹۴ھ۔

الجواب صحیح: نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۷/۵/۹۴ھ۔

---

(۱) والمراد بقولہ: أقسم، کما فی مجمع الأنہر، کتاب الأیمان، ۱/۵۶۳-۵۶۵، دار إحیاء التراث العربی بیروت، وکذا فی مجمع الأنہر، کتاب الأیمان، ۱/۵۶۳-۵۶۵، دار إحیاء التراث العربی بیروت، وکذا فی الفتاوی العالمکیریۃ، کتاب الأیمان، الباب الثانی، الفصل الأول، ۲/۵۴، رشیدیہ۔

(۲) أن حرف علیّ، أو فعلت کذا، کما فی البحر الرائق، کتاب الأیمان، ۴/۲۹۶، رشیدیہ۔

کلام پاک کی قسم

سوال [۱۰۶۱۱]: نسیب خاتون نے کلام پاک کی قسم کھائی کہ اپنے شوہر سے یہ کہا کہ "آج کے دن سے میں کبھی صحبت نہیں کرنے دوں گی" اس تاریخ سے آج تک دونوں میں ملاپ نہیں ہوا جس کو ایک سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہے اب خاتون اپنے شوہر کو صحبت دینی ہے لیکن شوہر اس خاتون سے نفرت کرتا ہے وہ اپنے بھی ہو چکے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر وہ خاتون اپنے شوہر سے ہمبستر ہونا چاہتی ہے تو صحبت کی چاہت اسے ہے، جلد رجوع کرلے اور کفارہ ادا کرکے پھر صحبت کرلے یہ قسم کا کفارہ دینا ہے (۱) کفارہ کے لئے دیکھ جائے کفارہ صحبت سے متعلق ہوگا کفارہ (۲) قسم کا کفارہ دینا ہے۔ اس غریبوں کو وقت شکر یہ کھانا کھلانے یا ان کو پہننے کپڑے دے

- "ولو حلف لا یأکل طعاما یسمی باسم خاص کالخبز والخل کان علی المعتاد حتی لو أکل الخل یحنث". (خلاصة الفتاوی، کتاب الأیمان، الفصل الثانی عشر ۴/۲۰ ط رشیدیه)

"(ومن حرم أکل عدس ونحوه وشرب نحو فعله) کماء (لزمته کفارة یمین)" (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الأیمان، ۳/۷۱۳-۷۱۴ ط سعید)

(۱) "من حرم شیئا نحو فعله کفر لیمینه" (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الأیمان، ۳/۷۱۴، ط سعید)

قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: من حلف علی یمین فرأی غیرها خیرا منها، فلیأت الذی هو خیر ولیکفر عن یمینه" (صحیح مسلم، کتاب الأیمان، باب ندب من حلف یمینا الخ ۲/۴۱۲، سعید)

(وکذا فی سنن النسائی، کتاب الأیمان والنذور، باب الکفارة بعد الحنث ۲/۲۴، قدیمی)

(۲) "حلف لا یفعل کذا ترکه علی الأبد، فلو فعل المحلوف علیه مرة حنث وانحلت یمینه. فلو فعله مرة أخری لا یحنث" (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب والقتل وغیر ذلک، ۳/۸۴۲، سعید)

(وکذا فی الهدایة، کتاب الأیمان، مسائل متفرقة، ۲/۵۰۲، شرکت علمیه ملتان)

(وکذا فی البحر الرائق، کتاب الأیمان، باب الیمین فی الضرب والقتل، ۴/۲۱۶-۲۱۷، رشیدیه)

www.ahlehaq.org

[illegible]

[illegible]

قرآن شریف کی جھوٹی قسم کھانا

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

[illegible]

وفی الدر المختار: ولا یمین الا بحلف احد کلم اللہ او باسم من اسمائہ او بالکرسی او بالعلم او بالقرآن او بالمصحف او بکل ما کتب فیہ کلام اللہ لکن العرف خصہ بالمصحف فصار کنایۃ فلا یحلف بالمصحف الا بنیۃ او دلالۃ الخ (۳/۷۱۱)

وفی الشامیۃ: (قولہ بالمصحف) ای بالمصحف العثمانی ای الذی جمع فی زمن عثمان رضی اللہ عنہ کما یأتی لانہ صار علما بالغلبۃ یأتی ۔۔۔ (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الایمان، ۳/۷۱۱، ط: سعید)

وکذا فی مجمع الانہر، کتاب الایمان، ۲/۵۰۲، ط: مکتبہ عمار بکویتہ)

وکذا فی البحر الرائق، کتاب الایمان، ۴/۲۰۲، ط: سعید)

[illegible] عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حلف علی یمین فجری ولکذا الکذب وجبت لہ عقوبۃ المحلوف علیہ من النار ۔۔۔ عن ابی ذر رواہ کتاب الایمان، باب التغلیظ فی الیمین، ص: ۹۸۷، رقم الحدیث: ۱۶۵۳، ط: قدیمی)

والحاصل انہ وقع فی صحیحہ والتغلیظ لما ان کثر الکذب [illegible] والحلف بالمصحف لیس بمعروف ۔۔۔ فلو حلف بالقرآن لم یکن حالفا، کذا فی الہندیۃ، ۲/۳۰، ط: المکتبۃ الزکریا)

وفی الکبری لو حلف بالقرآن او بالمصحف لم یکن حالفا فی العرف، کذا فی الکنز، کتاب الایمان، ۳/۳۰۲، ط: دار الکتب العلمیۃ)

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دار العلوم دیوبند، ۱۵/۹/۷۲ھ

[illegible]

[illegible]

قرآن اٹھا کر جھوٹی قسم کھانا

[illegible]

[illegible]

قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر قسم کھانا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

www.ahlehaq.org

۲ قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر حلف یا جاتا ہے، اس کے مطابق اگر قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر مندرجہ ذیل الفاظ ادا کیے جائیں تو کیسا ہے؟

"میں حلف سے کہہ رہا ہوں کہ میں نے زندگی میں کبھی کوئی کام آج تک نہیں کیا ہے"۔ مطلع فرمائیں شرعاً۔

الجواب حامداً و مصلیاً:

شرعاً قسم لیناجائز ہے، تاہم اگر اس طرح قسم کھائی ہے تو وہ شرعاً معتبر ہوگی (۱)، اگر آئندہ کے متعلق ہے تو قسم کے خلاف کرنے سے کفارہ لازم آئے گا (۲)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

قرآن، کلام اللہ اور بچوں کی قسم کھانا

سوال [۱۰۲۱۶]: اگر قسم کھانے والے قسم بچوں پر کھائی تو ان چار باتوں میں سے کون سی حنث خلق پائی جائے گی؟ کوئی شخص قرآن کو ہاتھ میں لے کر اور دوسرے ہاتھ سے اپنے بچے پر یہ کہہ کر قسم کھائے کہ قرآن شریف گواہ ہے، خدا کی قسم میں جو کہتی ہوں کہ یا تو میں نے یہ کام کیا ہے یا نہیں کیا ہے، کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

---

(۱) والیمین بالله أو باسم من أسمائه... إلى قوله "والقسم و شهد وأحلف، وإن لم ينو بالله عملاً بالعرف. (الدر المنتقى على هامش مجمع الأنهر، كتاب الأيمان، ۱/۵۴۳-۵۴۵، دار إحياء التراث العربي بيروت)

وكذا في الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأيمان، ۳/۷۱۶، (سعيد)

وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الأيمان، الباب الثاني، الفصل الأول، ۲/۵۲، (رشيديه)

(۲) قال الله تعالى: "لا يؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم ولكن يؤاخذكم بما عقدتم الأيمان فكفارته إطعام عشرة مساكين من أوسط ما تطعمون أهليكم أو كسوتهم أو تحرير رقبة فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيام ذلك كفارة أيمانكم إذا حلفتم". (المائدة: ۸۹)

"من حلف بيمين فرأى غيرها خيراً منها فليأت الذي هو خير وليكفر عن يمينه". (خلاصة الفتاوى، كتاب الأيمان، الفصل الأول، ۴/۳۲۲، رشيديه)

وكذا في الدر المختار، كتاب الأيمان، ۳/۷۰۸، (سعيد)

وكذا في بدائع الصنائع، كتاب الأيمان، ۳/۱۰، (رشيديه)

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible]

(۱) ولا تحلفوا الله صادقين ولا كاذبين ولا تجعلوا الله عرضة لايمانكم الآية وقيده لايمان الاثم الحلف بتوقير الله تعالى في الفقه ۲ ۸۱۱ حاشيه كتب خانه.

وكذا مقيده ان لم يقصد تعظيم الله ومهابته في الحلف كما في الهندية من باب اليمين في الحلف ۲ ۵۵ ماجدية وروح المعاني الظهر ۲۰ ۱۰۱ دار احياء التراث العربي بيروت.

وفي الفصل في اليمين بالله تعالى وصفاته الحلف بصفات الله تعالى في عرف الناس ۲ الايمان ۳ ۳۲۱ دار المعرفة بيروت.

(۲) عن عبدالله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ادركه في ركب يحلف بابيه فقال الا ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم فمن كان حالفا فليحلف بالله او ليصمت. الصحيح للبخاري باب لا تحلفوا بآبائكم ۲ ۹۸۳ قديمي.

والقسم بالله تعالى وبأسم من اسمائه كالرحمن والرحيم او بكلمة من كلماته تعالى كالقرآن والمصحف وكعمر الله وعظمة الله وجلال الله وكلام الله تعالى وكذا بالكعبة والعرش والكرسي والعلم والقلم والميزان والجنة والنار والموت والحياة والسماء والارض والملائكة والانبياء والكتب السماوية وبالقرآن والمصحف وبكل اسم من اسماء الله تعالى الخاصة بالله تعالى كالرحمن والخالق والرازق ونحو ذلك كالقادر والعالم والحي والقيوم والسميع والبصير والمتكلم ونحو ذلك مما لا يطلق على غير الله تعالى الا مقيدا كعالم الغيب والشهادة ونحو ذلك مما يطلق على غير الله تعالى ايضا كالرؤف والرحيم والكريم ونحو ذلك مما يحتمل ان يراد به غير الله تعالى ايضا كالقدير والجبار والمتكبر ونحو ذلك. الدر المختار مع رد المحتار كتاب الايمان ۳ ۷۱۳ سعيد.

وكذا في البحر الرائق كتاب الايمان ۳ ۳۰۵ رشيديه.

(۳) قال الله تعالى ۱۰ لا يؤاخذكم الله باللغو في ايمانكم ولكن يؤاخذكم بما عقدتم الايمان فكفارته اطعام عشرة مساكين من اوسط ما تطعمون اهليكم او كسوتهم او تحرير رقبة فمن لم يجد فصيام ثلاثة ايام

نماز پڑھنے کی قسم کھانا

سوال [۱۰۶۵۹]: ایک شخص نے جلسہ میں قرآن شریف اور بخاری شریف ہاتھ میں لے کر اللہ کی قسم کھائی کہ یہ عہد کرتا ہوں کہ تہجد کی نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا اور ہمیشہ پڑھوں گا۔ اس کے لئے حکم شرعی کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

قسم کے بعد اس نے خلاف کرنے سے کفارہ لازم ہوتا ہے (۱)، وہ یہ کہ اس قسم والوں کو دوقت کھانا (پیٹ بھر کر) کھلا دے یا ان کو کپڑا پہنا دے، اگر اس کی وسعت نہ ہو تو تین روز مسلسل روزے رکھے، جو قسم کھائے اور خلاف کرے تو گنہگار ہوگا (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۸/۱/۸۱ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۲/۵/۸۱ھ۔

---

(۱) قولہ: المائدۃ: ۸۹۔

"فکفارته تحریر رقبة او اطعام عشرة مساکین" (الدر المختار) "وإن عجز عنها کلها وقت الأداء صام ثلاثة أیام ولاء" (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الأیمان، ۳/۷۲۵-۷۲۶، سعید)

وکذا في مجمع الأنهر، کتاب الأیمان، ۲/۴۲۳، مکتبه غفاریه کوئٹه)

وکذا في البحر الرائق، کتاب الأیمان: ۴/۳۸۹، رشیدیه)

(۱) "ثم وقت وجوب الکفارة في الیمین المعقودة علی المستقبل هو وقت وجود الحنث فلا یجب إلا بعد الحنث عند عامة العلماء" (بدائع الصنائع، کتاب الأیمان، وقت وجوب الکفارة، ۳/۳۰، رشیدیه)

"فالحنث إذا تقیدها انجب علیه الکفارة" (البحر الرائق، کتاب الأیمان، ۴/۳۸۰، رشیدیه)

"من حرم شیئا، ثم فعله لم یحنث" (الدر المختار، کتاب الأیمان، ۳/۷۱۹، ۷۲۰، سعید)

(۲) قال الله تعالیٰ: ﴿لا یؤاخذکم الله باللغو في أیمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الأیمان فکفارته إطعام عشرة مساکین من أوسط ما تطعمون أهلیکم أو کسوتهم أو تحریر رقبة فمن لم یجد فصیام ثلثة أیام﴾ (المائدة: ۸۹)

"وکفارته تحریر رقبة أو إطعام عشرة مساکین أو کسوتهم ... وإن عجز عنها کلها وقت الأداء صام ثلاثة أیام ولاء" (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الأیمان، ۳/۷۲۵-۷۲۶، سعید)

روزہ رکھنے اور صدقہ دینے کی قسم

سوال[۱۰۶۸۰]: ایک شخص نے کہا کہ "اگر میں سو دین پڑھانے تک تو ہر مہینہ میں تین روزے رکھوں گا اور دو روپے ماہواری تنخواہ میں سے صدقہ کیا کروں گا" خدا نے اس کی یہ دعا قبول کی، چار پانچ سال علم دین پڑھایا، اس کے بعد کبھی روزہ رکھا اور نہ کبھی نہیں اور صدقہ بھی کبھی دیا اور کبھی نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

ہر ماہ میں تین روزے اور دو روپیہ صدقہ اس کے ذمہ لازم ہے، اگر کچھ ماہ بغیر روزے اور صدقہ کے گزرے ہیں تو قضا لازم ہے(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۵/۵/۸۱ھ۔

الجواب صحیح: نظام الدین غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۵/۵/۸۱ھ۔

پاکستان جانے کی قسم کھانا

سوال[۱۰۶۸۱]: کراچی میں کے دو مسلمانوں نے مسجد میں چار قسم لی کہ ہم تینوں پاکستان چلے جائیں گے، ان میں سے ایک مسلمان کا انتقال ہو چکا۔ پاکستان کوئی نہ جا سکا اب یہ دونوں بھی پاکستان جانا نہیں چاہتے، اب قسم کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جس کا انتقال ہو گیا، اس کی قسم ٹوٹ گئی، اس کے ذمہ کفارہ کی وصیت کرنا لازم تھا، وہ شخص موجود ہیں،

(و كذا في مجمع الأنهر، كتاب الأيمان، ۲/۴۱۲، مكتبه غفاريه كوئته)

(و كذا في البحر الرائق، كتاب الأيمان، ۴/۳۸۶، رشيديه)

(۱) "فإن لم يصم كل خميس يأتي عليه، فأفطر خميساً واحداً، فعليه قضاؤه"، (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصوم، الباب الثالث، ۱/۲۰۹، رشيديه)

(و كذا في المحيط البرهاني، كتاب الصوم، الفصل الحادي عشر، ۳/۵۸۱، مكتبه غفاريه كوئته)

(و كذا في الموطأ للمرغيني، كتاب الصوم، ۱/۱۰۲، مكتبه حقه كوئته)

www.ahlehaq.org

کیا ان کی تکفیر ہو سکتی ہے اور کیا وہ تکفیر کے مستحق ہیں اور کیا وہ [illegible]

[illegible]

کیا سب اہل بدعت کافر ہیں؟

[illegible]

[illegible] الفقہ [illegible] الاسرار [illegible] الاسلام [illegible] الاسلام [illegible] الاسلام

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

بیوی کی پاک دامنی کی قسم کھانا

سوال [۱۰۱۱۳]: اپنی بیوی کی پاک دامنی کی قسم کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے باپ کی قسم کھانا جائز ہے، اپنی بیوی کی قسم کھانا جائز نہیں، لہٰذا جواب عنایت فرمائیں کہ اپنی بیوی کی پاک دامنی کی قسم کھانا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

---

(۱) الفتاوى الهندية في الباب الثاني في الحلف بالله تعالى وبصفاته وما يكون منه يمينا وما لا يكون منه يمينا وما يكون يمينا من الأيمان وما لا يكون يمينا منها وفي الباب الثالث في اليمين في الدخول والخروج والسكنى والركوب وغيرها وفي الباب الرابع في اليمين في الكلام وفي الباب الخامس في اليمين في الأكل والشرب وفي الباب السادس في اليمين في اللبس والمتاع وفي الباب السابع في اليمين في الضرب والقتل والجراح وفي الباب الثامن في اليمين في النكاح والطلاق والعتاق وفي الباب التاسع في اليمين في البيع والشراء وفي الباب العاشر في اليمين في الصوم والصلاة والحج وفي الباب الحادي عشر في اليمين في الصدقة والنذر والكفارة وفي الباب الثاني عشر في اليمين في الحلف بالكعبة والمشي إليها وفي الباب الثالث عشر في اليمين في المصحف والقرآن وفي الباب الرابع عشر في اليمين في الحلف بالكتب والرسل وفي الباب الخامس عشر في اليمين في الحلف بالأنبياء والملائكة وفي الباب السادس عشر في اليمين في الحلف بالجنة والنار وفي الباب السابع عشر في اليمين في الحلف بالسماء والأرض وفي الباب الثامن عشر في اليمين في الحلف بالشمس والقمر والكواكب وفي الباب التاسع عشر في اليمين في الحلف بالحيوانات وفي الباب العشرين في اليمين في الحلف بالموت والحياة وفي الباب الحادي والعشرين في اليمين في الحلف بالدنيا والدهر والزمان وفي الباب الثاني والعشرين في اليمين في الحلف بالحرام وفي الباب الثالث والعشرين في اليمين في الحلف بالنذر وفي الباب الرابع والعشرين في اليمين في الحلف بالعبادات وفي الباب الخامس والعشرين في اليمين في الحلف بالمعاصي وفي الباب السادس والعشرين في اليمين في الحلف بالمباحات وفي الباب السابع والعشرين في اليمين في الحلف بالمكروهات وفي الباب الثامن والعشرين في اليمين في الحلف بالمندوبات وفي الباب التاسع والعشرين في اليمين في الحلف بالمشكوك فيه وفي الباب الثلاثين في اليمين في الحلف بالمحتمل وفي الباب الحادي والثلاثين في اليمين في الحلف بالمستحيل وفي الباب الثاني والثلاثين في اليمين في الحلف بالمستقبل وفي الباب الثالث والثلاثين في اليمين في الحلف بالماضي وفي الباب الرابع والثلاثين في اليمين في الحلف بالحال وفي الباب الخامس والثلاثين في اليمين في الحلف بالمطلق وفي الباب السادس والثلاثين في اليمين في الحلف بالمقيد وفي الباب السابع والثلاثين في اليمين في الحلف بالعام وفي الباب الثامن والثلاثين في اليمين في الحلف بالخاص وفي الباب التاسع والثلاثين في اليمين في الحلف بالمجمل وفي الباب الأربعين في اليمين في الحلف بالمبين وفي الباب الحادي والأربعين في اليمين في الحلف بالمنطوق وفي الباب الثاني والأربعين في اليمين في الحلف بالمفهوم وفي الباب الثالث والأربعين في اليمين في الحلف بالمحكم وفي الباب الرابع والأربعين في اليمين في الحلف بالمتشابه وفي الباب الخامس والأربعين في اليمين في الحلف بالظاهر وفي الباب السادس والأربعين في اليمين في الحلف بالنص وفي الباب السابع والأربعين في اليمين في الحلف بالمؤول وفي الباب الثامن والأربعين في اليمين في الحلف بالمشترك وفي الباب التاسع والأربعين في اليمين في الحلف بالحقيقة وفي الباب الخمسين في اليمين في الحلف بالمجاز وفي الباب الحادي والخمسين في اليمين في الحلف بالصريح وفي الباب الثاني والخمسين في اليمين في الحلف بالكناية وفي الباب الثالث والخمسين في اليمين في الحلف بالتعريض وفي الباب الرابع والخمسين في اليمين في الحلف بالتورية وفي الباب الخامس والخمسين في اليمين في الحلف بالتأويل وفي الباب السادس والخمسين في اليمين في الحلف بالتفسير وفي الباب السابع والخمسين في اليمين في الحلف بالتحريف وفي الباب الثامن والخمسين في اليمين في الحلف بالتبديل وفي الباب التاسع والخمسين في اليمين في الحلف بالتغيير وفي الباب الستين في اليمين في الحلف بالتحريم وفي الباب الحادي والستين في اليمين في الحلف بالتحليل وفي الباب الثاني والستين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل معا وفي الباب الثالث والستين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على التعاقب وفي الباب الرابع والستين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على التراخي وفي الباب الخامس والستين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على التقارن وفي الباب السادس والستين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على التعليق وفي الباب السابع والستين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الشرط وفي الباب الثامن والستين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الجزاء وفي الباب التاسع والستين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستثناء وفي الباب السبعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك وفي الباب الحادي والسبعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستثناء وفي الباب الثاني والسبعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك وفي الباب الثالث والسبعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الرابع والسبعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الخامس والسبعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب السادس والسبعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب السابع والسبعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الثامن والسبعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب التاسع والسبعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الثمانين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الحادي والثمانين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الثاني والثمانين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الثالث والثمانين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الرابع والثمانين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الخامس والثمانين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب السادس والثمانين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب السابع والثمانين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الثامن والثمانين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب التاسع والثمانين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب التسعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الحادي والتسعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الثاني والتسعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الثالث والتسعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الرابع والتسعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الخامس والتسعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب السادس والتسعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب السابع والتسعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الثامن والتسعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب التاسع والتسعين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب المائة في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الحادي والمائة في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الثاني والمائة في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الثالث والمائة في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الرابع والمائة في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الخامس والمائة في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب السادس والمائة في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب السابع والمائة في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الثامن والمائة في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب التاسع والمائة في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب المائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الحادي والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الثاني والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الثالث والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الرابع والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الخامس والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب السادس والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب السابع والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الثامن والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب التاسع والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب المائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الحادي والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الثاني والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الثالث والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستثناء وفي الباب الرابع والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على الاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك بالاستدراك وفي الباب الخامس والمائتين في اليمين في الحلف بالتحريم والتحليل على ال

بیوی نے ماں باپ وغیرہ کو اپنی قسم سے باز آنا لازم ہے، ورنہ سخت وبال میں گرفتار ہوں گے(۱)، نام بہت سے بہت یہ لیا کہتے ہیں کہ تجھ پر بیوی کی قسم (شرعیں)، جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ پانسہ ان سے تم نے سیکھا ہے، ایسا نہ کیا چاہیے۔ واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۵/ ۹/ ۹۳ھ

الجواب صحیح: نظام الدین، دارالعلوم دیوبند، ۱۶/ ۹/ ۹۳ھ

حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرنا

سوال [۱۰۱۶۳]: اگر کوئی شخص اپنے اوپر کسی حلال چیز کو حرام کرلے، مثلاً یہ کہے کہ میں فلاں چیز کھانا اپنے اوپر حرام کرتا ہوں، تو کیا وہ چیز حرام ہوجاتی ہے؟

---

(۱) بالکم ۲/ ۹۰۳، فقیہی)

"والقسم باللہ تعالیٰ وبإسم من أسمائه كالرحمن والرحيم والخلق والعليم أو بصفة من صفاته تعالیٰ كعزة اللہ وجلالہ وكبريائه وعظمته وقدرته، (أيقسم بغير اللہ تعالیٰ كالنبي والقرآن والكعبة" (الدر المختار) "(قوله لا يقسم بغير اللہ تعالیٰ) أي لا ينعقد لقسم غيره تعالیٰ كما علم مما سيأتي وحينئذ (لو بحقك" (الدر المختار، كتاب الايمان ۳/ ۷۱۳، سعيد)

وكذا في البحر الرائق، كتاب الايمان ۴/ ۳۵۴، رشيديه)

وكذا في مجمع الأنهر، كتاب الايمان ۱/ ۶۲۱، ۶۲۲، مكتبه نعمانيه كوئته)

(۲) قال اللہ تعالیٰ "فيتعلمون منهما ما يفرقون به بين المرء وزوجه" مالة في الآخرة من خلاق له الآية (البقرة: ۱۰۲)

"قوله تعالیٰ "فيتعلمون منهما ما يفرقون به بين المرء وزوجه" أي فيتعلم الناس من هاروت وماروت من علم السحر "يفرقون به بين الزوجين" مع ما بينهما من الخلطة والاتحاد وهذا من جمع المتضادين كما رواه مسلم في صحيحه عن النبي صلى اللہ تعالیٰ عليه وسلم قال "إن الشيطان يضع عرشه على الماء ثم يبعث سراياه في الناس، فأقربهم عنده منزلة أعظمهم عنده فتنة" ويجيء أحدهم فيقول: ما تركته حتى فرقت بينه وبين أهله قال فيقربه ويدنيه ويلتزمه ويقول: نعم أنت" (تفسير ابن كثير، البقرة ۱/ ۲۰۸، مكتبه دار السلام)

پاس رکھ سکتا ہے اور کھا سکتا ہے؟

۲ اگر کوئی شخص اپنی مسہری یا اپنے پوتے کے لئے کا کھانا اپنے اوپر حرام کرلے اور پھر بعد میں کھانا چاہے تو کیا حکم ہوگا؟

۳ اگر کوئی اپنے لڑکے پر غصہ ہوکر کہے کہ تیری کمائی میرے لئے حرام ہے اور مرنے کے بعد تم میری قبر پر پیشاب کرنا، تو کیا وہ شخص اپنے بیٹے کی کمائی کھا سکتا ہے اور کیا اس کے دفن میں شریک ہونا چاہیے، یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱ اگر کوئی شخص حلال چیز اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے، تو اس کے حرام کرنے سے وہ حرام نہیں ہوجاتی(۱)، بدستور اس کا استعمال اس کے لئے جائز رہے گا، لیکن اس کے استعمال کرنے پر چونکہ حانث ہوگا، اس لئے اس پر کفارہ لازم ہوگا ہے۔

"وصار حراما علیہ، لم یصر کذلک، سراج". (الشامیة، ۳: ۷۶۳(۲)).

---

(۱) ولا یحرم قول الرجل: هذا علی حرام شیئا". (الجامع لأحکام القرآن للقرطبي، التحریم: ۱، ۱۰: ۱۰، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

"(لما نسبي) أنه أتاه رجل فقال: جعلت امرأتي علي حراماً، قال: كذبت ليست عليك بحرام ثم تلا هذه الآية «يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك»". (تفسیر روح المعاني، التحریم: ۲۸: ۱۲۹، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

قال الله تعالى: «يا أيها النبي لم تحرم ما أحل الله لك» (التحریم: ۱)

"وصار حراما ولكنه لم يحرم عينه، لأنه قلب المشروع، ولا قدرة له على ذلك". (شرح العيني على كنز الدقائق، كتاب الأيمان: ۱، ۳۲۸، بدر القرآن كراچي)

وكذا في البحر الرائق، كتاب الأيمان: ۳، ۲۹۲، رشيديه)

(۲) الدر المختار، كتاب الأيمان، ۳، ۲۹۳ - ۳۰۲، سعيد)

"قال محمد رحمه الله تعالى في الجامع: إذا حلف الرجل لا يأكل لحم هذا الديك يحنث في يمينه، الأصل في جنس هذه المسائل أن اليمين على أصيف إلى اسم جنس يدخل -

www.ahlehaq.org

[illegible]

حسن [illegible] (۱۶۵۵)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

ایضاً

سوال (۱۰۹۸۱): [illegible] کہا کہ اگر فلاں کام کروں تو اس کا گوشت کھاؤں، اس کے بعد اس نے اس کام کو کیا، اب اس نے کہا کہ اگر تو کھائے تو سؤر کھائے، اس نے کہا کہ میں کھاؤں تو سؤر کھاؤں، اس کے بعد اس نے کہا کہ میں پانچ جوتیاں سؤر کی کھاؤں، اس کے بعد اس نے کہا کہ میں پانچ جوتیاں کھاؤں تو کھا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

آپ کے بیان سے تکفیر مسلم کی روں حاصل ہوتی ہے، اس واقعہ کی اصل ہیئت کی تحقیق ضروری ہے، اس کے بعد ہی کچھ کہا جا سکتا ہے (۲)، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

"اگر فلاں کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاؤں تو خنزیر کھاؤں" کہنے کا حکم

سوال [۱۱۰۱۶]: ایک عورت نے آپس میں [illegible] کہا کہ اگر میں اس کے ہاتھ کا پکا ہوا

---

(۱) [illegible]

(۲) تفصیل تحریر دستخط جواب "یا فعل ذلک" سے لکھیں [illegible]

یا کچھ اور حلف، قسم وغیرہ کی تو اس حالت میں اس نے جو کھانا کھایا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ اور کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ کہنا بہت سے لوگوں کا معمول ہے، اس سے قسم منعقد ہوتی ہے اور اس کے خلاف کرنے سے حانث ہوگا اور کفارہ لازم ہوگا۔ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

"اگر فلاں کام کروں تو خنزیر کھاؤں" کیا یہ قسم ہے؟

سوال [۱۰۱۱۱]: ایک شخص نے یہ کہا کہ اگر میں فلاں کام کروں تو خنزیر کھاؤں یا اس قسم کی قسم کھائی ہو تو کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس پر کفارہ واجب نہیں۔ (۲) واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۹/۹۲ھ

الجواب صحیح: حبیب الرحمن، ۲۵/۹/۹۲ھ

قسم کی وجہ سے موجودہ بیوی حرام نہیں ہوئی

سوال [۱۰۱۱۲]: ایک شخص نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ اگر میں نے تجھ سے ملاپ کیا تو تجھ پر حرام ہے، کیا کہتے ہیں

---

(۱) وإن حلف لیحلفن علیہ لیحنثن فرآہ یشرب الخمر أو یزنی أو یسرق أو نحو ذلک لا یکون قسما لعدم التعارف، (الدر المختار) وقولہ وفی البحر ما یباح للضرورۃ الخ ... هو مستفاد و نحو البحر یرید أن قد لا یکون یمینا (رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الأیمان، ۳/۷۲۱، سعید)

"التعلیق بما یستلزم حرمۃ الحلال کما لو قال إن فعلت کذا فالخمر والخنزیر لا یکون یمینا" (البحر الرائق، کتاب الأیمان، ۴/۳۲۳، رشیدیہ)

وکذا فی الفتاوی العالمکیریۃ، کتاب الأیمان، الباب الثانی، الفصل الأول، ۲/۵۵، رشیدیہ)

وکذا فی الفتاوی الهندیۃ، کتاب الأیمان، الفصل الثانی، ۲/۲۲۳، بولاق (القرآن کو اچی)

(۲) لعدم تحریم الحلال بتحریم الحرام۔ (۱۲ منہ) (یعنی جو چیز اپنی ذات سے حلال ہے اس کو حرام کہنے سے وہ حرام نہیں ہوتی۔)

www.ahlehaq.org

کہا کہ نے بیع کی قیمت ادا نہیں کی اور کہا کہ میں نے قیمت ادا کر دی ہے یا یہ کہا کہ میں نے ادا کر دی ہے اور فلاں شخص نے اس کی گواہی دی ہے تو ان صورتوں میں بائع کا قول معتبر ہوگا اور مشتری کو قسم کھانا ہوگی اور اگر مشتری نے قسم کھالی تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قسم کھالی تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر دونوں نے قسم کھالی تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر دونوں نے قسم کھانے سے انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۳ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۴ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۵ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۶ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۷ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۸ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۹ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۰ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۱ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۲ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۳ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۴ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۵ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۶ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۷ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۸ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۹ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۰ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۱ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۲ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۳ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۴ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۵ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۶ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۷ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۸ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۹ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۳۰ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۳ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۴ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۵ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۶ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۷ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۸ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۹ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۰ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۱ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۲ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۳ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۴ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۵ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۶ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۷ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۸ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۹ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۰ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۱ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۲ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۳ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۴ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۵ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۶ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۷ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۸ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۲۹ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۳۰ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۳ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۴ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۵ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۶ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۷ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۸ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۹ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۰ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۱ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۲ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر بائع نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو بائع کو قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر بائع نے قیمت ادا کر دی ہے اور مشتری کی غیبت سے فائدہ اٹھا کر مشتری نے قیمت ادا کرنے کا انکار کر دیا تو مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔

۱۳ اور اس حکم زید سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر

www.ahlehaq.org

الجواب حامداً ومصلیاً

"اگر فلاں کام کروں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نواسہ نہ ہوں" کہنے کا حکم

سوال

الجواب حامداً ومصلیاً

www.ahlehaq.org

حرام یا اور چیز کھا لی اور اپنے اوپر کچھ حرام کر لیا تو اس کے ذمہ کفارہ یمین لازم ہوگا، اور اگر کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لیا تو اس کے ذمہ کفارہ یمین لازم نہیں ہوگا، البتہ ایسا کرنا بھی ایسی جرأت نہ کرنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۳/ ۱/ ۹۹ھ

www.ahlehaq.org

= فكل ما خرج مخرج اليمين، فالمحلوف عليه بالشرط يكون يمينا، وما لا فلا" (رد المحتار، كتاب الأيمان، قبيل مطلب حروف القسم ۳ / ۷۱۳ سعيد)

"والمحاصل: ان كل شيء هو حرام فهو يمين، بحيث لا تسقط حرمته بحال من الأحوال، كالكفر والقتل، فالمحلوف عليه بالشرط يكون يمينا" (البحر الرائق، كتاب الأيمان، أول الكتاب في ابتداء اليمين ۳ / ۲۳۰، رد الفرات كراچی)

"فاعلم أن الحرج ما لو كان اليمين به، فإنه لا يحل كالمحلوف بالشرط، لأن حرمته أعظم في نظر الشرع من حرمة المحلوف" (شرح الأشباه والنظائر: ۲ / ۵۲، الفن الأول، القاعدة الخامسة اشتر، إدارة القرآن كراچی)

فصل في كفارة اليمين

(قسم کے کفارہ کا بیان)

قسم اور قسم کا کفارہ

سوال [۹۹۲۲]: ایک شخص اپنے چچا زاد بھائی سے بھائی سے کسی معاملہ میں ناراض ہوا، اس نے قسم کھائی کہ میں اس سے کبھی بات نہیں کروں گا، اب اس کو بہت دن ہو گئے ہیں، اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہے، اب وہ چاہتا ہے کہ اس سے بات کرے، اس کی معافی مانگ لے، یا اس کو کچھ روپیہ پیسہ دے دے، اس صورت میں اس کو کیا کرنا چاہئے؟ کیا اس کی قسم ٹوٹ گئی؟ اس قسم کا کفارہ کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ قسم تو ٹوٹ گئی، اب اس کو چاہئے کہ قسم کا کفارہ ادا کر دے، کفارہ یہ ہے کہ دس فقیروں کو دو وقت قسم کا کھانا کھلائے یا ان کو کپڑا دے دے، اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے کفارہ (۱) [باقی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں]

---

(۱) [بقیہ حاشیہ] ... وقال الشافعي: ... وعند الحنفية: ... وعند المالكية: ... وقال ابن حزم: ... وقال ابن المنذر: ... وقال ابن عبد البر: ... وقال ابن قدامة: ... وقال ابن تيمية: ... وقال ابن القيم: ... وقال ابن حجر: ... وقال العيني: ... وقال القسطلاني: ... وقال الزرقاني: ... وقال الباجي: ... وقال ابن رشد: ... وقال ابن العربي: ... وقال القرطبي: ... وقال ابن كثير: ... وقال الطبري: ... وقال الرازي: ... وقال الزمخشري: ... وقال البيضاوي: ... وقال النسفي: ... وقال الخازن: ... وقال أبو حيان: ... وقال الآلوسي: ... وقال ابن عاشور: ... وقال سيد قطب: ... وقال وهبة الزحيلي: ... وقال محمد رشيد رضا: ... وقال المراغي: ... وقال الشنقيطي: ... وقال ابن باز: ... وقال ابن عثيمين: ... وقال الألباني: ... وقال شعيب الأرناؤوط: ... وقال بشار عواد معروف: ... وقال أحمد شاكر: ... وقال محمد فؤاد عبد الباقي: ... وقال محمد عبد العظيم الزرقاني: ... وقال محمد أبو زهرة: ... وقال عبد الوهاب خلاف: ... وقال محمد الغزالي: ... وقال يوسف القرضاوي: ... وقال طه جابر العلواني: ... وقال فتحي الدريني: ... وقال وهبة الزحيلي: ... وقال محمد سعيد رمضان البوطي: ... وقال عبد الكريم زيدان: ... وقال محمد الأمين الشنقيطي: ... وقال عبد الله بن بيه: ... وقال صالح بن عبد الله بن حميد: ... وقال عبد الله بن منيع: ... وقال بكر بن عبد الله أبو زيد: ... وقال صالح الفوزان: ... وقال عبد العزيز بن عبد الله بن باز: ... وقال عبد الله بن عبد الرحمن الجبرين: ... وقال عبد الله بن عبد العزيز العقيل: ... وقال عبد الله بن عبد الرحمن السعد: ... وقال عبد الله بن عبد العزيز بن عقيل: ... وقال عبد الله بن عبد العزيز بن عقيل: ... وقال عبد الله بن عبد العزيز بن عقيل

قسم کا کفارہ

[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

[illegible]

قسم کا کفارہ دینا ہوگا، ورنہ وقت گذرنے کے بعد طلاق ہے یا ان کو کچھ پڑتا ہے، اگر آئندہ وہ صحبت نہ ہو تین دن کے اندر اندر حنث ہے (۱) اور شوہر سے اس میں اور رکھنے کی گنجائش ہی نہیں تو بیوی سے کہہ دے کہ عرش اس سے طلاق حاصل کرلی جائے، جب عدت گذر جائے، جب دوسری جگہ نکاح کرلیا جائے (۲) اور اگر وہ طلاق پر آمادہ نہ ہو تو کچھ نہ کچھ رقم دینی پڑے گی، اس میں زیادت سے کم جتنا قابل برداشت ہو دے کر طلاق لے لے، شرعی کمیٹی میرٹھ وغیرہ وغیرہ مقامات پر قائم ہے، جب شرعی کمیٹی سب ضابطہ تحقیق کرکے دے تو وہی طلاق کے حکم میں ہوگی (۳)، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۳، ص ۲۳۸، ۲۳۹، ایچ ایم سعید۔

ضرورت کی بناء پر قسم کو توڑنے کا حکم

سوال [۱۰۰۹۶]: زید نے کوئی منصب لیا، اب اس منصب سے علاحدگی ان سے زور کر رہے تھے، منصب کافی بڑا ہے، اسی بیوی کی بنا پر قسم کھائی تھی کہ جب تک بیوی میکے نہ جائے گی اس وقت تک میں کوئی منصب نہ لوں گا، اگر بیوی میکے نہ جائے تو کیا ایسی صورت میں شریعت حکم دیتی ہے کہ اپنی قسم توڑ دے یا اپنی قسم پوری کرے؟ اس صورت میں کفارہ کیا ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

بعض عوام کی خواہش کا پورا کرنا جائز نہیں ہوتا، لہٰذا اگر واقعۃً اس منصب پر کوئی خدمت نہ پڑتا ہو

---

(۱) عن النسائي، كتاب الايمان والنذور، باب الكفارة قبل الحنث ۲: ۱۲۲، القديمي

(۲) بضمون تحريمه تحت عنوان "القسم على ترك الحلال"

(۳) قال الله تعالىٰ: "والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء" (البقرة ۲۲۸)

وقال الله تعالىٰ: "ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله" (البقرة ۲۳۵)

"لايحل لشخص مكلف عالم بمعنى الزوجية أو مطلقها، وتنقضي عدتها من أولاد أو إطلاق"

(التفسير المظهري ۲: ۲۰۰، دار الكتب حقانيه)

(۴) عمدة الحوادث، ص ۳۴-۳۵، دار الاشاعت كراچی۔

[illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible]

www.ahlehaq.org

(۱) [illegible]

(۲) قال اللہ تعالیٰ: ﴿لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی أیمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الأیمان فکفارته إطعام عشرة مساکین من أوسط ما تطعمون أهلیکم أو کسوتهم أو تحریر رقبة فمن لم یجد فصیام ثلاثة أیام ذلک کفارة أیمانکم إذا حلفتم﴾ (المائدة: ۸۹)

﴿فکفارته إطعام عشرة مساکین من أوسط ما تطعمون أهلیکم أو کسوتهم﴾ [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

باب النذور

(نذر کا بیان)

مسجد کا مینارہ بنوانے کی نذر ماننا

سوال[۱۰۹۵۰]: ایک شخص نے منت مانی کہ "اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو مسجد کے مینارے بنوا دوں گا"۔ وہ کام ہوگیا، مگر تقاضا کی وجہ سے وہ گاؤں برباد ہوگیا، مسجد ویران ہوگئی، اب وہ منت کس طرح پوری کرے، یا دوسرے گاؤں کی مسجد بنوادے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

مینارہ بنانے میں جتنا روپیہ خرچ ہوتا، اتنا روپیہ کسی مسجد کی تعمیر میں خرچ کردیں (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۶/۹/۶۴ھ۔

تبلیغی چلہ میں جانے کی نذر ماننا

سوال[۱۰۹۵۱]: زید نے یہ منت مانی تھی کہ "میرا فلاں کام ہوگیا تو تبلیغ میں ایک چلہ دوں گا"۔

---

(۱) حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو غالباً جواب دیا ہے، اور نذر منعقد ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ منذور عبادت مقصودہ ہو، اور مسجد کا مینارہ بنانا عبادت مقصودہ نہیں، لہٰذا یہ نذر منعقد نہیں ہوئی اور اس کا پورا کرنا واجب نہیں، جیسا کہ

"ومن شروطه أن يكون قربة مقصودة، فلا يصح النذر بعيادة المريض وبناء الرباطات والمساجد، وغير ذلك. وإن كانت قربة، إلا أنها غير مقصودة، فهذا صريح في أن الشرط كون المنذور به عبادة مقصودة لا ما كان من جنسه". (رد المحتار، كتاب الأيمان، ۳/۷۳۵، سعيد)

(وكذا في بدائع الصنائع، كتاب النذور، ۴/۳۲۸، رشيديه)

(وكذا في مجمع الأنهر، كتاب الأيمان، ۱/۷۳۷، دار احياء التراث العربي بيروت)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصوم، الباب السادس، ۱/۲۰۸، رشيديه)

اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ نذر یا وعدہ کے وقت کا دن ہو یا بعد کا، اگر چاند سے نئی تاریخ کا دیکھنا مراد ہے تو چاند کے نظر آنے پر نذر پوری ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

صحیح یہی ہے کہ نذر ماننے کے وقت سے آئندہ نذر کرتے ہوئے (۱) جو چاند نظر آئے اس پر نذر پوری ہو جائے گی، خواہ وہ چاند اس دن سے پہلے دیکھا گیا ہو یا بعد میں ہوا ہو۔

فائدہ اس فتویٰ سے چند مسائل نکلتے ہیں کہ کسی کا انتظار ہو تو اس کا انتظار کرنے والے پر اس کا ثواب ملتا ہے، اور اس کا انتظار کرنے والے کو بھی اس کا ثواب ملتا ہے، اور اس کا انتظار کرنے والے کو بھی اس کا ثواب ملتا ہے۔ (کذا فی فتاویٰ محمودیہ، ج ۱، ص ۳۰۳، ۳۰۴)

قرآن خوانی کرانے کی نذر ماننا

سوال [۲۰۲۹]: زید نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا تو میں قرآن خوانی کراؤں گا، اب کام ہو گیا، قرآن خوانی کرانے کے بعد اس نے ثواب پہنچانے کی نیت سے خود قرآن پڑھ لیا، کیا قرآن پڑھنے سے نذر ادا ہو گئی؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

نذر ادا نہیں ہوئی (۲)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(کذا فی فتاویٰ محمودیہ، ج ۱، ص ۴۵۸)

---

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ نذر کے وقت سے آئندہ جو مہینہ آئے گا اس کا چاند نظر آنے پر نذر پوری ہو جائے گی، خواہ وہ مہینہ ۲۹ کا ہو یا ۳۰ کا، کذا فی احسن الفتاویٰ، ج ۵، ص ۴۹۱، لیکن یہ بات اس وقت ہے جب نذر ماننے والے کی نیت اس طرح ہو، ورنہ عرف کا اعتبار ہوگا۔

"ومن شرطه أن يكون قربة مقصودة فلا يصح النذر بعيادة المريض ... ومنه النذر بالطواف والمساجد وغير ذلك، وإن كانت قربة لكنها ليست مقصودة، فيدخل في الشرط كون المنذور به عبادة مقصودة (لما كان من جنسه ...) (رد المحتار، كتاب الأيمان، ج ۳، ص ۷۳۵، سعيد)

(وكذا في بدائع الصنائع، كتاب النذر، ج ۴، ص ۲۲۹، رشيديه)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الصوم، الباب السادس، ج ۱، ص ۲۰۸، رشيديه)

(۲) "قال محمد عبادة مقصودة وهو من جنسها واجب، وإنما قيد بذلك لأنه لو نذر عيادة المريض من

بُرا خدا کے نام پر نذر کرنا

سوال (۱۰۲۹) : اگر کسی نے کوئی بری چیز کسی نام سے نذر مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگا تو اب اس نذر سے کوئی رہائی کرنے والا اس کی قیمت کس مَیل دین یا مسجد میں لگا دیں یا کیا کریں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس نذر سے بحمد اللہ تعالٰی نکلنے کے لئے تو یہ بات کافی ہے کہ اس کی قریب کو بطور صدقہ دے دیا جائے مگر بہتر یہ ہے کہ اس کو ذبح کرکے اس کا گوشت یا پورا صدقہ کر دیا جائے اور بہتر ہے کہ اس میں سے قریب کو دے دیں(۱) قربانی کے متعلق جو اس کی قربانی کرنے کے حکم یا ارادہ کیا ہے اس کا اس پر کچھ اثر نہیں ہے واجب قربانی اور نذر میں صرف یہ فرق ہے کہ نذر میں اس پر متعین ہے واجب قربانی (۲) اور اللہ تعالٰی اعلم

کتبہ ابو محمد مصطفٰی رضا (دار العلوم امجدیہ ۳۵ / ۹۲ ص)

---

(۱) حیث قرض کفر ۱۲ قہستانی وعلل الخیراۃ لم یذکرہ حنفی وفی عمدۃ الوجیہ لانہ لیس لہا اصل فی الشروع انتہی یعنی وجوب کما فی کثیر من الکتب (مجمع الانہر کتاب الایمان ۱ / ۵۶۰ داراحیاء التراث العربی بیروت)

وکذا فی حاشیۃ الطحطاوی عن مراقی الفلاح، کتاب الصوم، باب ما یوجب القضاء ص ۶۹۲ قدیمی)

(۲) کذا فی بدائع الصنائع، کتاب النذر ۵ / ۲۹۲ رشیدیہ)

(۳) ولو نذر ان یتصدق بعشرۃ دراھم من الحنطۃ فتصدق بعشرۃ غیرھا ان ساوی العشرۃ کفتہ ھذہ (البحر الرائق مع ردالمحتار، کتاب الایمان ۳ / ۷۱۰ سعید)

(۴) ولو نذر ان یضحی شاۃ وذبح فی ایام النحر وھو موسر فعلیہ ان یضحی بشاتین عندنا شاۃ بالنذر وشاۃ بوجوب الشرع اھ (ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ ۹ / ۴۲۰ سعید)

وکذا فی منحۃ الخالق علی حاشیۃ البحر الرائق، کتاب الایمان ۳ / ۵۰۰ رشیدیہ)

وکذا فی بدائع الصنائع، کتاب الاضحیۃ ۵ / ۱۹۸ رشیدیہ)

www.ahlehaq.org

"اگر فلاں کام ہو جائے تو ایک بکری کی قربانی واجب ہے" کا حکم

سوال [۷۰۹۴] : [۱] مشکوٰۃ زیر اخیر ص ۲۹۱ [۲] سنت ماننے کے مسائل میں مسئلہ نمبر ۱۰ اگر کسی نے کہا کہ میرا بھائی اچھا ہو جائے تو ایک بکری ذبح کروں گا تو وہ منت صحیح ہوگی (۱) جدا الفقہ اردو مختار میں ہے

"ولو قال إن برئ من مرضي هذا فلله علي شاة أو علي شاة

أضحيتها تبرر لأنه وعد وفي الوعد ليس من الواجب فرض" (۲)

ان دونوں عبارتوں میں تخالف معلوم ہوتا ہے، زائد و مدلل فرمائیں۔

محمد عبداللہ، ہوبلی، ۲۶ رجب ۱۳۹۶ھ حضرت علامہ الدین آبادی ۱۳

الجواب حامداً ومصلیاً

تم ہمکم ہزار پوسٹ ۱۵ رشعبان

السلام علیکم!

ہمارے عرف میں اس کو نذر تصدق کے لئے مانی جاتی ہے، چنانچہ اس بکری سے نہ تو وہ کھاتے ہیں نہ کھلاتے ہیں بلکہ سب کا سب تصدق کرتے ہیں اس لئے جو فیدر فقہ میں لکھی گئی ہے وہ یہاں موجود ہے:

"ولو قال إن برئ من مرضي هذا فلله علي شاة أو علي شاة

أضحيتي لزمه على ما ذكرنا لأن الضحية تتعين بالتعيين والواجب كما ذكرنا

لا يصح إلا أداء أو تصدق بالحيوان حيا على ما عرف من حقيقة الفرض

هي كذا في الدر المختار مع رد المحتار" (۳) واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۹/۳/۹۱ھ

---

(۱) [۱] مشکوٰۃ زیر اخیر ص ۲۹۱ [۲] سنت ماننے کے مسائل میں مسئلہ نمبر ۱۰ اگر کسی نے کہا کہ میرا بھائی اچھا ہو جائے تو ایک بکری ذبح کروں گا تو وہ منت صحیح ہوگی (۱) جدا الفقہ اردو مختار میں ہے

"ولو قال إن برئ من مرضي هذا فلله علي شاة أو علي شاة

أضحيتها تبرر لأنه وعد وفي الوعد ليس من الواجب فرض" (۲)

ان دونوں عبارتوں میں تخالف معلوم ہوتا ہے، زائد و مدلل فرمائیں۔

محمد عبداللہ، ہوبلی، ۲۶ رجب ۱۳۹۶ھ حضرت علامہ الدین آبادی ۱۳

(۲) الدر المختار، كتاب الأيمان، ۳/۷۴۹، ط: سعيد.

(۳) الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الأيمان، ۳/۷۴۹، ط: سعيد.

وكذا في البحر الرائق، كتاب الأيمان، ۴/۲۹۹، ط: شبيه.

وكذا في خلاصة الفتاوى، كتاب الأيمان، الخمس الثالث في الكفارة، ۴/۲۹، ط: شبيه.

وكذا في محيط البرهاني، كتاب الأيمان، ۵/۲۹۱، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت.

www.ahlehaq.org

بکری صدقہ کرنے کی نذر سے کیا قیمت ادا کرنا کافی ہے؟

سوال[۱۰۲۰۰]: زید نے نذر کا بیان کیا کہ "اگر میرا بچہ ہوگیا تو ہوگیا تو ہوگی میرے پاس ہے اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت مدرسہ کو دے دوں گا" بعد میں اس نے بڑی بکری کا ارادہ کیا اور بچہ کی والدہ نے اس طرح نیت کی "بچہ اچھا ہوجانے پر ایک بکری کا بچہ صدقہ کروں گی" اور بچہ کی والدہ نے منت مانی کہ "ایک بکری کا بچہ راہ خدا میں صدقہ کروں گی" آیا ان میں پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری ہے یا بچہ کس پر؟ صدقہ قیمت کافی جانے گا یا بکری کا۔ زید پر اول بکری کی قیمت لازم ہوئی یا دوسری بکری کی قیمت یا تیسری بکری؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

زید پر لازم ہے کہ اسی بکری کا صدقہ کرے، بچہ کی والدہ اور والد پر ایک ایک بکری کا بچہ صدقہ کرنا لازم ہے۔

"وفي الخانية: على أن أتصدق بكبش أقرنه أجزأه شاة، وفي الفتح: ولو قال: على أن أتصدق بهذه الشاة، تعينت للتصدق بها، ولو ذبحها وتصدق بلحمها أجزأه." (۱) (فتاویٰ ۲/۷۷۰، مطلب في الحج بمال مغصوب، كبيري)

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۳/۱۲/۸۰ھ۔

---

(۱) [حاشیہ] سوال میں نذر کے الفاظ سے نذر، عبادت متعارفہ میں (شیخ رشید پریس، ص: ۲۲۰) میں موجود ہیں، البتہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جس کتاب (صحیح بخاری، طبع ۱۳۹۲ھ) کا حوالہ دیا ہے اس میں یہ عبارت نہیں ہے

(بدائع الصنائع، كتاب النذر، فصل وأما شرائط الركن الخ، ۵/۸۰، سعيد)

"وقد قال عليه الصلاة والسلام: "من نذر أن يطيع الله تعالى، فليطعه" قال عليه الصلاة والسلام: "من نذر وسمى، فعليه ما سمى" (بدائع الصنائع، كتاب النذر، فصل وأما حكم النذر ۵/۹۰، سعيد)

قال الله تعالى: ﴿وليوفوا نذورهم﴾ (الحج: ۲۹)

"قوله تعالى: ﴿وليوفوا نذورهم﴾ يعم على وجوب إخراج النذر إن كان دما أو هديا أو غيره، ويدل ذلك على أن النذر لا يجوز أن يأكل منه ووفاء بالنذر الخ". (الجامع لأحكام القرآن للقرطبي، الحج: ۲۹، ۱۲/۳۲، دار إحياء التراث العربي بيروت)

"﴿وليوفوا نذورهم﴾ ما ينذرونه من الصدقات البر في حجهم، وعن ابن عباس رضي الله تعالى =

بکری کے بچہ کی نذر مان کر اس کی قیمت دینا

سوال [۱۰۰۱۰]: ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ اگر میری بکری کا بچہ پیدا ہوا تو ایک بچہ اللہ کی راہ میں دوں گا، اب ایک بچہ پیدا ہوا ہے، اب اس کی جگہ اس کی قیمت دینا کافی ہے یا نہیں؟ اور یہ نذر کتنے دن میں پوری کرنی ہے؟

المستفتی: [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

جب بچہ میں نے نذر مانی تھی تو اس وقت اس بچہ کی قیمت بھی میرے ذمہ لازم ہوگئی تھی، اب اس کی قیمت ادا کرنا کافی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۵/۳/۵۲ھ۔

نذر کی ہوئی بکری کو فروخت کر کے اس کی قیمت مسجد میں لگانا

سوال [۱۰۰۱۱]: ایک شخص نے نذر مانی کہ میری بکری بچہ دے گی تو اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت مسجد میں دے دوں گا، اب اس شخص کی نیت یہ ہے کہ یہ رقم مسجد میں دینے کے بجائے مدرسہ کے طلباء پر خرچ کر دے، کیا اس کھانے میں ایسے مدرسہ کے طلبہ شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ اور ایسی صورت میں اس بکری کا کیا حکم ہے؟

---

* عن عبيد بن الخصيب ذلك عند بعض أهل العلم وعن غيرهم هي مواجب الحج وعن مجاهد هي واجب من الحج والجهاد وعن الزهري هي الحج فالظاهر من سعى في الحج فالظاهر سعي الواجب فتفكر محررا. (روح المعاني، الحج: ۲۹، ۱۷: ۱۰۱، دار احياء التراث العربي بيروت)

(۱) وفي الدر المختار: (ويجب دفع العشر في بقل الرمكة وبعسل ولاخراجه والمرعى والكفاف لا عشر) وحاشية ابن عابدين، كتاب الزكاة، الفصل الثاني، ۲: ۳۰۲، رشيديه.

وإن تصدق بقيمته اجزأه لأن الواجب هو الشاة على ما بينا، وقد حلله فصار هو المتصدق بها. (الهداية، كتاب الأضحية، ۴: ۴۰۰، سعيد)

(۲) ويجب دفع العشر في الوكاة فيما وجد كما في الكفاف وصدقة الفطر والعشر والخراج في الهداية. (الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الفصل الثاني، ۱: ۱۸۹، رشيديه)

مسجد میں اس پیسے کو کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس کمرہ کی ضروریات کرسکتا ہے اس کے پیسے مسجد کی ضروریات میں لگا سکتے ہیں (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۶/ ۴۰۰ھ۔

غریبوں پر خرچ کرنے کی نذر ماننا

سوال [۱۰۰۲۲]: میری ایک قیملی ہے جس میں اکیلی کا ہی کمانا ہے، وہ بھی کپڑے کا کام کرتے ہیں، بہت سے قرض دار ہیں، بہت سے قرض دار ہیں، بہت سے قرض دار

کھاتے ہیں، ان کی نذر پوری ہوجاتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

نذر کا گوشت غریبوں کا حق ہے، امیر اور مالدار نہیں کھا سکتے، لہٰذا (۱) بغیر نذر کے اپنے لئے عام طور خریدے ہوئے گوشت سے نذر پوری کرنا درست ہے (۲)، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۳/۸۸ھ۔

الجواب صحیح: حبیب اللہ غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۶/۳/۸۸ھ۔

نذر ماننے والے کے لئے نذر کا گوشت کھانا

سوال (۵۰۰۱): امیر لوگ جو نذر و صدقہ میں بکرا بکری ذبح کرتے ہیں ان کا گوشت قربانی کھانے والے کھا سکتے ہیں یا صرف فقراء کھا سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر نذر کسی نے تو نہ کھانا نذر ہے اور مالدار کو بھی نذر کا گوشت کھانا درست ہے، بلکہ مستحقین وفقراء کو دینا لازم

---

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿إنما الصدقات للفقراء والمساكين﴾ (التوبة: ۶۰)

وركنها الأصلي صرف المال إلى الله تعالى، لا يجوز صرف جميع الصدقات لمن يرصد للمواساة لأنه كالمشترى والكفارات والنذور صدقة الفطر لقوله تعالى: ﴿إنما الصدقات للفقراء﴾ الآية (بدائع الصنائع، كتاب الزكاة، مصارف الزكاة، ۲/۴۵، رشيديه)

لأن وجه الشكر فيما لم يجب لم يتبين فيما وجب شكرا ولا يطعم غيره من الأغنياء (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الأضحية، قبيل الباب السادس، ۵/۳۰۰، رشيديه)

وركنها في رد المحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف، ۲/۳۴۶، سعيد)

(۲) فأما الصدقة فعمي وجه النافلة والتطوع فلا يمنع ذلك جواز النفل للغني (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الزكاة، من توضع فيه الزكاة، ۲/۵، ۲، إدارة القرآن كراچی)

وركنها في بدائع الصنائع، كتاب الزكاة، فصل في الذي يرجع إلى المؤدي إليه، ۲/۴۰، دار الكتب العلمية بيروت)

ہے(۱)، اگر تدریجاً بانٹی ہے تو خود بھی کھانا درست ہے اور مالدار کو بھی غلط نہ درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

www.ahlehaq.org

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿إنما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها والمؤلفة قلوبهم وفي الرقاب والغارمين وفي سبيل الله وابن السبيل﴾ (التوبة: ۶۰)

مصرف الزكاة وهو أيضاً مصرف للصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة". (الدر المختار، كتاب الزكاة، باب المصرف: ۳: ۳۴۹، سعيد)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب: ۵: ۳۰۰، رشيديه)

کتاب الحدود

باب حدّ الزنا

(حدِ زنا کا بیان)

زنا کا ثبوت، اور اس کی سزا

سوال [۱۰۰۰] ایک شخص نے عدالت میں دعویٰ کیا کہ زید نے میری بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے، اس پر زید نے کہا کہ میں نے زنا نہیں کیا، تو مدعی سے گواہ طلب کیے گئے، اس نے دو گواہ پیش کیے جنہوں نے زنا کی شہادت دی، کیا ان گواہوں سے زنا ثابت ہو گیا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

زنا کا ثبوت زنا کے اقرار سے ہوتا ہے، یا چار گواہوں کی گواہی سے جب کہ وہ چار گواہ ایک ہی مجلس میں ایک ہی شہادت پر گواہی دیں، اگر ان کی شہادت کا کوئی ایک گواہ بھی فسق کی وجہ سے رد کر دیا جائے تو ثبوت کے بعد آزاد ہو جاتا ہے، اگر شہادت میں اختلاف ہو یا کم گواہ ہوں یا ان چاروں نے دو مجلسوں میں گواہی دی ہو تو ثابت نہیں ہوتا، [۱] [۲] [۳] [۴] [۵] [۶] واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) ... وشهادة شهود الزنا حال في مجلس واحد بلفظ الزنا لا بحرف لفظ الزنا والجمع ... وعلى هذا لو شهد ... وعلى هذا لو شهد ... وعلى هذا حكمه به ... وعلى هذا لو شهد ... وعلى هذا لو شهد ... وعلى هذا لو شهد

(۱) اسلام میں حکم و بادشاہ کی طرف سے زنا پر حد جاری کرنے کا اختیار صرف قاضی کو ہے (۲) اور قاضی کو یہ اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۲۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۲۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۲۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۲۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۲۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۲۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۲۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۲۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۲۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۲۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۳۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۳۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۳۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۳۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۳۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۳۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۳۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۳۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۳۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۳۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۴۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۴۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۴۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۴۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۴۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۴۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۴۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۴۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۴۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۴۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۵۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۵۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۵۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۵۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۵۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۵۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۵۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۵۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۵۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۵۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۶۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۶۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۶۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۶۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۶۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۶۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۶۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۶۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۶۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۶۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۷۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۷۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۷۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۷۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۷۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۷۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۷۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۷۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۷۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۷۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۸۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۸۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۸۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۸۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۸۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۸۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۸۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۸۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۸۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۸۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۹۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۹۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۹۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۹۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۹۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۹۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۹۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۹۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۹۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۹۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۰۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۰۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۰۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۰۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۰۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۰۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۰۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۰۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۰۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۰۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۱۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۱۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۱۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۱۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۱۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۱۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۱۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۱۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۱۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۱۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۲۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۲۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۲۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۲۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۲۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۲۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۲۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۲۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۲۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۲۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۳۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۳۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۳۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۳۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۳۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۳۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۳۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۳۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۳۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۳۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۴۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۴۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۴۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۴۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۴۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۴۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۴۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۴۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۴۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۴۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۵۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۵۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۵۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۵۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۵۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۵۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۵۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۵۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۵۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۵۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۶۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۶۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۶۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۶۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۶۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۶۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۶۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۶۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۶۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۶۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۷۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۷۱) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۷۲) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۷۳) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۷۴) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۷۵) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۷۶) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۷۷) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۷۸) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۷۹) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو جائے یا زانی خود اقرار کرے (۱۸۰) اور قاضی کو بھی یہ حد جاری کرنے کا اختیار تب ہے جب کہ زنا کا ثبوت گواہوں کے ذریعہ ہو ج

انتظام کرے، تاکہ حدود شرعیہ سے واقفیت سب کو ہو جائے اور عوام الناس کا انتظام کرے تاکہ اللہ کے خوف سے متعلقہ احادیث و آیات سامنے آتی رہا کریں، امید ہے کہ اس سے قوم کی اصلاح پذیر ہو کر دین اسلام و دنیا و آخرت میں فلاح ہوگا اور اسلام کی اشاعت ہوگی۔ واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۶/۱۲/۹۶ھ۔

زنا کا ثبوت اور تہمت لگانے والے کی سزا

سوال (۱۱۰۷۷): ہمارے ایک بزرگ کے پاس جہاں الدین کی شکایت آئی اور اس بزرگ سے عرض کیا، مجھے تکلیف ہے، جھاڑ پھونک کے لئے کہا، وہ صاحب گاہ گاہ دم وغیرہ کیا کرتے ہیں، آج دس بارہ بعد جہاں الدین نے ایک عجیب پریشان کن خط لکھا کہ بزرگ صاحب نے میری بیوی کو جھاڑ پھونک وغیرہ کرنے کے بعد کالیوں دی تھیں (مراد زنا کاری) بیوی سے بھی یہی بیان دلوائے ہیں، حالانکہ میری بیوی نے ان باتوں کی تحقیق کی، بزرگ صفا کہتے ہیں کہ میں نے ایسی غلطی نہیں کی ہے اور میں ان باتوں سے اپنے رب سے پناہ مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں، مگر جہاں صاحب نے برسرعام کہہ دیا کہ بزرگ موصوف کا حلف معتبر نہیں اور شرعی لحاظ سے موصوف کو مستعفی کرنا برادری کا فرض ہے، اس کے بارے میں شرعی فیصلہ تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

زنا کا ثبوت امام المسلمین کے سامنے چار مرتبہ اقرار یا چار قسم دیدہ عادل شاہدوں کی شہادت سے ہوتا ہے اور وہ مقام دارالاسلام ہو جب زنا کی سزا رجم یا سو کوڑے کی سزا دی جاتی ہے (۱)، ورنہ جو شخص کسی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگاتا ہے اور امام المسلمین اس کو اسی کوڑوں کی سزا دیتا ہے اور پھر ہمیشہ کے لئے ایسا شخص مردود الشہادۃ قرار پاتا ہے کہ کسی معاملہ میں بھی اس کی گواہی قبول نہیں ہوتی۔ "سورۂ نور" میں ہے۔

والذين يرمون المحصنات ثم لم يأتوا بأربعة شهداء فاجلدوهم ثمانين جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة أبدا (۲)، والله تعالى أعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۶/۹/۹۶ھ۔

---

(۱) تفصیلہ تحریرہ تحت عنوان "زنا کا ثبوت اور تہمت لگانے والے کی سزا"۔

(۲) النور: ۴

زنا کی سزا

سوال [۵۸۰۱]: ایک شخص کی عمر ۲۰ سال ہے اور اس نے زنا کیا ہے، زنا کی سزا کیا ہے؟ اس کے بعد پچھتاوے میں زنا کی شادی ہو چکی ہے، لیکن رخصتی ابھی نہیں ہوئی، اس صورت میں شادی کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔ اب سوال یہ ہے کہ زانی کو کیا سزا ملے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس آیت [۱] میں حد زنا بیان فرمائی ہے (۱) جس پر دلیل اجماعی ہے، اس کے ساتھ ہی اس کا اختلاف ائمہ ہے (۲) اور دلیل ہر ایک کی بیان فرمائی ہے تاکہ آدمی اپنے قلب کو مطمئن کر سکے، اور وہ دلیل اس

۱۔ وشرعاً ھو مایلزم بالحد، وھو من الکبائر بالاجماع۔ وبحد البحر: وتحد حد القذف لمحصن البحر الرائق: الحد الخفیف عن فعل الزنا، اصطلاحاً ھو ایلاج رجل ذکرہ الآدمی من فلان: الآدمی، الزنا والقذف فی الجنس" والدر المختار مع رد المحتار: کتاب الحدود، باب حد القذف ۴: ۶۲ ۔ ۶۵، سعید۔

ایذاء القذف الموجب للحد، ھو رمی المحصنة بصریح الزنا وطالب المقذوف بالحد عفیفة بالغة حرة مسلمة بشرط ان کان حر القرفة تعالی، والدین یومئن المحصنات ای ان قال لھا وھو مسلم جلدة الابد، والمراد بالرمی بالزنا ما ثبت بالاجماع" الھدایہ: کتاب الحدود، باب حد القذف ۲: ۵۲۹، شرکة علمیہ

وکذا فی الفتاوی العالمکیریہ: کتاب الحدود، الباب السابع فی حد القذف وتعزیر ۲: ۱۵۰، رشیدیہ؛

وقال اللہ تعالی: والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعة شھداء فاجلدوھم ثمانین جلدة ولا تقبلوا لھم شھادة ابدا، النور: ۴

وعن عبید اللہ بن عبد اللہ قال: قال عمر: لا اوتی برجل نکح امرأة ابیہ بعد النبی ﷺ الا ضربتہ عنقہ وصیرت مالہ فیئا، رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی، الترغیب عن اقتراف الکبائر: الکبیرة الخامسة والخمسون بعد المائتین: ۳: ۲۲۵، دار الفکر بیروت؛

والرمی من الکبائر، ولا خلاف فیہ وفی انہ لا یثبت بشھادة اقل من اربعة" الجامع لاحکام القرآن، سورۂ نور: ۱۵: ۱۰۲، دار احیاء التراث العربی بیروت

۲۔ قال اللہ تعالی: ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما، النساء: ۱۱۰؛

[illegible] ہے اور اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرے اور اس کے [illegible] کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

در المختار، کتاب الطلاق، باب الحضانۃ، ج ۳، ص ۵۶۶، ط: ایچ ایم سعید۔

فتاویٰ محمودیہ، ج ۱۲، ص ۲۷۵، ط: ادارۃ الفاروق۔

زانیہ لڑکی لڑکے سے قطع تعلقات کا حکم

سوال [illegible] ہے کہ ایک لڑکی جس کی عمر [illegible] سال ہے، اس کی [illegible] ہوئی ہے اور [illegible] ہے جس کی عمر [illegible] ہے، لڑکی نے لڑکے سے [illegible] جب اس سے حمل ہوا تو لڑکے نے اس لڑکی کو [illegible] اور [illegible] جب اس لڑکی کے [illegible]

وقال الله تعالى: ﴿الزانية لا ينكحها إلا زان أو مشرك والزاني لا ينكح إلا زانية أو مشركة وحرم ذلك على المؤمنين﴾ [النور: ٣] الآية، وقال الله تعالى: ﴿وأنكحوا الأيامى منكم والصالحين من عبادكم وإمائكم﴾ [النور: ٣٢] الآية، فدل على أن الزانية لا يجوز نكاحها إلا لزان أو مشرك، والزاني لا يجوز نكاحه إلا لزانية أو مشركة، وأن الصالحين من عباد الله وصالحات إمائه لا يجوز نكاحهن إلا لصالح وصالحة، وهذا ظاهر.

وأما قوله تعالى: ﴿وأنكحوا الأيامى منكم﴾ الآية، فإنه يدل على أن من لا زوج له من الأحرار والحرائر فإن الواجب على سيده أن يزوجه، وهذا مجمع عليه بين العلماء. اهـ. [أضواء البيان، ج ٥، ص ٣٥٤، ط: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت]

وأما الزانية المصرة على الزنا والمتعلم الذي لا يتحاشى عن الوقوع في الفواحش فلا يجوز نكاحهما، سواء كانا مسلمين أو كافرين. [فتح الملهم شرح صحيح مسلم، كتاب الرضاع، ج ٢، ص ٣٤٢، ط: قديمي]

وكذا في روح المعاني، سورة النور تحت الآية: ﴿وأنكحوا الأيامى منكم والصالحين من عبادكم وإمائكم﴾ [النور: ٣٢]: دل على أن الزانية لا يجوز نكاحها إلا لزان أو مشرك، وكذا الزاني لا يجوز نكاحه إلا لزانية أو مشركة. اهـ. [روح المعاني، ج ١٨، ص ٩٩، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت]

وأما الزانية المصرة على الزنا والمتعلم الذي لا يتحاشى عن الوقوع في الفواحش فلا يجوز نكاحهما، سواء كانا مسلمين أو كافرين. [فتح الملهم شرح صحيح مسلم، كتاب الرضاع، ج ٢، ص ٣٤٢، ط: قديمي]

وفي الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الحضانة: (وتسقط) بزواج (حاضنة) غير أم (إن تزوجت) بأجنبي (عمن) لا يقرب الصغير (كأخ وعم) وابن عم (ونحوهم) كأجنبي (لا) تسقط (إن تزوجت بقريب) كأم وجدة (أو بمن يقرب) كأخ لأب (الصغير) كزوج أم وزوج جدة (أو) تزوجت (بأجنبي وهو) أي الصغير (في منزله) أي الأجنبي (بلا أجر) لأن الحق لا يعدوهما، (وإن) (وصلية) (لم يكن) الصغير (في منزله) أي الأجنبي (فلها) أي الحاضنة (أجر المثل) ما لم يزد على أجرها، (وهو) أي الصغير (في منزلها) أو منزل أبيه (عليه) أي على الأجنبي (لا) يلزمه شيء (على المذهب) المفتى به. [الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الحضانة، ج ٣، ص ٥٦٦، ط: ايچ ايم سعيد]

وراجع أيضا: [فتاوى محمودية، كتاب النكاح، باب المحرمات، ج ١٢، ص ٢٧٥، ط: ادارة الفاروق]

[illegible] کے ساتھ جس کی پرورش کی ہو یا کسی اور کے ساتھ جس کی پرورش کی ہو یا اپنے بیٹے کے ساتھ جو اس کے ساتھ رہتا ہو؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

واضح رہے کہ محرم سے اس کو طلاق کی دو قسمیں کی جاتی ہیں، ایک قسم رجعی اور دوسری قسم بائن ہے۔ رجعی طلاق کا حکم یہ ہے کہ اس کے بعد عدت کے اندر اندر رجوع کرنے کا حق شوہر کو حاصل ہوتا ہے، اگر شوہر رجوع کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اس کے لیے عورت کی رضامندی کی ضرورت نہیں ہوتی، اور اگر شوہر رجوع نہ کرے تو عدت گزرنے کے بعد عورت کو اختیار ہوتا ہے کہ جس سے چاہے نکاح کر لے اور کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اور بائن طلاق کی صورت میں شوہر کو رجوع کا حق نہیں ہوتا، اگر وہ عورت سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو نئے مہر اور نئے ایجاب و قبول کے ساتھ نکاح کرنا ہوگا۔

[illegible]

(قال اللہ تعالیٰ ﴿وبعولتهن أحق بردهن في ذلك إن أرادوا إصلاحا﴾ [البقرة: ۲۲۸])

(وقوله تعالیٰ ﴿والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجا﴾ [البقرة: ۲۳۴])

(وكذا في تفسير روح المعاني، البقرة: ۲۲۸ — ۲۳۴ و تفسير ابن العربي، بيروت)

(وكذا في تفسير القرطبي

[illegible] کی شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو اس شخص کا ہاتھ کاٹنے والے شخص پر قصاص واجب ہوتا ہے، اس شخص کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس شخص کا ہاتھ کاٹنے والے شخص سے قصاص لے لیا جائے، اور اس کو معاف کر دیا جائے، اور اس کو معاف کر دینے کی صورت میں اس سے دیت لی جا سکتی ہے، اور اگر اس شخص کا ہاتھ کاٹنے والے شخص کے ہاتھ کاٹنے کا تعلق ہو تو اس کے متعلق بھی یہی حکم ہے، اور اس سے قصاص لیا جائے یا اس کو معاف کر دیا جائے، اور معاف کر دینے کی صورت میں اس سے دیت لی جا سکتی ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible] کفایت المفتی، ۱۰ / ۱۸۶، طبع جدید، سنہ ۱۳۹۹ھ۔

زوجہ کو زنا کرتے ہوئے دیکھ کر قتل کرنا

سوال [illegible] کسی شخص نے اپنی زوجہ کو زنا کرتے ہوئے دیکھا یا اطمینان کر لیا، اس نے زوجہ کو قتل کر دیا، تو اس صورت میں دیت [illegible] ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۸ / ۹ / ۹۳ھ۔

---

(۱) وكذا في فتح القدير، كتاب الأدب، باب ما يجوز من الهجران لمن يعصي، ۲۰۹ / ۹، فيصير:

(۲) وكذا في مكملة فتح الملهم، قسم أمور المصلحة والآداب، باب تحريم الهجر فوق ثلاث ليال، ۵۱۰ / ۳، مكتبه دار العلوم كراچی۔

(۳) [illegible] کے بعد [illegible] سے پہلے [illegible] کی شرط [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

بیوی اجنبی کے ساتھ زنا میں ملوث ہو، تو دونوں کو ہلاک کرنا

سوال [۵۰۰۱]: اس وقت اسلامی احکامات کا نفاذ تو نہیں ہے، اگر شوہر کو یہ معلوم ہو جائے کہ بیوی نے فلاں شخص کے ساتھ زنا کیا ہے تو دونوں کو قتل کر دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

طلاق دینے کی تحقیق (وجہ) کا ذکر کر دینا چاہیے، کہ بعض مسلک میں داود یہ عمل حکم ہے لیکن اگر بغیر اس بیوی کے کوئی شاہد یا ثبوت پھر اس کو کہتا ہے تو (۱) بعید کہ اس روایت میں موجود ہو (۲) بعید کہ اس روایت میں بھی ایسا ہی ہے (۳) مگر قتل کرنا یا مارنا یہ تعزیر ہے کسی کو اجازت نہیں (۴) واللہ تعالیٰ اعلم۔

کذا العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۹/۹/۹۵ھ۔

زانی کا زنا کی حد کو طلب کرنا اور اگر حد نہ لگائی گئی تو خودکشی کرنا

سوال [۵۰۰۲]: زید نے چند لوگوں اور پنچایتیوں کے سامنے اپنا یہ بیان دیا کہ مجھ پر حد لگائی جائے،

- وكذا في البحر الرائق، كتاب الحدود، باب التعزير، ۵/۴۴ (رشيديه)

وكذا في محيط الأنهر، كتاب الحدود، فصل في التعزير، ۲/۹۰۱ (ط، دار احياء التراث العربي بيروت)

(۱) عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: جاء رجل إلى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: إن امرأتي لا تمنع يد لامس، قال: غربها، قال: أخاف أن تتبعها نفسي، قال: فاستمتع بها. (سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب في تزويج الأبكار، ۱/۲۹۱، مكتبه رحمانيه)

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: جاء رجل إلى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: إن لي امرأة لا ترد يد لامس، فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم طلقها، قال: إني أحبها، قال: فأمسكها. (مشكاة المصابيح، باب إعفاف، الفصل الثاني، ص ۲۸۶، قديمي)

(۲) (ردالمحتار، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ۳/۵۰، سعيد)

(۳) (الشرط لإعمال المحذوف: ردالمحتار، كتاب الجهاد، ۶/۵۶۹، سعيد)

وكذا في الفتاوى الهندية، كتاب الحدود، الباب الأول، ۳/۱۴۳، (رشيديه)

وكذا في بدائع الصنائع، كتاب الحدود، ۹/۵۰۲، دار الكتب العلمية بيروت)

[illegible] کا ارتکاب کرے [illegible] کی توبہ [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: احقر نظام الدین غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

زانی بالجبر کو زہر سے مارنا

سوال[۴۱۰۲]: زید اور عمر کی بھتیجیوں کی عزت زید کی لڑکے، بالے، کمزور اور بوڑھے ہونے کی وجہ سے موقع پاکر لیتا ہے، زنا بالجبر کی کوشش کرتا ہے، سخت پریشان ہیں، ایسے شخص کو زہر یا کسی چیز سے مارنا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس کی ان خبیث حرکات کو روکنے کی اخلاقی وقانونی تدبیر کی جائیں[۲]، زہر دے کر نہ مارا جائے[۳]، واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

---

(۱) [طٰہٰ: ۸۲]

(۲) [النساء: ۹۸]

"عن عبدالله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم "التائب من الذنب كمن لا ذنب له" (مشكاة المصابيح، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثالث، ص ۲۰۲، القديمي)

(۳) "رجل قتل خنثى أو مأة، أو عاقلها، أو صبيا فشهوة يعزر، وكذا لو جامعها فيما دون الفرج، فإنه يعزر" (الفتاوى التاتارخانية، كتاب الحدود، فصل في التعزير، ۱۴/۲، رشيديه)

وكذا في فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى العالمكيرية، كتاب الحدود، فصل فيما يوجب التعزير وما لا يوجب، ۳/۴۰۳، رشيديه)

(۴) "التعزير الذي يجب حقا للعبد بالقذف ونحوه فإنه لو وقفه على المدعى لا يقيمه إلا الحاكم" (الفتاوى العالمكيرية، كتاب الحدود، الفصل الرابع في التعزير، ۲/۱۶۷، رشيديه)

وأما شرائط جواز إقامة الحد فمنها ما يعم الحدود كلها، ومنها ما يخص البعض دون البعض، وأما الذي يعم الحدود كلها فهو الإمامة ... وهذا عند أبي حنيفة، (بدائع الصنائع، كتاب الحدود، ۷/۵۴، رشيديه)

وكذا في المحيط البرهاني، كتاب الجنايات، ۵/۳۹۶، سعيد)

باب حدّ القذف

(حد قذف کا بیان)

زنا کی تہمت کی سزا

سوال [۷۰۷۱۴]: ایک شخص نے ایک لڑکی پر عیب لگایا کہ اس نے زنا کرایا ہے لیکن بعد تحقیق معلوم ہوا کہ وہ اس عیب سے بری ہے، تو ایسے شخص کی کیا سزا ہونی چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

بلاثبوت شرعی اگر زنا کی تہمت لگائے، تو اس کی سزا شرعاً اسی کوڑے ہے(۱)، لیکن یہ سزا ہر کوئی نہیں دے سکتا، یہ جلدی جاسکتی ہے حاکم یا حاکم کا مقرر کردہ(۲)، اس لئے یہ شخص توبہ اور استغفار کرے،

---

(۱) قال الله تعالى: ﴿والذين يرمون المحصنات ثم لم يأتوا بأربعة شهداء فاجلدوهم ثمانين جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة أبدا﴾ (النور: ۴)

"إذا قذف الرجل رجلا محصنا أو امرأة محصنة بصريح الزنا، وطالب المقذوف بالحد حده الحاكم ثمانين سوطا، إن كان حرا لقوله تعالى: ﴿والذين يرمون المحصنات﴾ إلى أن قال ﴿فاجلدوهم ثمانين جلدة﴾ الآية، والمراد الرمي سالما بالإجماع" (الهداية، كتاب الحدود، باب حد القذف ۲: ۵۲۹، شركة علميه)

(وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الحدود، الباب السابع في حد القذف والتعزير ۲: ۱۶۰، رشيديه)

(وكذا في الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الحدود، باب حد القذف: ۴: ۳۳، ۵، سعيد)

(۲) "أما شرائط جواز إقامتها فمنها مايعم الحدود كلها، ومنها مايخص البعض دون البعض، أما الذي يعم الحدود كلها فهو الإمامة، وهو بكون المقيم للحد هو الإمام، أو من ولاه الإمام، وهذا عندنا" (بدائع الصنائع، كتاب الحدود ۵: ۵۴، رشيديه)

کی پرورش لازمی ہے اس سے معافی مانگے (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۳/۱/۹۰ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

تہمتِ زنا لگانے والے سے ترکِ تعلق

سوال [۵۱۱۰]: زید نے بکر کی لڑکی پر جو حمل سے گرانے جانے کا الزام لگایا، بکر نے الزام لگانے والوں سے ترکِ تعلق کر دیا، زید کے بھائیوں نے کہا کہ یہ الزام صحیح ثابت ہوا ہے، اس پر پنچایت نے زید سے ثبوت پیش کرنے کا مطالبہ کیا، زید نے پنچایت کے سامنے بیان دیا کہ پہلے سے لکھے ہوئے کاغذ پر جو گواہ دستخط کر رہے تھے، ہم گواہی دیں گے لیکن جب ہم بکر کے سامنے ظاہر کیا تو لوگ شہادت میں تھے، ہم کہتے ہیں تو ہم نہیں دیں گے، ہم تیار نہیں ہیں، ہم تیار ہیں کہ یہ بات سچ ہے اور ہم گواہی دیں گے، ہمارے پاس نہیں ہے، زید نے اس بیان پر پنچایت نے فیصلہ دیا کہ تمام زید کا بیان جھوٹا ثابت ہوا، لہٰذا زید کو بکر سے معافی مانگنی چاہئے، زید نے بذاتِ خود معافی مانگنے سے انکار کیا ہے، پنچایت نے بہتان تراشی کے جرم میں متفقہ طور پر زید کو قوم برادری سے خارج کرنے کا فیصلہ دیا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس صورت میں شرعاً زید کو تائب قرار دیا جائے گا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ﴿إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا﴾ (۲)

---

(۱) وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب الحدود، الباب الأول، ۲/۱۴۳، (رشيديه)
وكذا في الدر المختار، كتاب الحدود، ۴/۵۱۶، سعيد.

(۲) قال الله تعالىٰ: ﴿ومن يعمل سوءاً أو يظلم نفسه ثم يستغفر الله يجد الله غفوراً رحيماً﴾ (النساء: ۱۱۰)
﴿واتفقوا على أن التوبة من جميع المعاصي واجبة، وأنها واجبة على الفور، لا يجوز تأخيرها سواء كانت صغيرة أو كبيرة﴾. (شرح النووي على صحيح مسلم، كتاب التوبة، ۲/۳۵۱، قديمي)
وكذا في روح المعاني، سورة التحريم، تحت الآية: ﴿يا أيها الذين آمنوا توبوا إلى الله توبة نصوحاً﴾، ۱۵۹/۲۸، (دار إحياء التراث العربي بيروت)

(۳) (النور: ۴)

ثبوت شرعی مفقود ہوتا ہے جس کی وجہ سے حد نہیں لگائی جاسکتی، اور آخرت کے لئے بھی کسی معاملہ میں اس کی گواہی قبول نہیں ہوتی (۱)، اب جانب کے یہاں اس کی قدرت نہیں تو اس کو ترک تعلق تک ہی اختیار رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی حرکت پر نادم ہو کر توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے اور اطمینان ہو جائے کہ آئندہ ایسا نہیں کرے گا (۲)، واللہ اعلم۔

املاہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۹/ ۱۰/ ۹۹ھ۔

چوری کا الزام

سوال [۶۲۰۱]: ایک رات زید نے قریب آدھی رات کو اپنے گھر کے بغل والے گھر (جو پیشیوں کے ہاتھ بیچنے کی خبر) سنی آواز سن کر اپنے بیٹے کو بلایا، جو اس کو بلا کر دیکھنے کا مشورہ دیا، ان لوگوں نے کہا کہ اس پاس کے لوگ تفتیش کو پہنچ جائیں گے، زید بھی ان ہی لوگوں میں تھا اور یہ چور پکڑا گیا، مذکورہ بالا پڑوسیوں نے چاروں طرف دیکھا، مگر کوئی چور کا کوئی ثبوت نہیں پایا اور سب لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے، دن کے ایک بجے زید نے لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ رات میرے گھر میں زید کے گھر سے چوری گئی، یعنی اسی وقت جب وہ اپنے گھر میں ایک لڑکے کو سلا رہا تھا، جس میں گواہ نے پوری جماعت کو مدعو کیا اور زید کو مدعو نہیں کیا، زید نے اسی خطبہ میں مدعو کیا مگر نہیں معلوم کیوں زید کو الگ کر دیا، اس موضوع کو لے

---

(۱) تقدم تخریجه تحت قول "... من تاب قبل أن" ۱۲ منه الحنفية ۱

(۲) "فإن هجره إلى الأهو و لمدة واحدة على مر الأوقات مالم يظهر منه التوبة والرجوع إلى الحق" ومرقاة المفاتيح، كتاب الآداب، باب مايجوز من الهجران ... الخ ۸/ ۵۲۶، رشيديه)

"قال الإمام البخاري رحمه الله تعالى: "باب مايجوز من الهجران لمن عصى". وقال الحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى في "فتح الباري": "أي: زيادة على الثلاثة، فإن الهجران الجائز لأن المهجور إلى المحل لم يكن هجره من شرع، فليس في النهي السمع نهي هجر، وحد لمن صدرت منه معصية، فرجع لمن وقع فيها منه هجرة عليها لكن فيها" (فتح الباري، كتاب الأدب ۱۰/ ۴۷۵، قديمي، وكذا في تكملة فتح الملهم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الهجر فوق ثلاث ۵/ ۳۵۵، ۳۵۶، مكتبة دار العلوم كراچي)

[illegible] زید پختہ آدمیوں سے ساتھ ہوا ہے تب اس مقدمہ کو دائر کرے۔

[illegible] نے بتایا کہ جب زید کی چوری کا حال ظاہر ہوا تو اس کی بیوی کے ماں باپ نے زید سے کہا کہ تم اپنے گھر چلے جاؤ اور اپنے گھر میں کچھ نہ کہنا ہم تمہارا سامان بھیج دیں گے، زید اپنے گھر چلا گیا، اس کے بعد اس کے ماں باپ نے زید کے گھر والوں سے کہا کہ زید کا سامان ہمارے گھر میں ہے، زید کے گھر والوں نے پنچایت کی، پنچایت نے زید کے ماں باپ سے کہا کہ زید کا سامان واپس کر دو، انہوں نے واپس کر دیا، اس کے بعد زید نے [illegible] کا مقدمہ دائر کیا، [illegible] نے بتایا کہ زید کو معلوم ہوا ہے کہ [illegible] نے اس کے متعلق کچھ باتیں کی ہیں، اس کی وجہ سے زید نے [illegible] کا مقدمہ دائر کیا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

واضح رہے کہ [illegible] کا حکم ہے کہ [illegible] کی طرح [illegible] کی حد [illegible] ہے، اور قرآن کریم میں [illegible] کے لئے [illegible] کی حد [illegible] ہے، اور اس پر کوڑوں کی [illegible] ہے، تو کچھ لوگ [illegible] کا مقدمہ [illegible] ہے، [illegible] کا حکم ہے کہ [illegible] کی

دامن کے لئے نہایت سخت مذموم ہے، وہ فاسق ہوگا ہے(۱) مگر اس مذموم فعل پر ایک فاسق پر جو تعزیر ہوتی ہے اس کے لئے سخت شرائط ہیں(۲)، جس سے اس کے تحقق زنا کی نہایت کم صورتیں رہ جاتی ہیں، لہٰذا احتیاط لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ، ۱۳/۵/۸۷ھ۔

☆.....☆.....☆.....☆

---

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿والذین یرمون المحصنٰت ثم لم یاتوا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمانین جلدة﴾ (نور: ۴)

"واما القذف الموجب وهو الرمي بالزنا محصنا او نفي نسب محصنة بصریح الزنی" حمد الحکم لثمانین

موجبا" (الفتاوی الهندیة، کتاب الحدود، الباب السابع ۲: ۱۴۲، رشیدیه)

(۲) "فشرط الامام لاستیفاء الحدود" (رد المحتار، کتاب الجنایات، ۶: ۵۳۹، سعید)

وکذا في مجمع الأنهر، کتاب الحدود، باب حد القذف، ۲: ۶۲۳، مکتبه عثمانیه گوئٹه)

وکذا في الفتاوی العالمکیریة، کتاب الحدود، الباب الأول، ۲: ۱۴۳، رشیدیه)

www.ahlehaq.org

باب التعزیر

(تعزیر کا بیان)

دھوکے سے خنزیر و کتے کا گوشت لوگوں کو کھلانا

سوال (۱۰۷۱): جو شخص خنزیر یا کتے کا گوشت لوگوں کو کثرت سے دھوکہ دے کر کھلا چکا ہو، اور معلوم ہونے کے بعد اس کی شریعت میں کیا سزا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

دو سخت تعزیر کا مستحق ہے، جس کی تعیین امام صوابدید پر ہے جس کو تعزیر کا حق ہے (۱)، واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۲/۹/۹۲ھ۔

---

(۱) "وأجمعت الأمة على وجوبه في كبيرة لا توجب الحد، فهو واجب في كل معصية ليس فيها حد ولا كفارة بالجناية، ويتكرر بتكرر الجناية، ويختلف بالأشخاص، وبالصغير والكبير، وبالشريف والدنيء، وبالمرأة والرجل، وبالصحيح والمريض، وبالمسلم والذمي، ليس فيه شيء مقدر، وإنما هو مفوض إلى رأي الإمام على مقتضى جناياتهم".

(شرح العيني على كنز الدقائق، كتاب الحدود، أحكام التعزير: ۱/۳۹۷، إدارة القرآن كراچی)

"وأجمعت الأمة على وجوبه في كبيرة لا توجب الحد" (في شرح الطحاوي: والأصل في وجوب التعزير: أن كل من ارتكب منكرا، أو أذى مسلما بغير حق بقوله أو فعله وجب عليه التعزير".

(البحر الرائق، كتاب الحدود، فصل في التعزير: ۵/۱۱، ۱۲، رشيديه)

(وكذا في بدائع الصنائع، كتاب الحدود، فصل أما التعزير: ۵/۳۳، رشيديه)

(۲) "فإن هجر ذا من الأهواء والبدعة واجبة على مر الأزمان مالم يظهر منه التوبة والرجوع إلى الحق".

(مرقاة المفاتيح، كتاب الآداب، باب مايعفى عنه من التهاجر إلخ: ۸/۵۹۰، رشيديه)

"قال الإمام البخاري رحمه الله تعالى: "باب مايجوز من الهجران لمن عصى"، وقال الحافظ

شادی میں گولہ داغنے کی سزا

سوال [illegible] شادی میں گولہ داغنے کی [illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب [illegible] ۳۵۶ ۔

غلطی سے دوسرے کی بندوق سے کسی کو مارنا

سوال [illegible] بندوق [illegible]

[illegible]

سوء الخاتمہ سے بچنے کا عمل اور اس کی فضیلت

الجواب حامداً ومصلیاً:

www.ahlehaq.org

فصل في التعزير بأخذ المال

(مال سے تعزیر دینے کا بیان)

زنا پر مالی جرمانہ

سوال [۱۰۳۰۱]: چودھری پیر محمد اور ان کے پڑوسی چودھری اور حمید اور متولی مسجد عبدالستار کے بارے میں ہر ایک روز زید محمد نے کہا مٹھائی لیے آئے، مٹھائی لینے پر دریافت کیا تو فرمایا، مٹھائی دینے والوں نے جواب دیا یہ مٹھائی حرام ہے ہم نے یہ مٹھائی واپس کردی، کیونکہ مسلمان حرام نہیں کھاتا ہے، اس پر پیر محمد چودھری نے ہم کو مجرم کہہ کر برادری سے الگ کردیا۔

تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک زمانہ سے لیا جارہا ہے کہ جو زانا کا جرمانہ ایک سو پانچ روپیہ مٹھائی چودھریوں نے پوری برادری کے دو حصوں کو تقسیم کی، مٹھائی تقسیم کرنے سے پہلے چودھری موصوف سوا روپیہ زانی سے لے کر حرام کا توالہ کھالیا کرتے ہیں، چودھریوں کا عرصہ دراز سے یہی طریقہ کار ہے، زانی اور زانیہ سے روپیہ لے کر بقول خود چودھری موصوف حرام کی مٹھائی پوری قوم کو برادری کا تحفہ کہہ کر کھلاتے رہتے ہیں، جس سے برادری میں زنا کاری کا اضافہ اور بے شرمی و بے حیائی کا عروج ہوتا رہتا ہے۔

نیز اس سال حقیقت کھل گئی کہ حرام نہ کھانے والے کو برادری سے منعقد کر کے چودھری پیر محمد نے برادری کی اکثریت کو حرام خوری پر مجبور کیا ہے، اس حال میں کہ چودھری موصوف فریب دے کر حرام خوری میں شریک کر کے پوری قوم کو بے شرمی و بے حیائی کا مرتکب کیا اور امامت میں ضعیف کیا، مذکور چودھری امام صاحب کی غیر موجودگی میں امامت بھی کرتے ہیں، ہم مسلمان ایسے چودھریوں کو کس طرح خوش کریں جنہوں نے عرصہ سے خود حرام کھا کر پوری قوم کو جان بوجھ کر حرام کھلایا ہے، چودھریوں کا حرام کی مٹھائی نہ کھانے والے کو برادری سے بند کردینا (ترک کلام و سلام وغیرہ) یا دوسرا حالات وغیرہ) ہر ان کو طعن کرنا، ذلیل کرنا، غیبت کرنا، مروجہ غیر شرعی طریقہ کار سے باز نہ آنے کے لئے غلط پروپیگنڈہ کرنا اور ایسے فتنے وفاکر قوم میں پھوٹ ڈالنا شرعاً کیسا

www.ahlehaq.org

ہے؟ اپنے قول (۱) یا فعل (۲) یا تقریر (۳) سے اس کا ارتکاب کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

(۱) فاسق کے (۲) یا (۳) کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ ضروری نہیں، تاہم مناسب یہ ہے کہ اس کی مقتدی نہ بنا جائے۔

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ (۲)

(۲) عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ، إنما الطاعۃ فی المعروف۔ (۳)

(۳) عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما أحب وکرہ، ما لم یؤمر بمعصیۃ، فإذا أمر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ۔ (۴)

---

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿ولا تقربوا الزنی إنہ کان فاحشۃ وساء سبیلا﴾ (الإسراء: ۳۲)

وقال اللہ تعالیٰ: ﴿الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما﴾ (النور: ۲)

﴿الکبیرۃ الفاحشۃ والخصلۃ التی تعد الاتیانہا من أعظم الذنوب وأفحشہا، کالقتل والزنا وشرب الخمر وما أشبہ ذلک﴾ (التوقیف علی مہمات التعاریف، ص: ۲۵۲، تحت لفظ الکبیرۃ)

(۲) ﴿الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب الحدود، ۲/ ۱۴۱، تحت الکبیرۃ الثالثۃ والثلاثون بعد المائتین﴾

(۳) ﴿الدر المختار علی ہامش رد المحتار، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب فی التعزیر بأخذ المال، ۴/ ۶۱، سعید﴾

﴿وکذا فی البحر الرائق، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ۵/ ۴۴، رشیدیہ﴾

﴿وکذا فی النہر الفائق، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، ۳/ ۲۵۳، رشیدیہ﴾

(۴) ﴿واتفقوا علی أن الواجب من جمیع المعاصی ہو الحد والواجب علی الفور، لا التأخیر إلی وقت، سواء کانت صغیرۃ أو کبیرۃ﴾ (شرح النووی علی صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، ۲/ ۳۵۴، قدیمی)

﴿وکذا فی روح المعانی، سورۃ النحل، تحت الآیۃ: ﴿یأیہا الذین آمنوا توبوا إلی اللہ توبۃ نصوحا﴾ ۲۸/ ۲۵، دار إحیاء التراث العربی بیروت﴾

(۵) ﴿عن النواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق﴾ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الإمارۃ والقضاء، الفصل الثانی، ۲/ ۳۱۲، المکتب العلمیۃ بیروت)

﴿ذکر البخاری فی أمر الخلیفۃ مسندہ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: إنما الطاعۃ فی المعروف، وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق، فإذا أمرتکم بمعصیۃ أن أعصی، فلا طاعۃ لأحد فی =

ہے اپنے پیدا ہونے والے بچوں کو ذبح کرتے ہیں اور دوسرے لوگ ان کو ان کے قبیلہ کی شرارت کی وجہ سے قتل کر دیتے ہیں (۱) اس لئے ان کو ان کے قبیلہ والوں سے لینا اور ان کو ان کے حوالہ کرنا ضروری ہے تاکہ ان کو سزا دی جاسکے اور آئندہ کے لئے ان کو عبرت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۵ / ۱۰ / ۸۵ھ۔

مالی جرمانہ

سوال (۱۱۰۰۱): بعض علاقوں میں یہ رواج ہو گیا ہے کہ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ان پر جرمانہ کیا جاتا ہے، یہ جرمانہ کرنا شرعاً کیسا ہے؟ کیا جرمانہ کرنے والے خود اس گناہ میں مبتلا ہوں گے؟ اور جرمانہ کی رقم کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

مالی جرمانہ کے تعزیر کی قسموں سے ہونے کے بارے میں فقہاء کے دو قول ہیں

---

۱ - [illegible] الطائف في المعروف [illegible] كتاب الإمارة والقضاء، الفصل الثاني [illegible]

۱ - "فيحبس عليه الفسق ويعقد قضاءه إذا لم يجاوز فيه حد الشرع، ولكن ينبغي أن يفقد الفاسق" [illegible] كتاب القضاء، فصل في من يصح بالقضاء، ۳ / ۴۰۰، دار الكتب العلمية بيروت، وكذا في البحر الرائق، كتاب القضاء، ۶ / ۲۸۹، رشيديه۔

۲ - عن أبي أمية الأشجعي رضي الله تعالى عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم [illegible] كتاب الآداب، باب ما يؤمر من [illegible] ۲ / ۴۲۱، قديمي۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لئے ترکِ تعلق کی سزا دی جاسکتی ہے (۲ رمفید دو)۔

لقولہ تعالیٰ ﴿فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین﴾ (۳)،

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۱۰/۱۴۰۰ھ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

= امتنع عن المرجوح حتی لنفسه، لکون المرجوح صار منسوخاً" (شرح عقود رسم المفتي، مطلب في الإفتاء والعمل علی القول الضعیف، ص: ۹۸، ط: الکتاب)

"إذا کان في المسئلة قولان أو روایتان أو أکثر، وجب الأخذ بما رجحه أصحاب الترجیح" (أصول الإفتاء، لمفتي محمد تقي العثماني، القاعدة الرابعة، ص: ۳۰، دار الإفتاء جامعة بنوریة العالمیة)

(۱) (الأنعام: ۶۸)

"قال العلامة الملا علي القاري رحمه الله تعالی: قال الخطابي رحمه الله تعالی: "لا عبرة للمسلم أن یغضب علی أخیه ثلاث لیال فصاعداً، ولا یجوز قولها، إلا إذا کان الهجران في حق من حقوق الله تعالی، فیجوز فوق ذلک ... وإن هجرة أهل الأهواء والبدع واجبة علی مر الأوقات ما لم یظهر منه التوبة والرجوع إلی الحق" (مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، کتاب الآداب، باب ما ینهی من التهاجر والتقاطع الخ، الفصل الأول: ۸/۷۵۸، ۷۵۱، رشیدیه)

(۲) وکذا في أحکام القرآن للجصاص، الأنعام، باب النهي عن مجالسة الظالمین: ۳/۴۰۳، دار الکتب العلمیة بیروت)

www.ahlehaq.org

باب الشہادۃ

(گواہی دینے کا بیان)

فاسق کی شہادت کے سلسلہ میں دوفتووں میں رفع تضاد

سوال[۲۲۰۱۰]: میں نے ایک فتویٰ بھیجا تھا، جس میں یہ تھا کہ ایک شخص نمازی ہے، روزہ بھی رکھتا ہے، دین کے قائم بھی کرتا ہے، لیکن داڑھی منڈواتا ہے، ایسا آدمی شریعت کے اندر معتبر ہے یا نہیں؟ یعنی رمضان کے چاند کی یا عید کے چاند کی ایسے آدمی کی گواہی معتبر ہے یا نہیں؟ شریعت میں معتبر آدمی کس کو مراد لیتے ہیں؟

اس کا جواب مفتی احمد علی صاحب نے ۱۳/۹/۹۵ھ کو نمبر ۱۲۶ پر دیدیا ہے۔

"اگر وہ ذی اقتدار اور لوگوں میں قابل اعتبار ہے، تو اس کی شہادت مان لی جائے گی"۔

دربھار نمبر سے اس کا جواب یہ آیا ہے:

"وہ آدمی فاسق ہے، اس کی شہادت قبول نہیں اور قمیع شریعت کو ہی معتبر کہہ سکتا ہے"۔

اس سے قبل دیوبند سے فتویٰ منگایا، اس میں تھا یہ تھا کہ ایک شخص داڑھی منڈواتا ہے تو اس کی شہادت چاند کی اور نکاح میں گواہی معتبر ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً: "چاند کی شہادت تو قبول نہیں، نکاح کی گواہی بھی رد کی جاسکتی ہے۔

معلوم یہ کرنا ہے کہ ذی اقتدار انسان کو تمام امور میں جائز ہے یا نہیں؟"

محمد اور بس مظہر بریلی، معرفت ۱۴۱۱ محمد ایوب مظہر بریلی، جامع مسجد کی بیچ پر

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible] (۷) [illegible] (۸) [illegible] (۹) [illegible] (۱۰) [illegible] (۱۱) [illegible] (۱۲) [illegible] (۱۳) [illegible] (۱۴) [illegible] (۱۵) [illegible] (۱۶) [illegible] (۱۷) [illegible] (۱۸) [illegible] (۱۹) [illegible] (۲۰) [illegible]

گواہ سے قسم لینا

سوال [۴۳۰۳]: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب حامداً ومصلیاً:

[illegible]

---

(۱) البحر المحیط، کتاب القضاء، ۷/۲۲۲، معہ۔

(۲) البحر المحیط، کتاب الدعوی، ۷/۲۱۵، معہ۔

(۳) البحر الرائق، کتاب الحدود، ۵/۶۲، رشیدیہ۔

www.ahlehaq.org

اگر شاہد دیہ پیچ مختصر کرا دی جائے کہ شہادت تم کو متضمن ہے تو شاید کچھ فائدہ ہو اور آپ کے لئے مفید ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد عفی عنہ ۲۰ / ۸ ھ۔

جواب صحیح ہے

اور جھوٹی شہادت دینا بڑے گناہوں میں سے ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ ان وجوہ سے شہادت کو مختصر کرا دینا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بندہ نظام الدین مفتی دار العلوم دیوبند ۲۰ / ۸ ھ۔

دنیوی عداوت کی تشریح

سوال [۲۲۰۱] دنیوی عداوت جس سے شہادت میں شہادت قبول نہیں ہوتی وہ کس کو کہتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

درمختار میں اس کو اس طرح بیان کیا ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شہادۃ إذا کان مستند ہ معلوما کما ہو الظاہر فی المسئلۃ وقد ذکر ہ فی الکفایۃ وقد
بسط ہ ابن الہ

اگر مدعی کی شہادت معلوم ہو جیسا کہ ظاہر ہے مسئلہ میں اور ذکر کیا ہے اس کو کفایہ میں
اور بسط کیا ہے اس کو ابن الہ

مذکور ہے اس عبارت سے کہ مدعی کی شہادت معلوم ہو تو اس کا بیان کرنا ضروری نہیں ہے
مسئلہ
مذکورہ فی کتاب الشہادۃ عند قولہ ص ۳۰۷ ج ۲
واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۱/ ۵/ ۹۲ھ

www.ahlehaq.org

(۱) البحر الرائق مع منحۃ الخالق، کتاب القضاء ۶/ ۲۹۲، ۲۹۳، ط: مکتبہ زکریا دیوبند۔
(۲) کذا فی البحر الرائق مع منحۃ الخالق، کتاب الشہادات ۷/ ۹۰، ط: مکتبہ زکریا دیوبند۔
(۳) کذا فی صحیح البخاری، کتاب الشہادات، باب من لم یر شہادۃ الخ ۱/ ۳۶۰، ط: مکتبہ حجریہ کراچی۔
(۴) کذا فی البحر الرائق، کتاب الشہادات، باب من یقبل شہادتہ ومن لا یقبل ۷/ ۹۳، ۹۴، ط: مکتبہ زکریا دیوبند۔

كتاب اللقطة

(گمشدہ بیان)

دوسرے کا کبوتر اپنے گھر میں آجائے تو کیا کریں؟

[illegible]

الجواب حامداً ومصلياً:

[illegible]

[illegible]

سفر میں سامان بدل جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

سوال [۴۰۰۱]: چار آدمی دہلی میں سفر کر رہے تھے، جب ہم نے سامان اتارا تو ہماری اٹیچی (اٹیچی کیس) بدل گئی، اب معلوم ہوا کہ جب ہم منزل مقصود پر پہنچے تھے، اب ہم اس کا کیا کریں؟ کیا اپنے سامان کے جملہ میں رکھ لیں؟ ہوا یہ کہ اٹیچی بدل گئی، وہ ایک بے چارے غریب طالب علم کی تھی، جو بہت ہی غریب ہے، اس میں بیچارہ کا سامان زیادہ ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

قرینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی اٹیچی اس شخص نے لے لی جس کی اٹیچی آپ کے پاس آئی ہے، اور اس نے بھی یہ معلوم نہیں کہ آپ کی اٹیچی میں کیا سامان تھا، اب بہتر یہ ہے کہ کچھ مدت تک اس کو تلاش کیا جائے، جب مال کو اپنی اپنے کا یقین ہو جائے تو اب اس کا کیا جائے جیسے کہ لقطہ کا حکم ہے تو پھر اس اٹیچی کو صدقہ کر دیں اور اس میں جو سامان ہے اس کو بھی صدقہ کر دیں، اس نیت سے کہ صدقہ قبول اس کے دل سے مخلوظ رکھے (۲)۔ جس شخص کی اٹیچی

---

* وإن الأخذ لصاحب الحصة والغريب ذكر قاضي خان" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب اللقطة ۴/۲۸۶، سعيد)

(۱) وكذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب اللقطة ۲/۲۹۰، رشيديه)

(۲) وكذا في حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب اللقطة ۲/۴۰۴، دار المعرفة بيروت)

(۳) "وإن جاء صاحبها بعد ما تصدق بها فضمنه إياها إن شاء" (أي إن الفقيه ص ۹۵، قديمي كتب خانه)

(۴) "ويعرف المستقط اللقطة في الأسواق والشوارع مدة يغلب على ظنه أن صاحبها لا يطلبها بعد ذلك، هو الصحيح" كذا في مجمع البحرين ثم بعد تعريف المدة المقدرة المستقط مخير بين أن يحفظها حسبة، وبين أن يتصدق بها، فإن جاء صاحبها فأمضى الصدقة، يكون له ثوابها" (الفتاوى العالمكيرية ۲/۲۹۰، رشيديه)

"فإنه متى لحكمه على غالب الرأي فيعرف القليل والكثير إلى أن يغلب على رأيه أن صاحبه لا يطلبه فيتملكه الرافع بنية الفقير وإلا تصدق بها على فقير" (الدر المختار، كتاب اللقطة ۴/۲۸۶، ۲۸۷، سعيد)

(وكذا في بدائع الصنائع، كتاب الأقضية، فصل في بيان ما يصير به اللقطة ۸/۳۳۳، ۳۳۵، دار الكتب العلمية بيروت.

www.ahlehaq.org

عباس رضی اللہ عنہ اگر وہ غریب مستحق صدقہ ہے تو اس کو خود بھی رکھنا درست ہے(۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۰/۴/۹۱ھ۔

www.ahlehaq.org

(۱): "وإن كان فقيرا، فإن شاء تصدق بها على الفقراء وإن شاء أنفقها على نفسه". (بدائع الصنائع، كتاب اللقطة، فصل في بيان مايصنع باللقطة: ۸/۳۳۵، دار الكتب العلمية بيروت)

"فينتفع الراجع بها لو فقيرا، وإلا تصدق بها على فقير". (ردالمحتار، كتاب اللقطة: ۶/۲۷۹، سعيد)

(وكذا في الهداية، كتاب اللقطة: ۴/۹۱۸، شركة علميه ملتان)